مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

اللہ
رسول
محمد

تقلید

آئمہ اربعہ کی نظر میں

تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السُنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

فہرست مضامین

باب 2

تقلید کی تعریف اور اس کی شرعی حیثیت

باب 3

مقلدین کی کتب کا سرسری جائزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَعْدُ!

ہر مسلمان شَهَادَتَيْن کے اقرار کے ساتھ ہی حصراً دو چیزوں کا مکلّف بن جاتا ہے جن میں کمی یا زیادتی کی قیامت تک نہ تو ضرورت ہے اور نہ ہی گنجائش۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ﴾ (المائدة : 3)

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔''

صحیح بخاری کی روایت میں آیا ہے کہ ''ایک دیہاتی صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلائیے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر، اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی صحابی نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان میں (کمی اور) زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو اہل جنت میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''[1]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الزكاة، رقم : 1397 .

یاد رہے کہ ہر وہ قدم جو آپ کو اس فکر سے دور لے جائے وہ ضلالت اور اتباع الشیطان کے علاوہ کچھ نہیں ہے: ﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلٰلُ﴾ (یونس: 32)

''حق کے بعد گمراہی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔''

جبکہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع کریں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ﴾ (آل عمران: 32)

''اے پیغمبر (ﷺ) فرما دیجیے کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔''

گویا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی اصل دین ہے۔ آپ اسے وحی کا نام دیں یا قرآن وحدیث کی پیروی سے موسوم کریں، دراصل یہی شَهَادَتَيْن کا تقاضا ہے۔ علاوہ ازیں یہی اطاعت امت کی خیر و فلاح کی ضامن بھی ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

((تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا؛ كِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهِ)) [1]

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔''

ہم تقلید کیوں نہیں کرتے بلکہ عملِ تقلید کو مذموم قرار دیتے ہیں؟ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ یہاں میں مختصراً نو وجوہات ذکر کروں گا۔

(1) اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تقلید کا حکم نہیں دیا:

ہم اللہ اور اس کے رسول کے امر کے تابع ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ

[1] موطا امام مالك: 899/2، كتاب القدر، رقم: 3.

نے تقلید کی بابت کوئی حکم نہیں دیا۔ بلکہ لفظ تقلید اس معنی میں پورے قرآن میں کہیں نہیں آیا، اور نہ ہی پورے ذخیرۂ حدیث میں، اور نہ ہی سلف صالحین کے کلام، ان کے اقوال اور ان کے مأثورات میں اس لفظ کا کوئی ذکر ہے۔ اور یہ بڑی عجیب بات ہے کہ لوگوں نے اپنے پورے مذہب کی بنیاد ایک ایسے لفظ پر قائم کی ہے جو قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ہے۔

اتباع اور تقلید میں فرق:

تقلید اور اتباع یا تقلید اور اطاعت میں فرق محض ایک لفظی بحث نہیں۔ بلکہ ان دونوں میں منہجی فرق ہے۔ اطاعت اور اتباع کا لفظ پیروی کے معنی میں ہے اور اس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اتباع صرف محمد ﷺ کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ (آل عمران: 31)

''اے پیغمبر! کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ کی محبت کے دعوے دار ہو تو میری اتباع کرو۔''

(2) تقلید توحید کے منافی ہے:

دوسری وجہ یہ ہے کہ تقلید ''شرعی اصول'' کے خلاف ہے بلکہ شرعی اصول کی ضد ہے۔ ہمارا اصل الاصول ''عقیدۂ توحید'' ہے اور تقلید توحید کے منافی ہے۔ اب جو فعل توحید کے منافی ہو وہ کیسے روا ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دو شراکتوں کی نفی کی ہے ایک شراکت فی العبادۃ اور دوسرے شراکت فی الحکم۔ شراکت فی العبادۃ کی بابت اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا﴾ (الکھف: 110)

''اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔''

اور اللہ رب العزت نے اپنے نظام اور اپنے امر میں بھی شراکت کو قبول نہیں کیا، بلکہ اس کی نفی کی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا﴾ (الکھف: 26)

''اور اس کے حکم میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔''

اور تقلید شراکت فی الحکم ہے۔ یہ تعبیر بھی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرما دی۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جو پہلے عیسائی تھے، اسلام قبول کرنے کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ نبی علیہ السلام سورۃ توبہ کی تلاوت فرما رہے تھے۔ پڑھتے پڑھتے یہ آیت آ گئی:

﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (التوبة : 31)

کہ ان یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے احبار و رہبان یعنی اپنے مولویوں، اپنے راہبوں اور اپنے علماء کو اپنا رب بنا لیا۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بڑے متعجب ہوئے کہ یہ بات قرآن میں کیسے آ ئی۔ ان الفاظ میں نبی علیہ السلام سے تعجب کا اظہار کر ہی لیا کہ ''مَا عَبَدْنَاهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!'' یا رسول اللہ! ہم نے تو کبھی اپنے مولوی، احبار اور رہبان کی عبادت نہیں کی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ان سوالوں کا جواب دو: اَلَسْتُمْ تَسْتَحِلُّوْنَ مَا حَلَّ لَكُمْ وَ تُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمُوْا عَلَيْكُمْ؟ ''تمہارے علماء نے جس چیز کو حلال کیا اسے بغیر کسی دلیل کے تم نے حلال نہیں مانا اور جس چیز کو انہوں نے حرام کیا کیا تم نے اس کو حرام نہیں مانا؟'' عرض کیا: یہ بات تو ٹھیک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وَ تِلْكَ عِبَادَتُهُمْ .''

''یہی تو ان کی عبادت ہے۔''[1]

یعنی جس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کہتے ہو گویا تم اس کی عبادت کر رہے ہو۔ گویا عبادت کا لفظ اطاعت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

---

[1] صحيح الترمذی للألبانی، رقم : 2471.

(3) علمائے سلف نے بھی اس سے منع کیا ہے:

علمائے کرام اس مسئلہ کی شناعت اور اس کی ہیبت کو جانتے تھے اور اس کے دہشت ناک نتائج سے واقف تھے، اس لیے وہ اس کی نفی کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ یہاں تک فرما گئے:

"حَرَامٌ عَلٰی مَنْ لَّا یَعْرِفُ دَلِیْلِیْ اَنْ یُفْتِیْ بِکَلَامِیْ ." [1]

''جس شخص کو میرے کسی قول کی دلیل معلوم نہ ہو وہ قول بیان کرنا اس کے لیے حرام ہے۔''

امام عطاء رحمہ اللہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے بڑا علم لیا، بہت کچھ سیکھا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کو شیخ الاسلام لکھا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حج کرنے کے لیے آئے، لوگ ٹوٹ پڑے۔ ادھر سے سوال کر رہے ہیں، اُدھر سے سوال کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

"اَسْئَلْتُمْ عَنِّیْ وَ فِیْکُمْ عَطَاءٌ ."

''اے اہل مکہ! تمہارے پاس عطاء جیسا ہیرا موجود ہے تو مجھ سے کیوں سوال کر رہے ہو۔''

یعنی صحابی رضی اللہ عنہ ایک تابعی رحمہ اللہ کو تزکیہ دے رہا ہے تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ عطاء کا مقام کیا ہے۔

ان سے کسی نے مسئلہ پوچھا تو فرمایا کہ "لَا اَدْرِیْ" کہ ''میں نہیں جانتا۔'' سائل نے کہا کہ "اَفْتِنَا بِرَأْیِكَ ." ''اپنی رائے بیان فرما دیجیے۔ جواب دیا؟ "اَسْتَحْی مِنَ اللّٰهِ اَنْ یُدَانَ فِی الْاَرْضِ بِرَأْیِ ." ''مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ اس زمین

[1] بحواله صفة صلاة النبی ﷺ، ص: 46.

پر میری رائے چلے۔'' زمین پر تو قَالَ اللّٰہُ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ چلنا چاہیے۔

(4) تقلید خلاف منہج ہے:

توحید خلاف منہج ہے۔ منہج کیا ہے؟ منہج وہ راستہ ہے جس پر سلف صالحین چلے۔ سلف صالحین کون ہیں؟ سلف صالحین وہ ہیں جن کو قرآن نے سلف صالحین کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴾

(النساء: 115)

''اور جو شخص راہِ ہدایت واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے گا اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر کسی دوسری راہ کی اتباع کرے گا، تو وہ جدھر جانا چاہے گا ہم اُسے اسی طرف پھیر دیں گے، اور اسے جہنم میں ڈال دیں گے، اور وہ بُرا ٹھکانا ہوگا۔''

امام شافعی رحمہ اللہ نے اسی آیت سے استدلال کیا ہے اور کہا ہے کہ چونکہ مومنوں کے طریقہ کی مخالفت کا انجام جہنم بتایا گیا ہے، اس لیے یہ آیت دلیل ہے اس بات کی کہ ان کی اتباع کرنا فرض ہے۔

(5) مکمل دین کسی بھی شخصیت کے پاس نہیں:

تقلید میں ایک شخصیت کے کاندھے پر پورے دین کی عمارت قائم کی جاتی ہے۔ اب اگر کوئی حنفی ہے تو پورے مسائل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے لیتا ہے۔ اگر کوئی شافعی ہے تو تمام مسائل امام شافعی رحمہ اللہ سے لیتا ہے۔ اگر کوئی مالکی ہے تو تمام مسائل امام مالک رحمہ اللہ سے لیتا ہے۔ اگر کوئی حنبلی ہے تو تمام مسائل امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے لیتا

ہے۔ گویا ایک شخصیت کے سر پر پورے دین کی عمارت قائم کر دی جاتی ہے۔ میں ایک چھوٹی زبان رکھتا ہوں مگر چیلنج کرتا ہوں کہ کسی ایسی ایک شخصیت کا نام بتا دو جس کے بارے میں کسی کو دعویٰ ہو کہ اس کے پاس پورا دین ہے؟

بڑے بڑے مولفین آپ کے سامنے ہیں۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی کتاب تاریخ اسلام کی ساٹھ جلدیں ہیں۔ ہم میں سے دو تین بندے مل کر اس کو اٹھا سکے۔ تاریخ ابن عساکر اڑسٹھ ۶۸ جلدوں میں چھپی ہے۔ ایک ہی شخصیت حافظ ابن عساکر کی تالیف ہے۔ لیکن پورا دین ان کے پاس بھی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مزید یہ بات اس طرح سمجھا دی کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام خطبہ دیتے ہیں۔ ایک شخص کو وہ خطبہ پسند آ جاتا ہے اس نے پوچھا کہ اللہ کے رسول! کیا آپ سے بڑا بھی کوئی عالم ہے؟ صاحب توراۃ موسیٰ علیہ السلام نے کہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں آئی، فرمایا: یہ بات تم نے کیسے کہہ دی۔ مجمع البحرین میں خضر ہے جو علم اس کے پاس ہے وہ تمہارے پاس نہیں۔ پھر ایک طویل سفر کر کے اس کے پاس علم سیکھنے کے لیے گئے۔ قرآن مجید میں یہ قصہ موجود ہے۔

(6) معصوم صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں:

اللہ کے پیغمبر کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہوسکتا ہے۔ اور جو معصوم نہیں ہوسکتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس ایک شخصیت کے سر پر پورے دین کی عمارت کھڑی کر دی جائے؟ امام مالک رحمہ اللہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھے درس حدیث دے رہے ہیں۔ فرماتے ہیں: "مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَ يُوْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَ يُرَدُّ عَلَيْهِ اِلَّا صَاحِبُ هٰذَا الْقَبرِ." [1]

---

[1] ارشاد السالك لابن عبدالهادى: 227/1.

''کائنات میں کسی کی بھی بات ہو وہ صحیح بھی ہوسکتی ہے غلط بھی۔ اسے لیا بھی جا سکتا ہے اور چھوڑا بھی جا سکتا ہے سوائے اس ہستی کے جو اس قبر میں ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"اَلْحَاكِمُ يُخْطِئُ وَ يُصِيبُ." ❶

''ہر فیصلہ کرنے والا غلطی بھی کر سکتا ہے اور درست بھی کہہ سکتا ہے۔''

جب بھی وہ فیصلہ کرے گا اس کے دو امکان ہیں غلطی کرے گا یا صحیح کہے گا۔ تو جب غلطی کا امکان ہے تو وہ معصوم نہیں ہوسکتا۔

(7) رضائے الٰہی کا سبب اتباع ہے تقلید نہیں:

ساتویں وجہ مختصراً یہ ہے کہ تقلید سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت حاصل نہیں ہوسکتی جو کہ ہر عمل نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد کرنا اور تبلیغ کرنا کا ثمرہ ہے، یعنی پورے دین کی اساس اللہ کی رضا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى." ❷

''بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر کسی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔''

اعمال کا ماحصل اللہ کی محبت اور اس کی رضا ہے۔ جو تقلید سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ محبت کے حصول کا ذریعہ اتباع ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران: 31)

---

❶ تلخيص الحبير لابن حجر: 180/4.

❷ صحيح بخاری، كتاب بدء الوحی، رقم: 1.

''اگر تم اللہ کی محبت چاہتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔''

اللہ کی محبت اور رضا ایسی دو نعمتیں ہیں جو تمام اعمال اور پوری شریعت کا نتیجہ ہیں۔ پورے دین کا امر منتہی اور اخیر اللہ کی محبت اور رضا ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو کچھ نہیں اور اگر یہ ہے تو سب کچھ ہے۔

(8) زود پشیماں کا پشیماں ہونا:

آٹھویں وجہ یہ ہے کہ تقلید کرنے والے روزِ قیامت پریشان ہوں گے اور جن کی تقلید کرتے تھے ان کے لیے اللہ سے دوہرا عذاب مانگیں گے۔ قیامت کے دن کہیں گے:

﴿إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا۠ ﴾ (الاحزاب: 67)

''ہم نے اپنے بڑوں اور بزرگوں کی پیروی کی انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا۔''

یہ قیامت کی ایک تصویر ہے جو قرآن نے خود پیش کی ہے۔ اللہ سے کہیں گے:

﴿ءَاتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَابِ﴾ (الاحزاب: 68)

''اللہ ان کو دہرا عذاب دے۔''

چونکہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے ہم ان کے پیروکار بنے تھے۔ یا اللہ! ان کو دہرا عذاب دے۔

(9) اختلاف کا مرکزی سبب تقلید ہے:

اختلافات کی سب سے قوی اساس تقلید ہے۔ متفق علیہ مسائل بہت تھوڑے ہیں اور ان پر کتاب و سنت کی صریح دلیل کے مطابق متفق ہونا ہے۔ اور جن مسائل میں اختلاف ہے وہ بہت زیادہ ہیں اور ان کے اختلاف کا مرکزی سبب تقلید ہے۔ ایک مسئلہ میں چار رائے ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ کچھ فرما رہے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ کچھ فرما رہے ہیں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کچھ فرما رہے ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما کچھ فرما رہے

ہیں۔ اور ان چاروں مذاہب کے متبع اصحاب اپنے اپنے امام کے قول کے ساتھ چمٹے ہیں۔ ہر مقلد اپنے امام کا قول، اپنے امام کی رائے لے لیتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ اختلاف کا حل نہیں نکلتا اور کوئی مخرج دکھائی نہیں دیتا۔

دیکھیے یہ تعصب ہے کہ اختلاف ہو اور بجائے اس کے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کریں، یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ ہم تو اپنے امام کے مقلد ہیں۔ بعض فقہاء تو یہ قاعدہ بنا گئے کہ قرآن کی کوئی آیت اگر ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو گی تو اسے نسخ یا ترجیح پر محمول کیا جائے گا اور بہتر یہ ہے کہ اسے تاویل پر محمول کیا جائے تا کہ توافق ظاہر ہو جائے۔ "اَلْاَصْلُ اَنَّ کُلَّ آیَةٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهَا تُحْمَلُ عَلَی النَّسْخِ اَوْ عَلَی التَّرْجِیْحِ وَ الْاَوْلٰی اَنْ تُحْمَلَ عَلَی التَّاْوِیْلِ مِنْ جِهَةِ التَّوْفِیْقِ . ❶

''قرآن کی کوئی آیت اگر ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو گی تو کوشش کریں گے کہ اس آیت میں تاویل کریں، اگر تاویل نہ کر سکے تو اللہ کے فرمان کو منسوخ قرار دیں گے۔''

اسی طرح یہ بھی اصول ہے کہ: "اِنَّ کُلَّ خَبَرٍ یُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا ." ❷

''ہر وہ حدیث جو ہمارے اصحاب (ائمہ) کے قول کے خلاف ہو تو اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا یا یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے ہم پلہ حدیث کے معارض ہے۔''

یہ تعصب کی انتہا ہے حالانکہ یہاں امر واقع اور مطلوب یہ ہے کہ اپنے اختلافات

---

❶ اصول کرخی، اصول نمبر: 28۔

❷ اصول کرخی مترجم، ص: 15، اصول نمبر: 28۔ شائع کردہ ادارہ تحقیقات اسلام۔

اور اختلافی امور کو بس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو۔

دین میں غلو کرنا جماعت مقلدین کی علامت ہے:

اللہ رب العالمین نے اہل کتاب سے کہا کہ دین میں غلو نہ کرو:

﴿لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ﴾ (النساء: 171)

''اپنے دین میں غلو نہ کرو۔''

یہودی اور عیسائی غلو میں گرفتا تھے۔ یہودی کہتے کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے مسیح اللہ کا بیٹا ہے:

﴿وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ﰳابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰهِ﴾ (التوبة: 30)

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی غلو کی مثالیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے غلو سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ.''[1]

''یعنی اپنے آپ کو غلو سے بچاؤ تم سے پہلے جو جماعتیں یا قومیں گزریں ان قوموں کو غلو نے برباد کر کے رکھ دیا تھا۔''

جو منہج اصحاب رسول کا ہے اس کی بنیادی اعتدال ہے جو کہ الحمد للہ! اہل الحدیث کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور ان تقلیدی مذاہب میں بڑا غلو ہے، یہاں تک کہ صاحب درمختار نے کہا:

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ
عَلٰی مَنْ رَدَّ قَوْلَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ [2]

---

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 3020.
[2] درمختار: 13/1، مطبوعہ ایچ ایم سعد کمپنی کراچی۔

یعنی ''اس شخص پر ریت کے ذرات کے برابر لعنتیں ہوں جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ایک قول کو ٹھکرا دے۔''

یہ تک نہیں سوچا کہ اس کی زد میں کون کون آ رہے ہیں؟ حنفی علماء نے خود لکھا ہے کہ صاحبین یعنی امام محمد اور قاضی ابو یوسف نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے تقریباً دو تہائی مسائل میں اختلاف کیا ہے۔ اس فارمولے کے عین مطابق قاضی ابو یوسف کا کیا مقام بنے گا؟ اور امام محمد کا کیا مقام بنے گا؟

قرآن میں تحریف:

علمائے عجم میں سے شیخ محمود الحسن دیوبندی چوٹی کے عالم ہیں۔ بہت بڑے شیخ الحدیث، انہوں نے ایضاح الادلہ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ تحریف کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ ''یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ وَ اِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ﴾ اور ظاہر ہے اُولُو الْاَمْرِ سے مراد اس آیت میں سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے اور کوئی ہیں۔ سو کہیے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء و جملہ اولی الامر واجب الاتباع ہیں۔

آپ نے آیت ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ (النساء: 59) تو دیکھ لی اور آپ کو یہ اب تک معلوم نہ ہوا کہ جس قرآن مجید میں یہ آیت ہے اسی قرآن میں آیت مذکورہ بالا معروضہ احقر بھی موجود ہے عجب نہیں کہ آپ ان دونوں آیتوں کے حسب عادت متعارض سمجھ کر ایک کے ناسخ اور دوسرے کے منسوخ ہونے کا فتویٰ لگانے لگیں۔ [1]

---

[1] ایضاح الادلہ مطبع قاسمی مدرسہ اسلامیہ دیوبند، باهتمام مولوی حبیب الرحمن صاحب ص 97، ماہ ربیع الثانی 1330ھ و مطبوعہ فاروقی کتب ⇦⇦

یعنی یہ ثابت کیا ہے کہ اختلافی امور کو اللہ اور رسول ﷺ کے علاوہ اولوالامر اور علماء کی طرف بھی لوٹایا جا سکتا ہے۔ حالانکہ آیت کا یہ حصہ جو انہوں نے پیش کیا یہ اللہ کے قرآن میں نہیں ہے۔

احادیث میں تحریف:

ابن ابی حاتم کی کتاب الجرح والتعدیل میں تحاریف کی مثالیں ملتی ہیں۔ مسند ابی عوانہ حدیث کی کتاب ہے اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تحریف کی گئی۔ مسند حمیدی میں تحریف کی گئی۔ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ لسبیلہ کراچی، ایک حنفی دیوبندی ادارہ ہے انہوں نے حدیث کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ شائع کی، اس میں ایک حدیث میں اضافہ کر دیا۔ حدیث صرف اتنی تھی کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھتے تھے۔ انہوں نے اس روایت کے آگے تحت السرۃ کا اضافہ کر دیا۔ یہ تحت السرۃ یعنی ناف کے نیچے کا اضافہ اپنی طرف سے کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسی کتاب میں شیخ حبیب الرحمٰن اعظمی کی تحریف کی مثالیں موجود ہیں۔ سنن ابی داؤد میں تراویح کے مسئلے میں تحریف کی مثالیں موجود ہیں۔ امام حاکم کی مستدرک میں تحریف کی گئی جس کی نشاندہی التعلیق المغنی میں محدث عظیم آبادی نے کی ہے۔

حیلہ سازی کن لوگوں کا وطیرہ تھا؟

دین میں حیلہ سازی یہودیوں کا وطیرہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا امتحان لیا اور فرمایا

⇦⇦ خانہ ملتان، ص: 97.

نوٹ: ...... آج کل یہ ایجاد کردہ، گھڑی ہوئی آیت نکال دی گئی ہے اور یہ عذر لنگ پیش کیا کہ یہ تو کاتب کی غلطی تھی۔ (دیکھیے ادلہ کاملہ، ص: 19) حالانکہ یہ صریح غلط بیانی ہے اس لیے کہ شیخ الہند اسیر مالٹا کا پورا استدلال ہی اپنی اس گھڑی ہوئی خودساختہ آیت پر ہے۔ جیسا کہ مضمون سے واضح ہے۔

کہ ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے آزمائش کے لیے ہفتہ ہی کے دن شکار کے ڈھیر لگا دیئے۔ مچھلیوں کی بہتات ہوتی اس روز بہت زیادہ نظر آتیں۔ اب وہ باز تو آ گئے لیکن رال ٹپک رہی ہے، طبیعت للچا رہی ہے کہ کاش ہم شکار کریں باقی دنوں میں شکار بہت کم ہوتا اور ہفتہ کے دن شکار کثیر ہوتا۔ حیلہ یہ نکالا کہ دریا کے اردگرد پانی کے تالاب بنا دیئے۔ ہفتہ کا دن ہوتا تو ان تالابوں کے شگاف کھول دیتے تاکہ دریا کا پانی مچھلیوں سمیت ان تالابوں میں آ جائے۔ آج تو نہیں پکڑیں گے، پکڑیں گے تو کل ہی، شکار کو پکڑنے کا حیلہ بنایا تاکہ اللہ کے حکم کی نافرمانی بھی نہ ہو اور شکار بھی ہاتھ آ جائے۔ [1]

زکوۃ سے بچنے کے لیے مقلدین کے حیلے:

حیلے آپ کو فقہا کی باتوں میں ملیں گے۔ ایک شخص کی کروڑ روپے کی زکوۃ نکلتی ہے۔ اگر وہ نہیں دینا چاہتا تو وہ فقہ کی کتابوں کو اٹھائے وہاں اسے یہ حیلہ ملے گا کہ اپنی زکوۃ کروڑ روپے ہو یا جتنی بھی ہو ایک مٹکے میں ڈال دے۔ مٹکے کے اوپر اناج یا گھاس پھوس کا ڈھیر لگا دے۔ کسی فقیر کو بلائے اور اس سے کہے یہ سب تو لے جا۔ فقیر لے لے گا۔ مٹکا دیکھ کر فقیر یہی سمجھے گا کہ صرف یہ مٹکا ہی کام کا ہے یا زیادہ سے زیادہ اس میں اگر اناج ہے تو وہ بھی تھوڑا سا ہے۔ اس بیچارے کو کیا معلوم کہ مٹکے میں اناج کے نیچے کیا ہے۔ آپ کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ گویا زکوۃ تو آپ نے ادا کر دی پھر آپ اس کو بلائیں اور اس سے کہیں کہ یہ مٹکا مجھے اس رقم کے عوض دے دے۔ اب فقیر تو یہی سوچے گا کہ مٹکا اٹھانے کی مشقت اور اس کی معمولی قیمت کے بدلے یہ رقم بہت غنیمت ہے۔ چنانچہ فقیر وہ مٹکا دے کر یہ رقم لے لے گا۔ اب زکوۃ بھی ادا ہو گئی اور مال گھر واپس بھی آ گیا۔

---

[1] ملخصا سورۃ الاعراف: 163- 166.

نجات کی فکر کیجیے:

میرے دوستو! اور بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ یہ معاملہ تعصب وضد کا نہیں بلکہ یہ معاملہ دنیا اور آخرت کی نجات کا ہے۔ جنت کے سودے ہو رہے ہیں اور جہنم کے بھی سودے ہو رہے ہیں۔ اپنی نجات اور آخرت کی فکر کیجیے۔ دنیا تو ختم ہو جائے گی یہ گروہ مٹ جائیں گے، کوئی نام ونشان باقی نہیں رہے گا۔ لیکن آخرت نہ ختم ہونے والا سفر ہے۔ وہاں کامیابی تعصب کی بنیاد پر نہیں، وہاں کامیابی دنیا کی خودساختہ فرقہ بندیوں کی بنا پر نہیں ہوگی۔ فرقہ بندی ایک ایسا ناسور ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرمایا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾

(الانعام: 160)

''اے محمد! جن لوگوں نے اپنے دین کو تقسیم کر دیا ہے اور وہ گروہ بن گئے ہیں آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔''

دین کو تقسیم کر دیا، وہ گروہ بن گئے۔ کوئی حنفی، کوئی مالکی، کوئی حنبلی، کوئی شافعی۔ مجھے یاد آیا مدینہ منورہ میں کچھ دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ ساتھیوں نے کہا کہ تعارف ہو جائے۔ سب نے اپنے اپنے نام بتائے کہ یہ نام ہے اور یہ کام ہے ان میں ایک شخص بڑا ہی متعصب بیٹھا ہوا تھا، اس نے اپنا تعارف کچھ یوں کرایا کہ "اَنَا عَبْدُالْمُصْطَفٰى اِسْمًا وَ حَنْفِيٌّ مَذْهَبًا وَ قَادِرِيٌّ سِلْسِلَةً وَ اَشْعَرِيٌّ عَقِيْدَتًا . " یعنی ''میں نام سے عبدالمصطفیٰ ہوں، مذہباً حنفی ہوں، سلسلے کے لحاظ سے قادری ہوں اور عقیدہ کے لحاظ سے اشعری ہوں۔'' تو ایک دوست نے کہا کہ "وَ مُشْرِكٌ نَتِيْجَةً . " ''نتیجہ یہ کہ تم مشرک ہو۔''

دین حقیقت واحدہ کا نام ہے، عقیدہ ہو، منہج ہو، سیاست ہو، اخلاق ہو، کردار ہو، نماز ہو، روزہ ہو، نمونہ صرف ایک ہی ہستی ہیں اور وہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ۔ اللہ تعالیٰ

کا فرمان ہے: ﴿ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ﴾ (النور:54) ''اگر تم صرف میرے پیغمبر ﷺ کی اطاعت کرو گے تو تم ہدایت پاؤ گے۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں حق سمجھنے کی، حق اختیار کرنیکی اور حق پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

حضرات! ہمارے عزیز دوستوں کی زیر نظر تالیف ''تقلید ائمہ اربعہ کی نظر میں'' سے تقلید کی شناعت و قباحت اور نقصانات روزِ روزشن کی طرح عیاں ہو جاتے ہیں اور ساتھ میں تمسک بالسنہ کی ضرورت و اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ یہ کتاب صرف کتاب و سنت کے دلائل اور اقوال ائمہ پر قائم ہے۔اس کتاب میں سنت رسول ﷺ کی عظمت و اہمیت اور تقلید کی مذمت جیسے اہم موضوع انتہائی موثر طریقے سے ذکر کیے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتابچہ ہر خاص و عام کے لیے انتہائی مفید ہے۔خصوصاً آج کے تقلیدی دور کی بڑی اہم ضرورت ہے۔

اللہ رب العزت ہمارے ان دونوں بھائیوں ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور حافظ حامد محمود الخضری حفظهما الله کو اس دینی فریضہ انجام دینے پر اجر جزیل عطا فرمائے اور تصنیف و تالیف جیسا انتہائی مبارک اور سعادت والا عمل ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کتابچہ کو بہت سوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے اور اس قابل کر دے کہ یہ عمل روزِ قیامت ان کے میزان حسنات میں جگہ پا لے۔

اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَ لَكُمْ وَ آخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

و کتبه
عبداللہ ناصر رحمانی
(1-1-2021)

باب 1

اطاعتِ رسول ﷺ کی اہمیت

دنیا کی عمر میری اسلام میں ہو پوری
سنت پہ جان دے دوں بدعت نہیں گوارا

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رشد و ہدایت کی خاطر انبیاء و رسل مبعوث کیے اور انھیں صحائف و کتب بھی دیے۔ چنانچہ انھوں نے اپنی اپنی قوم کو توحید الٰہ العالمین کا درس دیا اور ساتھ ساتھ اپنی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم بھی دیا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ﴾ (النساء : 64)

''اور ہم نے ہر رسول کو صرف اس لیے بھیجا کہ اللہ کی اجازت سے اس کی اطاعت کی جائے۔''

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا نوح علیہ السلام کو ان کی قوم پر رحم کرتے ہوئے، رسول بنا کر مبعوث کیا، اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو دعوتِ توحید دیں، اور انہیں حکم دیں کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہیں، اور جس کام کا وہ انہیں حکم دیں، اور جس کام سے منع کریں، ان سب میں ان کی اطاعت کریں، کیونکہ وہ اللہ کے رسول ہیں:

﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝﴾ (نوح : 1 تا 3)

''بے شک ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس بھیجا (اور ان سے کہا) کہ

آپ اپنی قوم کو ڈرائیے قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب نازل ہو۔
انھوں نے کہا، اے میری قوم میں تمہارے لیے پوری صراحت کے ساتھ
ڈرانے والا آیا ہوں، کہ تم سب اللہ کی عبادت کرو، اور اس سے ڈرتے
رہو، اور میری اطاعت کرو۔''

سیّدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد، سیّدنا ہود عَلَیْہِ السَّلَام کو قومِ عاد کی طرف بھیجا، تو انھوں نے بھی اپنی قوم سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اپنا رسول بنا کر مبعوث کیا ہے تا کہ اس کا دین تم کو پہنچادوں، اور میں اس بارے میں پورے طور پر امانت دار ہوں، اپنی طرف سے کچھ گھٹا تا بڑھاتا نہیں ہوں۔ اس لیے اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت و فرمانبرداری کرو۔

﴿ كَذَّبَتْ عَادُ ِالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ ﴾

(الشعراء : 123 تا 126)

''قومِ عاد نے بھی رسولوں کی تکذیب کی تھی جب ان کے بھائی ہود نے ان
سے کہا، کیا تم لوگ اللہ سے ڈرتے نہیں ہو۔ بے شک میں تمہارے لیے
ایک امانتدار رسول ہوں۔ پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔''

سیّدنا ہود عَلَیْہِ السَّلَام کے سو سال بعد قوم ثمود کی طرف سیّدنا صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو مبعوث کیا گیا۔ انھوں نے بھی اپنی قوم سے فرمایا:

﴿ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ ﴾

(الشعراء : 141 تا 144)

''قوم ثمود نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان سے ان کے بھائی صالح نے کہا، کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ بے شک میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں۔ پس تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور میری اطاعت کرو۔''

سیّدنا صالح علیہ السلام کے بعد، سیّدنا لوط علیہ السلام کو سدوم، عموریہ اور اس علاقے کی دوسری بستیوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا، انھوں نے ان کے شرک و معاصی کی وجہ سے عذاب سے ڈرایا، اپنی اطاعت واتباع کی دعوت دی:

﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۣالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ ﴾

(الشعراء: 160 تا 164)

''لوط کی قوم نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا، کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو۔ میں بے شک تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔''

سیّدنا لوط علیہ السلام کے بعد، سیّدنا شعیب علیہ السلام کو اصحاب مدین کی طرف بھیجا، انھوں نے انھیں شرک سے منع کیا، توحید کی دعوت دی۔ عدل و انصاف کا حکم دیا، اور انہیں نصیحت کی وہ میری اطاعت کریں:

﴿ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ ﴾

(الشعراء: 176 تا 179)

''اَیکہ کے رہنے والوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا۔ جب ان سے شعیب نے کہا، کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو۔ بے شک میں تمہارے لیے ایک

امانت دار رسول ہوں۔ پس تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔''

اور رسول اللہ ﷺ سے ارشاد ہوا کہ آپ مشرکین سے کہہ دیجیے کہ ایمان باللہ اور توحید باری تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانا میرا طریقہ اور میری سنت ہے۔ میں اور میرے ماننے والے متبعین مومنین واضح دلیل و برہان کی بنیاد پر لوگوں کو اللہ کے دین کی طرف بلاتے ہیں:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝﴾ (یوسف : 108)

''آپ کہہ دیجیے کہ یہی (دین اسلام) میری راہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے، لوگوں کو اللہ کی طرف دلیل و برہان کی روشنی میں بلاتے ہیں اور اللہ کی ذات بے عیب اور شرک سے منزہ ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔''

یعنی رسول اللہ ﷺ کی زبانِ اقدس پر قرآن مجید نے فرمایا کہ میرا ایمان ہے کہ اللہ کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے، اس کا نہ کوئی شریک ہے، نہ مقابل، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ بیوی۔ وہ ان تمام عیوب و نقائص اور تمام کمزوریوں سے یکسر پاک ہے اور میں مشرکوں کے دین پر نہیں ہوں۔

پس معلوم ہوا کہ اسلام کی دعوت دلیل و حجت کی بنیاد پر ہے۔ قرآنِ کریم نے اس کی تعلیم دی ہے، نبی کریم ﷺ اس مبارک منہج پر قائم رہے۔ اور پھر آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اتبــاعـــاً للنبــی ﷺ اسی منہج کو اختیار کیا اور پھر تابعین اور تبع تابعین نے بھی اسی مبارک منہج کو اختیار کیا۔

فصل: 1

قرآن حکیم کی روشنی میں
اطاعتِ رسول ﷺ کی اہمیت

سطورِ ذیل میں قرآن کریم کی روشنی میں اتباعِ نبی ﷺ اور اطاعتِ رسول ﷺ کی اہمیت کو بیان کردیا گیا ہے، تا کہ تمام مسلمان رسول اللہ ﷺ کے اطاعت گزار ہوکر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں، اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کریں اور پھر آخرت میں اس عظیم اور مبارک منہج پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے اللہ رب العزت سے اپنے گناہوں پہ سیاہی کا قلم پھرالیں۔

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت عین ایمان ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

❶ ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝۶۵﴾ (النساء: 65)

’’تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تنازعات میں آپ کو حاکم تسلیم نہ کریں، پھر آپ جو فیصلہ کریں اس کے متعلق اپنے دلوں میں گھٹن بھی محسوس نہ کریں، اور اس فیصلہ پر پوری طرح سرِ تسلیم خم نہ کردیں۔‘‘

اطاعتِ رسول ﷺ جنت میں اعلیٰ ترین مقام کا باعث ہے:

❷ ﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ

النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيۡقِيۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيۡنَ ‌ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ؕ‏ ﴿۶۹﴾ ﴾

(النساء : 69)

”اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے، تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء کرام، صدیقین، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ، اور رفیق ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت حقیقت میں اللہ کی اطاعت ہے:

3 ﴿ مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ‌ ۚ وَمَنۡ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ؕ‏ ﴿۸۰﴾ ﴾ (النساء : 80)

”جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور اگر کوئی منہ موڑتا ہے تو ہم نے آپ کو ان پر پہرہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔“

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرضِ عین ہے:

4 ﴿ وَمَاۤ اٰتٰٮكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ وَمَا نَهٰٮكُمۡ عَنۡهُ فَانْتَهُوۡا‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ‌ۘ‏ ﴿۷﴾ ﴾ (الحشر: 7)

”اور جو کچھ تمہیں رسول دیں، وہ لے لو، اور جس سے روکیں، اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً سخت عذاب دینے والا ہے۔“

سنت رسول ﷺ ہی اختلافات کا حل ہے:

5 ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡكُمۡ‌ ۚ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ ؕ ذٰ لِكَ خَيۡرٌ وَّاَحۡسَنُ تَاۡوِيۡلًا ﴿۵۹﴾ ﴾ (النساء: 59)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، اور رسول کی اطاعت کرو، اور تم میں سے اقتدار والوں کی، پھر اگر کسی معاملہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے، تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اسی میں بھلائی ہے اور انجام کے اعتبار سے یہی اچھا ہے۔''

6 ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (البقرہ : 143)

''اور اسی طرح ہم نے تمہیں متوسط امت بنایا تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہی دو، اور رسول تم پر گواہی دے، اور ہم نے آپ کے لیے پہلا قبلہ (بیت المقدس) اس لیے بنایا تھا کہ ہمیں معلوم ہو کہ کون رسول کی اتباع کرتا ہے، اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، قبلہ کی تبدیلی ایک بڑی بات تھی مگر ان لوگوں کے لیے نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی، اور اللہ تمہارے سابق ایمان (وعمل) کو ضائع نہیں کرے گا، وہ تو لوگوں کے لیے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

سنت رسول ﷺ پر عمل اللہ تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے:

7 ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (آل عمران : 31)

''کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے

گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

ایمان کے بعد اتباع رسول ﷺ بہت ضروری ہے:

8 ﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾

(آل عمران: 53)

''اے ہمارے رب! ہم اس پر جو تو نے نازل کیا ہے ایمان لے آئے، اور ہم نے رسول کی پیروی کی ہے، لہٰذا ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔''

رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ میں اسوۂ حسنہ ہے:

9 ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب:21)

''درحقیقت تم مسلمانوں کے لیے رسول اللہ کی ذات مبارکہ میں بہترین نمونہ ہے، ان کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت کا یقین رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے رہتے ہیں۔''

ماحصل: ...... پس معلوم ہوا کہ اختلافی اُمور میں جب تک رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم نہ کیا جائے، بندہ مومن نہیں ہوسکتا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت وفرمانبرداری سے بندہ روزِ قیامت انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین (اولیاء کرام) کی رفاقت حاصل کرلے گا۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت درحقیقت اطاعت الٰہی ہے۔ اتباع رسول ﷺ سے انسان اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اور یہ اہل ایمان کی بڑی صفات میں سے ہے۔

فصل: 2

اطاعتِ رسول ﷺ سے انحراف کے متعلق وعید

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نافرمانی، اور آپ کی سنت سے دُوری کی وجہ سے انسان جہنم میں چلا جائے گا۔ آپ ﷺ کی سنت کی مخالفت نفاق کی دلیل ہے، جہالت کی علامت ہے اور باعث ذلت و رسوائی ہے۔ جیسا کہ ذیل کی آیات کریمہ سے واضح ہو رہا ہے۔

سنت رسول ﷺ کی مخالفت فتنہ کا باعث ہے:

1 ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾ (النور : 63)

”پس جولوگ رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں، یا کوئی دردناک عذاب نہ انہیں آ گھیرے۔“

سنت رسول ﷺ کی مخالفت نفاق کی دلیل ہے:

2 ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝﴾ (النساء:61)

”اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آ ؤ جو اللہ نے نازل کی ہے، اور رسول کی طرف آ ؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں۔“

سنت رسول ﷺ سے انحراف گمراہی کی دلیل ہے:

3 ﴿ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ ﴾ (المائدہ :104)

’’اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے، اور آؤ رسول کی طرف، تو کہتے ہیں: ہمیں تو وہی کچھ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے، خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں، اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔‘‘

سنت رسول ﷺ کی مخالفت باعث ذلت ورسوائی ہے:

4 ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓىِٕكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝ ﴾

(المجادلہ : 20)

’’جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، یقیناً یہی لوگ ذلیل ترین قوموں میں سے ہیں۔‘‘

سنت رسول ﷺ کی مخالفت جہنم میں لے جاتی ہے:

5 ﴿ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ ﴾

(النساء:115)

’’جو شخص ہدایت کے واضح ہوجانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ اختیار کرے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر کا اس نے رخ کیا ہے، پھر ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین

ٹھکانہ ہے۔''

6 ﴿وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴾ (النساء : 14)

''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، اور اللہ کی حدود سے آگے نکل جائے، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اسے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔''

فصل: 3

احادیث نبویہ کی روشنی میں
اطاعت رسول ﷺ کی اہمیت

اطاعت رسول ﷺ کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں قرآنی آیات کے بیان کے بعد ضروری ہے کہ احادیث مبارکہ کی روشنی میں آپ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کی اہمیت کومزید اجاگر کردینا سونے پر سہاگہ کے مترادف ہوگا۔

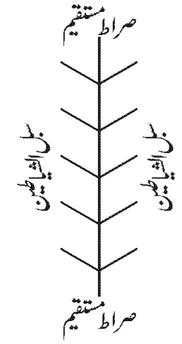
اطاعتِ رسول ﷺ صراطِ مستقیم ہے:

①: ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ: هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شَمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ . وَقَرَأَ ﴿ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ﴾ الآية .)) [1]

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا اور فرمایا: ''یہ اللہ کا راستہ ہے'' پھر اس کے دائیں اور بائیں خطوط کھینچے اور فرمایا: ''یہ شیطان کے رستے ہیں، اور ان میں سے ہر رستے پر شیطان (بیٹھا) ہے جو ان رستوں کی طرف بلاتا ہے اور آپ ﷺ نے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ﴾ ''بے شک

[1] مسند أحمد: 435/1، سنن دارمی: 67/1، صحیح ابن حبان، رقم: 6، 7، مستدرك حاكم: 318/2۔ ابن حبان، حاکم اور شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

یہ سیدھا راستہ میرا ہے، پس اس کی پیروی کرو۔‘‘



فائدہ:......اس حدیث شریف کے مطابق جس بھی جماعت کا منہج قرآن وسنت فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہیں وہ جماعت شیطان کے رستے پر ہے۔ اور شیطان کی طرف ہی بلاتی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اطاعت کرنا فرض ہے:

②: ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا .)) [1]

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:’’جو میں تمہیں حکم دوں اس کو لے لو، اور جس چیز سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ۔‘‘

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی مومنوں کے لیے بہترین نمونہ ہے:

③: ((وَعَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ يَقُوْلُ : اَمَّـا بَعْدُ! فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ، وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ

[1] سنن ابن ماجه ، بَابُ اِتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، رقم: 1 ، سلسلة الصحيحة ، رقم : 850 .

ضَلالَةٌ .)) ❶

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: ''حمد و ثناء کے بعد، سب سے بہترین بات کتاب اللہ ہے، اور بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے۔ اور سب سے بدترین کام وہ ہیں جو اپنی طرف سے وضع کیے جائیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

فائدہ :......معلوم ہوا جو کام سنت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے، جو کہ سراسر گمراہی ہے۔ پس سنت نورِ ہدایت ہے، لہٰذا ہر عمل صالح، نماز، روزہ وغیرہ سنت کے عین مطابق ہو، تو حصولِ رضائے الٰہی ممکن ہے، بصورتِ دیگر نہیں۔

اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں داخلے کا ذریعہ ہے:

④: ((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ أُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی . قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَنْ یَاْبٰی؟ قَالَ: مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی .)) ❷

سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری تمام امت جنت میں جائے گی، مگر جس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون شخص ہے جو جنت میں جانے سے انکار کرے؟ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میری

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الجمعه، بابُ تحفِیْفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ، رقم: 867.

❷ صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله، رقم: 770.

اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگیا، اور جس نے میری نافرمانی کی، پس تحقیق اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔''

قبولیت عمل کے لیے ضروری ہے کہ وہ سنت رسول ﷺ کے مطابق ہو:

⑤: ((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ:أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللّٰهِ!إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.)) ❶

''سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور نبی رحمت ﷺ کی عبادت سے متعلق سوال کیا، اور جب انہیں نبی مکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق خبر دی گئی تو انہوں نے اس عبادت کو معمولی سمجھا، اور کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا نسبت ہے، آپ کی تو اللہ نے پہلی پچھلی سب لغزشیں معاف کردی ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات بھر نفل ادا کیا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ دن بھر کا روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں

❶ صحيح بخاری، كتاب النكاح، باب الترغيب فی النكاح، رقم: 5063.

کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پس نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار، اللہ کی قسم! میں تم میں سب کی نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا، اور پرہیزگار ہوں، اس کے باوجود روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا، میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

اطاعتِ رسول ﷺ میں تمام اختلافی مسائل کا حل ہے:

⑥: ((عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا ، وَاِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ، عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)) [1]

سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سارے اختلاف دیکھے گا۔ تم دین میں نئے کاموں سے بچو، کیوں کہ یہ گمراہی ہے۔ تم میں سے جو اس کو پائے اسے چاہیے کہ میری سنت کو لازم پکڑے، اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑے، تم اس کو دانتوں

---

[1] سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدعة: 2676۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

سے مضبوط پکڑو۔''

تارکِ سنت ملعون ہے:

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ: اَلزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، ...... وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ.))

''اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ قسم کے لوگ ہیں جن پر میں لعنت بھیجتا ہوں، اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت فرمائے، اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (ان چھ میں سے) اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا...... اور میری سنت کو ترک کرنے والا ہے۔''[1]

---

[1] سنن ترمذی، رقم: 2154، مستدرك حاكم: 36/1، رقم: 102، المشكوٰة، رقم: 109۔ علامہ ذہبی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

فصل: 4

اتباع رسول میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا امتیاز

خلیفہ اوّل بلا فصل ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

((لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهٖ اِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ، فَإِنِّي أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيْغَ.)) [1]

''میں کسی ایسے کام کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوں جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے، مگر یہ کہ میں اس پر عمل پیرا رہوں گا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے نبی ﷺ کی کسی سنت کو چھوڑ دیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔''

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

1: سیّدنا سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

((اَلدِّيَّةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتّٰى قَالَ لَهُ الضَّحَاكُ بْنُ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ: كَتَبَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضبابِيْ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا فَرَجَعَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، رقم: 3093، صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسير، رقم: 4582.

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الفرائض، رقم: 2927۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

''دیت صرف والد کے رشتہ داروں کے لیے ہے، لہٰذا بیوی کو اپنے شوہر کی دیت سے کوئی حصہ نہیں ملتا'' سیّدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے (امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ) سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ پیغام لکھوا کر بھجوایا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے حصہ دلاؤں، چنانچہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے رجوع کرلیا۔''

2: سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کی انگلیوں کی دیت کے بارے میں فیصلہ یہ کیا کہ انگوٹھے کی دیت پندرہ اونٹ، شہادت والی اور درمیانی انگلی کی دس دس اونٹ، درمیانی انگلی کے ساتھ والی انگلی کی نو اونٹ اور چھنگلی کی چھ اونٹ، مگر جب انھیں یہ علم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل حزم کی طرف دیت کے بارے میں ایک خط لکھا تھا، جس میں یہ تھا کہ انگلیاں سب برابر ہیں۔ یعنی سب کی برابر برابر دیت ہوگی، تو انھوں نے اپنے فیصلے سے رجوع کیا اور اس حدیث پر عمل کیا۔ [1]

3: اگر کوئی شخص یا عورت کسی حاملہ عورت کو قتل کردے اور اس کی وجہ سے اس کا بچہ بھی مرجائے تو قاتل پر عورت کو قتل کرنے کی وجہ سے قصاص یا دیت آئے گی مگر اس کے پیٹ میں جو بچہ ہو اس کے مرجانے سے اس پر کیا لازم آئے گا۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یہ مسئلہ پیش آیا تو انھوں نے مجلس عام میں اس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تو سیدنا حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے پیش آنے والے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (حمل) کے بدلے میں ایک غلام دینے کا حکم دیا تھا۔

---

[1] مصنف عبد الرزاق: 384/9، 385.

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اس حدیث کو سنا تو تعجب سے فرمایا:

((اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَوْ لَمْ نَسْمَعْ ہٰذَا لَقَضَیْنَا بِغَیْرِ ہٰذَا......))

''اللہ اکبر! اگر ہم یہ حدیث نہ سنتے تو کوئی دوسرا فیصلہ کر دیتے۔''❶

❹: سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے، اسے بوسہ دیا اور فرمایا: ''میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ تمہیں بوسہ دیتے تھے تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔''❷

خلیفہ راشد عثمان غنی رضی اللہ عنہ:

آپ انتہائی متبع سنت تھے۔ جناب حمران بن ابان، سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے پانی منگوایا پھر وضو کیا، کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو تین تین بار دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں قدموں کو دھویا، پھر ہنس پڑے پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم مجھ سے دریافت نہیں کرو گے کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: امیر المومنین آپ کے ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تھوڑا سا پانی طلب کیا پھر جیسا میں نے وضو کیا وضو فرمایا، پھر مسکرا دیے، پھر ارشاد فرمایا: تم مجھ سے پوچھتے نہیں کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے مسکرانے کی وجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ جب وضو کے لیے پانی طلب کرتا ہے اور پھر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے جو گناہ بھی صادر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الدیات، رقم: 457، 4573۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الحج، رقم: 1097، صحیح مسلم، رقم: 127.

اسے معاف کر دیتا ہے۔ اور جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھ کے گناہ اس طرح معاف کر دیتا ہے۔ اور جب مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ اس طرح معاف کر دیتا ہے اور جب اپنے دونوں پاؤں کو دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس طرح معاف کر دیتا ہے۔''[1]

خلیفۂ رابع سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

ایک بار سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ سوار ہونے لگے تو رکاب میں بسم اللہ کہہ کر پاؤں رکھا، پشت پر پہنچے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا، پھر یہ آیات تلاوت کی:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾﴾ (الزخرف: 13، 14)

''تمام عیوب سے پاک ہے وہ ذات جس نے اسے (سواری کو) ہمارے تابع کر دیا ہے، اور ہم اس کی طاقت نہ رکھتے تھے، اور ہم بے شک اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

پھر تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ اس کے بعد یہ دعا پڑھی:

((سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ .))

''اے اللہ! تو پاک ہے، بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، پس تو مجھے معاف کر دے، کیونکہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں۔''

پھر مسکرا دیے، لوگوں نے مسکرانے کی وجہ دریافت کی، بولے: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی پابندیوں کے ساتھ سوار ہوئے اور اخیر میں مسکرا دیے، میں نے

[1] صحیح بخاری، کتاب الحج، رقم: 1563.

مسکرانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب بندہ علم و یقین کے ساتھ یہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ ❶

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

❶: اتباع سنت میں تمام صحابہ کرام سے سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بطور خاص ممتاز تھے، رسول اللہ ﷺ حج کے سفر سے واپس آئے تو مسجد کے دروازے پر ناقہ کو بٹھا کر پہلے دو رکعت نماز پڑھی، پھر گھر تشریف لے گئے۔ اس کے بعد سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی یہی معمول کیا۔ ❷

❷: سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کعبہ کے صرف دونوں یمانی رکنوں یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے، سبتی یعنی ایسے جوتے پہنتے تھے جن پر بال نہیں ہوتے، زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے اور لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے تھے، لیکن وہ یوم الترویہ یعنی آٹھویں ذوالحجہ کو احرام باندھتے تھے، جناب عبید بن جریج نے ان سے پوچھا کہ ''صرف آپ ہی کیوں ایسا کرتے ہیں؟ آپ کے اور اصحاب نہیں کرتے، بولے کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے اس لیے میں بھی اسی کو پسند کرتا ہوں۔'' ❸

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک موقع پر فرمایا: قریب ہے کہ تم لوگوں پر

---

❶ سنن ابوداؤد، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل اذا ركب، رقم: 2607۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ صحيح بخاری، كتاب الوضوء، الخ 196، صحيح مسلم، رقم: 1187، سنن ابوداؤد، كتاب الجهاد، رقم: 2782.

❸ سنن ابوداؤد، كتاب المناسك، رقم: 1772.

آسمان سے پتھر برسیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور تم اس کے مقابلے میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے اقوال پیش کرتے ہو۔ ❶

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ کی حدیث موجود ہوتے سیّدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی بات دین نہ بن سکی، تو پھر قرآن وسنت کے ہوتے فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری اور پیروں، علماء اور مروجہ فرقوں کے طرزِ عمل کو حجت کیسے مانا جا سکتا ہے۔

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ:

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع وسجود مکمل طور پر نہیں کر رہا تھا تو آپ نے اس سے کہا:

((مَا صَلَّيْتَ وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ .))❷

’’تو نے نماز نہیں پڑھی، اگر تو ایسے ہی مر گیا تو اس دین فطرت پر نہیں مرے گا جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا تھا۔‘‘

---

❶ بحواله كتاب التوحيد، باب 38، ص: 296.

❷ صحيح بخارى، كتاب الأذان، رقم: 791.

فصل: 5

ائمہ اربعہ کی نظر میں اتباعِ سنت کی اہمیت

کہتے ہیں ابوحنیفہ شافعی صحیح حدیث ہے مذہب ہمارا
ہے قول احمد مالک نہ کرو تقلید یہ ہے منہج ہمارا

(1) امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ المتوفی 150ھ ارشاد فرماتے ہیں:

1: ((اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِىْ .)) [1]

''جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔''

فائدہ:...... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس قول کے مطابق لوگوں کو اپنی آراء کی طرف دعوت دینے کے بجائے امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی طرف دعوت دے رہے ہیں اور ببانگ دُہل اعلان فرما رہے ہیں کہ میں اہل حدیث ہوں اور صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے۔

2: یہی وجہ ہے کہ جب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو مسح علی الجوربین کی حدیث مل گئی تو انہوں نے اپنے موقف سے رجوع کرلیا۔ چنانچہ جامع ترمذی میں ہے: صالح بن محمد الترمذی کہتے ہیں: میں نے ابومقاتل سمرقندی سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ میں امام ابوحنیفہ کے پاس مرض الموت میں گیا، پس انہوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا، آپ جرابیں پہنے ہوئے تھے، پس آپ نے جرابوں پر مسح کیا، اور ارشاد فرمایا:

---

[1] ردّ المحتار على الدر المختار، لابن عابدين: 68/1.

((فَعَلْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ أَكُنْ أَفْعَلُهُ ، مَسَحْتُ عَلَى الْجَوَرَبَيْنِ ، وَهُمَا غَيْرُ مُنَعَّلَيْنِ .)) ❶

''میں نے آج وہ کام کیا ہے جو پہلے نہیں کرتا تھا، وہ یہ کہ میں نے جرابوں پر مسح کیا ہے۔''

❸ : امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے خاص شاگرد قاضی ابو یوسف سے فرمایا: میری ہر بات نہ لکھا کرو میری آج ایک رائے ہوتی ہے اور کل بدل جاتی ہے، کل دوسری رائے ہوتی ہے، تو پھر پرسوں وہ بھی بدل جاتی ہے۔ ❷

❹ : امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک قول اس طرح ہے کہ؛

((إِذَا قُلْتُ قَوْلاً يُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ وَخَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتْرُكُوْا قَوْلِيْ .)) ❸

'' جب میں کوئی ایسی بات کہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے خلاف ہو تو میری بات کو چھوڑ دو۔''

ان اقوال سے ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ قرآن وحدیث کو اپنی بات پر مقدم کرتے تھے، اور جو بات خلاف قرآن وسنت ہوتی، اس سے رجوع کر لیتے تھے، مزید برآں کہ امام صاحب تقلید شخصی کو ناجائز سمجھتے تھے، انہوں نے خود کسی شخصیت کی تقلید نہ کی اور نہ اسے جائز قرار دیا، بلکہ اس سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔

❺ : اس لیے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بنا نگ دہل فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَاخُذَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ اَيْنَ

---

❶ سنن ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، رقم: 99۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اس قول کو ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ تاریخ یحییٰ بن معین روایة الدوری : 607/2.

❸ ایقاظ همم أولی الابصار ، ص: 50.

اَخَذْنَاہُ)) ❶

''کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ہماری بات کو لے۔ جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ یہ بات ہم نے کہاں سے لی ہے؟''

(2) امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶: ((اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِیءُ وَاُصِیْبُ، فَانْظُرُوْا فِیْ رَاْیِیْ، فَکُلُّ مَا وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ، وَکُلُّ مَا یُخَالِفُ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُکُوْهُ.)) ❷

''یقیناً میں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، لہٰذا میری رائے میں نظر دوڑاؤ، جو بات تمہیں کتاب و سنت کے موافق لگے، اسے لے لو، اور جو کتاب و سنت کے مخالف ہو اسے ترک کر دو۔''

❷: امام مالک رحمہ اللہ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

((لَیْسَ اَحَدٌ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَیُوْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَیُتْرَکُ، اِلَّا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.)) ❸

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر شخص کی بات قبول بھی کی جا سکتی ہے اور ردّ بھی کی جا سکتی ہے، مگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو قبول ہی کیا جائے گا۔ ردّ

---

❶ الانتقاء فی فضائل الثلاثة الائمة الفقهاء، ص: 145، البحر الرائق: 293/6، تاریخ یحیٰی بن معین بحواله صفة صلاة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، ص: 46.

❷ الجامع لابن عبدالبر: 32/2، أصول الاحکام لابن حزم: 149/6 الایقاظ، ص: 72، صفة صلاة النبی للألبانی، ص: 48.

❸ ارشاد السالك، لابن عبدالهادی: 227/1، صفة صلاة النبی ﷺ، ص: 49.

نہیں کیا جا سکتا۔''

3: امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد عبداللہ بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مجلس میں سنا: امام مالک رحمہ اللہ سے دورانِ وضوء پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ اہل مدینہ کا اس پر عمل نہیں ہے۔ عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں: میں نے امام مالک سے اس وقت بات نہ کی۔ جب مجلس برخواست ہوگئی تو میں نے آپ سے کہا: ہمارے پاس اس مسئلہ میں ایک سنت ہے۔ تو یہ سن کر انہوں نے کہا، وہ کون سی سنت ہے؟ تو میں نے لیث بن سعد اور عبداللہ بن لھیعہ اور عمرو بن حارث اور یزید بن عمرو المعافری از أبو عبدالرحمٰن کے طریق سے سند بیان کی کہ صحابی رسول مستورد بن شداد القرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْلُكُ خِنْصَرَهٗ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ . فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَسَنٌ ، وَمَا سَمِعْتُ بِهٖ قَطُّ اِلَّا السَّاعَة . ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ يُسْاَلُ ، فَيَاْمُرُ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ .)) [1]

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے تھے۔ تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ''بے شک یہ حدیث حسن ہے، اور میں نے آج سے پہلے یہ حدیث نہیں سنی۔'' جناب عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں: '' پھر اس کے بعد جب بھی آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا، تو میں نے انہیں انگلیوں کے خلال کرنے

[1] الجرح والتعديل ، لابن ابی حاتم: 31/1۔ 32 .

کا فتویٰ دیتے سنا۔''

فائدہ:......اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ امام مالک رحمہ اللہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر اپنی بات پر ڈٹے نہیں رہتے تھے، بلکہ حدیث کے سامنے سر تسلیم خم کر لیتے تھے۔ پس ان سے تقلید شخصی کے جواز کا نظریہ محض باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ (آمین)

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو
ادھر فرمانِ محمد ﷺ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

(3) امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ:

❶: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى مَنْ اِسْتَبَانَ لَهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَدَعَهَا لِقَوْلِ اَحَدٍ .)) [1]

'' مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس کسی کے لیے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت واضح ہو جائے تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اسے کسی دوسرے کی رائے کی وجہ سے چھوڑ دے۔''

❷: مزید فرماتے ہیں:

((اِذَا وَجَدْتُّمْ فِيْ كِتَابِيْ خِلَافَ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَدَعُوْا مَا قُلْتُ .)) [2]

---

[1] الايقاظ، ص: 68.

[2] تاريخ مدينه دمشق: 386/51.

'' جب تم میری کتاب میں کوئی خلاف سنت بات دیکھو تو تم رسول کریم ﷺ کی سنت کو اختیار کرو، اور میری بات کو چھوڑ دو۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((اِذَا وَجَدْتُّمْ سُنَّةً فَاتَّبِعُوْهَا وَلَا تَلْتَفِتُوْا اِلٰى قَوْلِ اَحَدٍ .)) ❶

'' جب تم کوئی سنت پاؤ تو اس کی پیروی کرو اور کسی کے بھی قول کی طرف نہ دیکھو۔''

❸ : ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

((اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِی .)) ❷

'' جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے، پس وہی میرا مذہب ہے۔''

❹ : امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک دن مجھ سے کہا:

'' تمہارے پاس حدیث اور اسماء الرجال کا علم مجھ سے زیادہ ہے۔ پس جب بھی کوئی صحیح حدیث ملے تو مجھے بتاؤ، خواہ وہ حدیث کوفی، بصری یا شامی ہو، تاکہ میں اسے اپنا مذہب قرار دوں۔'' ❸

❺ : اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک اور عظیم الشان فرمان ہے کہ؛

'' جب میں کوئی صحیح حدیث بیان کروں اس پر عمل نہ کروں تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اس وقت میری عقل زائل ہو چکی ہوگی۔'' ❹

❻ : امام شافعی رحمہ اللہ اتباعِ سنت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے ، اور اپنی تقلید سے منع

---

❶ تاریخ مدينه دمشق: 386/51، حلية اولياء: 114/9 .

❷ المجموع شرح المذهب: 104/1 .

❸ تاريخ مدينه دمشق: 386/51 .

❹ حواله أيضًا .

کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

''میری کوئی بھی بات رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو حدیث النبی ﷺ زیادہ لائق اتباع ہے۔''((فَــلَا تُقَلِّدُوْنِیْ .))'' پس میری تقلید نہ کرنا۔'' ❶

❼: امام شافعی رحمہ اللہ کی حدیث سے بہت زیادہ محبت تھی۔ امام اہل السنۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے:

((مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَتْبَعَ لِلْحَدِیْثِ مِنَ الشَّافِعِیِّ .)) ❷

''میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ متبع حدیث کسی کو بھی نہیں پایا۔''

❽: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"إِذَا اصَحَّ الْحَدِیْثُ وَقُلْتُ قَوْلًا فَاَنَا رَاجِعٌ عَنْ قَوْلِیْ وَقَائِلٌ بِذَلِكَ ." ❸

''میری جو بات صحیح حدیث کے خلاف ہو، میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔''

❾: اسی طرح حرملہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا؛ ''مجھے بغداد میں ناصر الحدیث کا لقب دیا گیا ہے۔'' یعنی حدیث کی مدد کرنے والا۔ ❹

قارئین کرام! ائمہ ثلاثہ یعنی مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ اہل سنت اور اہل حدیث کے نام سے معروف تھے۔ اس پر یہ اقوال شاہد عدل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ

---

❶ حواله أيضًا، حلية الاولياء: 113/9 .

❷ حلية اولياء: 114/9 .

❸ حلية الأولياء : 107/9 ، إعلام الموقعين : 363/2 بمعناه .

❹ حلية اولياء: 114/9 .

ہے کہ آج بھی قرآن وسنت، فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ محدثین کے منہج پر اہل سنت والجماعت کے گروہوں میں سے صرف جماعت اہل حدیث ہی ہے جو کہ اس پر عمل پیرا ہے اور وہی محدثین کے صحیح معنوں میں وارث ہیں۔

(4) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

نہ لو قولِ ائمہ گر حدیثوں سے ہو متصادم
امامانِ شریعت کی یہی ہم کو وصیت ہے!

❶: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ رَدَّ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلَى شَفَا هَلَكَةٍ .)) ❶

”جس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کو ردّ کیا تو وہ شخص ہلاکت کے دھانے پر ہے۔“

❷: اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

((لَا تُقَلِّدْ دِيْنَكَ اَحَدًا مِنْ هٰؤُلَاءِ ، مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهٖ ، فَخُذْ بِهٖ ، ثُمَّ التَّابِعِيْنَ مُخَيَّرًا .)) ❷

”تم اپنے دین میں ان میں سے کسی کی تقلید نہ کرنا، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہو اسے قبول کرو، رہے تابعین عظام رحمہم اللہ تو تمہیں ان کے اقوال کو قبول وردّ کرنے کا اختیار ہے۔“

❸: ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

---

❶ صفة صلاة النبی ﷺ ، ص : 53 .

❷ مسائل الامام احمد لابی داؤد، ص: 276، 277 بحوالہ صفة صلاة النبیؐ، ص: 53 .

((رَأْيُ الْاَوْزَاعِـيْ ، وَرَاْيُ مَـالِكٍ ، وَرَاْيُ اَبِـيْ حَنِيْفَةَ كُلُّهٗ رَاْيٌ ، وَهُوَ عِنْدِيْ سَوَاءٌ وَاِنَّمَا الْحُجَّةُ فِيْ الْآثَارِ .)) ❶

''امام اوزاعی، امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کی رائے تو رائے ہی ہے۔ میرے نزدیک ان کا درجہ حجت نہ ہونے میں برابر ہے۔ دلیل و حجت تو صرف احادیث و آثار ہیں۔''

❹: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو شخص اسلام اور سنت پر فوت ہوا تو اس کا خاتمہ کامل خیر پر ہوا۔'' ❷

سبحان اللہ! آج لوگ ان کی تقلید کو اتباع رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ترجیح دے رہے ہیں۔ اور امت مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا ہے۔ لہٰذا یہ لوگ امت مسلمہ کے فراق، انتشار اور باہمی جنگ و جدال کے ذمہ دار ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کی توفیق بخشے۔

---

❶ جامع بيان العلم، لابن عبد البر: 149/2 .

❷ مناقب احمد، ص: 180 .

باب 2

تقلید کی تعریف اور اس کی شرعی حیثیت

گر نہیں جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق و شوق
اُمتی کہلا کے پیمبر کو رسوا نہ کر!!!
ہے فقط توحید و سنت امن و راحت کا طریق
فتنہ جنگ و جدل تقلید سے پیدا نہ کر

فصل: 1

تقلید کی لغوی تعریف

''تقلید'' کسی چیز کے لٹکانے اور گردن میں کوئی چیز ڈالنے کو کہتے ہیں۔ اسی سے ماخوذ ہے ''تَـقْلِيْدُ وُلَاةِ الْاَعْمَالِ'' ''ذمہ داروں کی گردن پر کام کی ذمہ داری ڈالنا'' یا ''تَـقْلِيْدُ الْبَدَنَةِ شَيْئًا يُعْلَمُ بِهِ أَنَّهُ هَدْيٌ'' ''اونٹ یا گائے کی گردن میں کوئی چیز اس غرض سے لٹکانا کہ اس کے ''ہدی'' یعنی ''قربانی کا جانور'' ہونے کا پتا چلے۔'' [1]

تقلید کی اصطلاحی تعریف

((قُبُوْلُ قَوْلِ مَنْ لَيْسَ قَوْلُهُ اِحْدَى الْحِجَجِ بِلَا حُجَّةٍ .)) [2]

''جس شخص کی رائے حجت شرعی نہ ہو، اس کی بات کو بغیر دلیل کے قبول کرنا تقلید کہلاتا ہے۔''

---

[1] لسان العرب : 365/3.

[2] شرح الكوكب المنير ، ص : 408، ارشاد الفحول ، ص : 265.

علامہ محمد امین الشنقیطی فرماتے ہیں:

''تقلید یہ ہے کہ کسی کے قول کو بغیر دلیل کے قبول کرنا، تو جان لینا چاہیے کہ غیر کے قول کا معنی اس غیر کا اپنا اجتہاد ہے، مگر جس مسئلے میں کتاب وسنت کے نصوص ہوں اس میں کسی کے قول یا مذہب کا سوال پیدا ہی نہیں، کیونکہ ہر شخص پر نصوصِ شریعت کا اتباع لازم ہے، لہٰذا اس کا نام اتباع ہے نہ کہ تقلید۔'' ❶

یہی وجہ ہے کہ کتاب وسنت اور اجماع کے متبع کو مقلد نہیں کہا جائے گا کیونکہ وہ دلیل کی اتباع کر رہا ہے، فقہاء نے اس کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن ہمام حنفی کہتے ہیں:

''تقلید یہ ہے کہ بغیر حجت و دلیل کے ایسے شخص کے قول پر عمل کرنا جس کا قول حجت نہیں ہے، لہٰذا نبی کریم ﷺ اور اجماع کی طرف رجوع کرنا تقلید نہیں۔'' ❷

ابن امیر الحجاج اس کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ اور اجماع کی طرف رجوع کرنا تقلید نہیں کیونکہ چاروں دلیلوں میں سے ہر ایک شرعی دلیل ہے۔ بعینہٖ اسی طرح عامی کا مفتی کے قول پر عمل اور قاضی کا گواہوں کے قول پر عمل کرنا بھی تقلید نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں اگرچہ چاروں دلیلوں میں سے نہیں ہیں مگر یہ عمل دلیل کے ساتھ ہے بلا دلیل نہیں، کیونکہ نص شرعی واجب ہے کہ عامی مفتی کے قول کو لے، اور قاضی سچے گواہوں کے قول کو قبول کر کے فیصلہ کرے۔'' ❸

---

❶ مذكرة اصول الفقه، ص: 490.   ❷ التحرير لابن الهمام: 453/3.

❸ التقرير والتحبير مع التحرير: 453/3.

اتباع اور تقلید میں فرق:

ذیل میں مذکورہ آیت کریمہ اتباع اور تقلید کے فرق کو واضح کر دیتی ہے۔

ارشاد فرمایا:

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (الاعراف : 3)

''تم اس کی اتباع کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے، اور اس کے علاوہ اولیاء کی اتباع مت کرو، تم بہت تھوڑی نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ﴾ اتباع کی دلیل ہے اور تقلید کی تعریف گزر چکی ہے کہ بلادلیل کسی ایسے شخص کے قول کو قبول کیا جائے جس کا قول حجت نہیں ہے ﴿وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ﴾ کا مصداق ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: اتباع یہ ہے کہ آدمی نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے آئے ہوئے احکام کی پیروی کرے، تابعین کے اقوال میں لوگوں کو اختیار ہے، آپ نے یہ بھی فرمایا: کہ میری، مالک، ثوری اور اوزاعی کسی کی تقلید نہ کرو، اور جہاں سے انہوں نے مسائل کو لیا ہے، وہیں سے لو۔

آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

((مِنْ قِلَّةِ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يُّقَلِّدَ دِيْنَهُ الرِّجَالَ .))

''آدمی کے قلت فہم کی دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے دین کو لوگوں کی رائے کے تابع کر دے۔'' [1]

---

[1] مسائل ابی داؤد، ص : 113، أعلام الموقعين : 469/3.

ابن خویز منداذ مالکی فرماتے ہیں:

''تم کسی ایسے شخص کی اتباع کرو جس کی رائے دلیل کے بغیر حجت نہیں تو تم اس کے مقلد ہوئے اور اللہ کے دین میں تقلید جائز نہیں۔ اور جس کی اتباع تمہارے اوپر واجب ہے، تم اس کی اتباع کرو، تم اس کے متبع ہوئے۔ پس اتباع دین میں جائز ہے، اور تقلید ممنوع ہے۔'' ❶

مولانا اشرف علی تھانوی کے ملفوظات میں مرقوم ہے:

''ایک صاحب نے عرض کیا کہ تقلید کی حقیقت کیا ہے اور تقلید کس کو کہتے ہیں؟

فرمایا: تقلید کہتے ہیں امتی کا قول ماننا بلا دلیل، عرض کیا کہ کیا اللہ اور رسول کے قول کو ماننا بھی تقلید کہلائے گا؟ فرمایا کہ: اللہ اور رسول کا حکم ماننا تقلید نہ کہلائے گا وہ اتباع کہلاتا ہے۔'' ❷

مولانا سرفراز خان صفدر گکھڑوی لکھتے ہیں:

''اس عبارت سے واضح ہوا کہ اصطلاحی طور پر تقلید کا یہ مطلب ہے کہ جس کا قول حجت نہیں اس کے قول پر عمل کرنا مثلاً عامی کا عامی کے قول اور مجتہد کا مجتہد کے قول کو لینا جو حجت نہیں ہے۔ بخلاف اس کے کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان کی طرف رجوع کرنا تقلید نہیں ہے کیونکہ آپ کا فرمان تو حجت ہے اور اسی طرح اجماع بھی حجت ہے اور اسی طرح عام آدمی کا مفتی کی طرف رجوع کرنا ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ﴾ [الآية] کے تحت

---

❶ التحرير مع التقرير والتحبير : 353/3.

❷ الإفاضات اليوميه فى الإفادات القومية / ملفوظات حكيم الامت : 59/3. ملفوظ : 228.

واجب ہے اور اسی طرح قاضی کا ﴿مِمَّنۡ تَرۡضَوۡنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ﴾ اور ﴿يَحۡكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ﴾ کی نصوص کے تحت عدل کی طرف رجوع کرنا بھی تقلید نہیں ہے کیونکہ شرعاً ان کا قول حجت ہے۔ ❶

مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں:

''شیخ ابواسحاق نے کہا: بلا دلیل قول کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا تقلید ہے...... لیکن رسول اللہ ﷺ کے قول کی طرف رجوع کرنا یا مجتہدین کے اجماع کی طرف رجوع کرنا یا عام آدمی کا مفتی کی طرف رجوع کرنا یا قاضی کا گواہوں کے قول پر فیصلہ کرنا تقلید نہیں ہے۔'' ❷

---

❶ الکلام المفید فی اثبات التقلید، ص: 35، 36، طبع صفر المظفر 1413ھ۔

❷ شرح صحیح مسلم: 329/3۔ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور۔

فصل: 2

تقلید کی مذمت قرآن مجید کی روشنی میں

ذیل میں مذکورہ آیات میں بغیر حجت و برہان آباؤاجداد کی اتباع سے روکا گیا ہے جو درحقیقت شیطان ہی کی اتباع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا کہ جب مشرکین سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے اپنے رسول پر جو دین اتارا ہے اس کی اتباع کرو، تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو وہی کریں گے جو ہمارے آباؤاجداد کرتے تھے، یعنی بتوں اور خودساختہ معبودوں کی پرستش کریں گے۔ اللہ نے ان کی تردید کی، کیا تم اپنے آباؤاجداد کی پیروی کرو گے، چاہے انہوں نے دین کو بالکل نہ سمجھا ہو اور حق سے دور رہے ہوں؟

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝۱۷۰﴾

(البقرہ: 170)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کا اتباع کرو، تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اس کا اتباع کریں گے جس پر ہم نے اپنے آباء کو پایا، اگرچہ اُن کے آباء کچھ نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہِ راست پر ہوں کیا (اُنہی کا اتباع کریں گے؟)''

اس آیت کریمہ میں اس بات کی شدید نکیر کی گئی ہے کہ صریح قرآن وسنت کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی بات مانی جائے اور قرآن وسنت کے مقابلے میں اسے دلیل بنایا جائے، اور حجت یہ پیش کی جائے کہ ہمارے امام، ہمارے پیر، ہمارے مرشد،

ہمارے بزرگ اور ہمارے فقہاء زیادہ سمجھتے تھے، اور یقیناً یہ احادیث ان کے علم میں رہی ہوں گی، لیکن کسی اقویٰ دلیل ہی کی وجہ سے انہوں نے ان احادیث کا انکار کیا ہوگا۔

اور ستم بالاستم یہ کہ ان حضرات نے انکار حدیث کے ان واقعات سے فقہی اصول کشید کیے اور انہی کتابوں میں مدوّن کر دیا کہ جب بھی کوئی حدیث ان اصولوں اور قواعد کے خلاف پڑے گی تو اسے ردّ کر دیا جائے گا، لہٰذا یا تو وہ ضعیف ہوگی یا مرجوح یا منسوخ ہوگی۔

ابوالحسن عبیداللہ بن الحسین الکرخی (المتوفی 340ھ) فرماتے ہیں:

((اِنَّ كُلَّ اٰيَةٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهَا تُحْمَلُ عَلٰى النَّسْخِ اَوْ عَلَى التَّرْجِيْحِ وَالْاَوْلٰى اَنْ تُحْمَلَ عَلَى التَّاوِيْلِ مِنْ جِهَةِ التَّوْفِيْقِ .))❶

اس کا ترجمہ جناب عبدالرحیم اشرف بلوچ یوں فرماتے ہیں:

''ہر وہ آیت جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو تو اسے نسخ یا ترجیح پر محمول کیا جائے گا اور بہتر یہ ہے کہ اسے تاویل پر محمول کیا جائے۔ تاکہ توافق ظاہر ہو جائے۔''❷

علامہ ابوالحسن عبیداللہ بن الحسین الکرخی مزید فرماتے ہیں:

((اِنَّ كُلَّ خَبَرٍ يَجِيْئُ بِخِلَافِ قَوْلِ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهٗ يُحْمَلُ عَلَى النَّسْخِ اَوْ عَلٰى اَنَّهٗ مُعَارِضٌ بِمِثْلِهِ .))❸

---

❶ اصول الکرخی مع اصول البزدوی، ص: 373 سطر 3، 4، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی.

❷ اصول الکرخی اردو، ص :24 نمبر : 28، مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی اسلام آباد۔

❸ اصول الکرخی مع اصول البزدوی، ص: 373 سطر : 15، 16 .

''ہر وہ حدیث جو ہمارے اصحاب اصول کے قول کے خلاف ہو۔ اسے نسخ پر محمول کیا جائے گا۔ یا یہ سمجھا جائے گا کہ وہ معارضِ ہے اپنے ہم پلہ حدیث کے۔'' ❶

قرآن وسنت کے حق میں اس جرم عظیم کا بدترین نتیجہ یہ سامنے آیا کہ امت کے انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہت سی کمزور اور واہیات قسم کی روایات رائج ہوگئیں، اور وہ صحیح حدیثیں جو بخاری ومسلم نے روایت کی ہیں اور جن پر عمل نہ کرنے کا کوئی جواز امت کے پاس موجود نہیں، کئی صدیوں سے مسلمانوں کا منہ تک رہی ہیں اور پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ ہم پر عمل کرو، ہم اللہ کے رسول کی صحیح احادیث ہیں، لیکن اہل تقلید انہیں درخورِ اعتناء نہیں سمجھتے۔

مشہور فقیہ ابوالفلاح عبد الحی بن العماد المتوفی 1089ھ مقلدین احناف کے مشہور قاضی امام جمال الدین یوسف بن موسیٰ حنفی کے متعلق رقمطراز ہیں:

((وَإِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَظَرَ فِيْ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ تَزَنْدَقَ .))❷

''یعنی بلاشبہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''صحیح بخاری شریف'' کو دیکھے گا، زندیق ہوجائے گا۔''

شاعر کہتا ہے:

أَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ رَسُوْلُهُ
فَتُجِيْبُ: شَيْخِيْ إِنَّهُ قَدْ قَالَ

''میں کہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول نے یہ ارشاد فرمایا، اور تو جواب دیتا

---

❶ اصول الکرخی اُردو، ص: 25، نمبر: 29.

❷ شذرات الذهب فی اخبار من ذهب از ابن عماد حنبلی: 40/4.

ہے کہ میرے شیخ نے یوں کہا ہے؟''

اسلام میں تمام گمراہ فرقوں کا وجود، شرک و بدعت کا رواج، قبروں، مزاروں اور درگاہوں کی پرستش اور عقائد کی تمام بیماریاں اس چور دروازے سے داخل ہوئی ہیں کہ قرآن وسنت کو چھوڑ کر اپنے بزرگوں، پیروں، مشائخ اور خود ساختہ معبودوں کی بات کو ترجیح دی، ان کی تقلید کی اور کہا کہ یہ حضرات جو کرتے آئے ہیں۔ آخر ان کے پاس بھی تو کوئی دلیل رہی ہوگی، اس لیے ہم وہی کریں گے جو ہمارے بزرگ کرتے آئے ہیں۔ اور ان حدیثوں کو ہم نہیں مانیں گے اس، لیے کہ ہم اپنے بزرگوں سے زیادہ نہیں سمجھتے۔ یہ روش مشرکین کی سی ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۲۱﴾

(لقمان : 21)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کی اتباع کرو، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے، کیا وہ انہی کی اتباع کریں گے اگرچہ شیطان انہیں بھڑکتی آگ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بیان ہوا کہ جب اُن مشرکین مکہ سے کہا جاتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے رسول محمد ﷺ پر جو دین وشریعت اور جو آسمانی کتاب نازل کی ہے، اس کا اتباع کرو، تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کا اتباع کریں گے، اگرچہ شیطان اُنہیں اس شرک اور بت پرستی کی طرف بلا رہا ہو جو جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہو، اور جو آباء واجداد کے ساتھ اُنہیں بھی وہیں پہنچا دے؟

فصل: 3

تقلید کی مذمت
احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں

تقلید کی مذکورہ تعریف میں جو حیثیت کسی بھی شخص کو اس کی ہر بات غیر مشروط طور پر ماننے کی صورت میں دی گئی ہے۔ وہ صرف اور صرف رسول کریم ﷺ کا حق ہے جو کسی اور کو نہیں دیا جا سکتا۔

ایمان بالرسول ﷺ کا تقاضا ہے کہ آپ کی لائی ہوئی شریعت کی غیر مشروط اطاعت کی جائے جو رسول اللہ ﷺ کی اتباع و اطاعت سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ شاعر کہتا ہے:

محمد کی غلامی دین حق کی شرط اوّل ہے
گر ہو اس میں ذرا خامی تو سب کچھ نا مکمل ہے

اس حق میں خامی، تقلید و ابتداع کی شکل میں ہی واقع ہوتی ہے۔ قرآن مجید کی جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (التوبہ: 31) ''انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے مولوی اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا۔'' تو عدی بن حاتم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ اللہ نے کیسے کہا کہ ہم اہل کتاب نے مولویوں اور درویشوں کو اللہ کے علاوہ الٰہ و رب بنا لیا، حالانکہ ہم نے تو ان کی کبھی بھی عبادت نہیں کی۔ آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا: عدی! کیا ایسا نہیں ہوتا تھا کہ جس چیز کو تمہارے مولوی یا درویش حلال کرتے، تم اس کو

حلال جانتے۔ اور جس چیز کو وہ حرام قرار دیتے، تو تم بھی اس کو حرام جانتے تھے۔ عدی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں! اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی تو ان کو رب بنانا ہے۔ ❶

رسول اللہ ﷺ نے ابتدا سے ہی تقلید آباء سے منع فرمایا تھا:

((وَاتْرُكُوْا مَا يَقُوْلُ اٰبَاءُكُمْ .)) ❷

''اور جو تمہارے آباء واجداد کہتے ہیں اس کو چھوڑ دو۔''

پس حدیث وسنت کی ہر مخالف چیز مردود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ .)) ❸

''جس کسی نے ہمارے دین میں نئی چیز ایجاد کی تو وہ مردود ہے۔''

---

❶ سنن ترمذی ، کتاب التفسیر ، رقم: 3095۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، رقم: 7.

❸ صحیح بخاری، کتاب الصلح ، رقم : 2697، سنن ابن ماجة ، رقم : 14.

فصل: 4

تقلید کی مذمت آثار صحابہ کی روشنی میں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سچے متبعین رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے، تقلید سے شدید نفرت کرتے تھے۔

سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ:

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

((اِیَّاكَ وَالْاِسْتِنَانَ بِالرِّجَالِ .)) ❶

''تم لوگوں کی تقلید سے اجتناب کرنا۔''

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ:

سیّدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

((أَمَّا الْعَالِمُ فَاِنِ اهْتَدَى فَلَا تُقَلِّدُوْهُ دِيْنَكُمْ .)) ❷

''عالم راہِ ہدایت پر بھی ہو تو اپنے دین میں اس کی تقلید مت کرنا۔''

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

①: سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

((لَا تُقَلِّدُوْا دِيْنَكُمُ الرِّجَالَ .)) ❸

''تم اپنے دین میں لوگوں کی تقلید نہ کرو۔''

---

❶ أعلام الموقعين از ابن القيم: 195/2 .

❷ حلية الاولياء از ابو نعيم اصفهانى : 97/5 .

❸ السنن الكبرى للبيهقى : 10/2 .

②: دوسرے مقام پر آیا ہے کہ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
''اگر تم نے اقتدا کرنی ہے تو انتقال کر جانے والے کی اقتدا کرو، زندہ سے فتنہ کا خوف ہے۔''❶

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

امام مسلم (405/1) بروایت وبرہ نقل کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی ان سے آ کر کہنے لگا: کیا میرے لیے وقوفِ عرفہ سے پہلے طواف کرنا درست ہے؟ انھوں نے کہا: ''ہاں درست ہے'' تو اس شخص نے کہا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وقوفِ عرفہ سے پہلے طواف سے منع کرتے ہیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں وقوفِ عرفہ سے پہلے طواف کیا تھا، اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم اتباع کا زیادہ حقدار ہے یا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول؟

اور ایک روایت میں ہے:

((فَسُنَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ اَحَقُّ اَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا.))

''اللہ اور اس کے رسول کی سنت اتباع کے زیادہ لائق ہے یا فلاں کی سنت۔''

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:
''تم ڈرتے نہیں کہ تم لوگوں پر آسمان سے پتھر برسیں یا تم زمین میں دھنسا

---

❶ المعجم الكبير للطبرانی: 166/9، السنن الكبرىٰ للبيهقی: 10.

دیے جاؤ، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور تم اس کے مقابلے میں لوگوں کے اقوال پیش کرتے ہو۔'' ❶

---

❶ سنن دارمی : 95/1 .

فصل: 5

تقلید کی مذمت
ائمہ دین کے اقوال کی روشنی میں

ائمہ ہدایت قرآن وحدیث کو اپنی بات اور رائے پر مقدم کرتے تھے اور جو بات خلافِ قرآن وسنت ہوتی، اس سے رجوع کر لیتے تھے۔ کیونکہ وہ متبع سنت کہلانا پسند کرتے تھے نہ کہ مقلد یہی وجہ ہے کہ وہ خود کسی کی تقلید کرتے تھے نہ کسی کو اپنی تقلید کا حکم کرتے تھے۔

(1) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ:

((اِذَا قُـلْـتُ قَوْلًا يُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ وَخَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاتْرُكُوْا قَوْلِیْ .)) [1]

''جب میں کوئی ایسی بات کہوں جو اللہ کی کتاب اور احادیث رسول ﷺ کے خلاف ہو تو میری بات کو چھوڑ دو۔''

(2) امام مالک بن انس رحمہ اللہ:

امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((اِنَّـمَـا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِئُ وَاُصِيْبُ ، فَانْظُرُوْا فِیْ رَأْيِیْ ، فَكُلُّ مَـا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ ، وُكُلُّ مَا يُخَالِفُ الْكِتَابَ

[1] ایقاظ همهم أولی الابصار ، ص: 50 .

وَالسُّنَّةَ فَاتْرُكُوْهُ)) ❶

''بے شک میں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہوسکتی ہے اور صحیح بھی۔ پس تم میری رائے میں غور کرو، پس اگر تمہیں کتاب وسنت کے موافق لگے تو اسے لے لو، اور اگر کتاب وسنت کے مخالف ہو تو اسے چھوڑ دو۔''

(3) امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ مَا قُلْتُ۔ وَكَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خِلَافَ قَوْلِيْ مِمَّا يَصِحُّ فَحَدِيْثُ النَّبِيِّ ﷺ أَوْلٰى، وَلَا تُقَلِّدُوْنِيْ.)) ❷

''میری کوئی بھی بات رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو نبی ﷺ کی حدیث زیادہ لائق اتباع ہے۔ پس تم میری تقلید نہ کرنا۔''

(4) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تُقَلِّدْ دِيْنَكَ أَحَدًا مِنْ هٰؤُلَاءِ...... الخ.)) ❸

''تم اپنے دین میں کسی کی تقلید نہ کرنا......۔''

(5) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

❶ الجامع لابن عبدالبر: 12/2، أصول الاحكام لابن حزم: 149/6، صفة صلاة النبي للألباني، ص: 48.

❷ آداب الشافعي ومناقبه لابن أبي حاتم، ص: 51.

❸ مسائل ابی داؤد، ص: 277 بحواله صفة صلاة النبي، ص: 53.

((مَــنْ قَالَ: يَجِبُ اِتِبَاعُ اِمَامٍ عَيْنِهِ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا قُتِلَ، وَمَنْ قَالَ يَنْبَغِىْ اِتِّبَاعُ فُلَانٍ فَاِنَّهُ جَاهِلٌ ضَالٌّ.)) ❶

''جو شخص یہ کہے کہ فلاں پر خاص امام کی اتباع واجب ہے تو اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا (اگر وہ توبہ نہیں کرے گا) تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں شخص کی اتباع کرنا بہتر ہے تو وہ جاہل و گمراہ ہے۔''

مزید فرمایا:

((وَاِمَّــا اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ: اِنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْعَامَةِ تَقْلِيْدَ فُلَانٍ أَوْ فُلَانٍ، فَهٰذَا لَا يَقُوْلُهُ مُسْلِمٌ.)) ❷

''اور اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ عوام پر فلاں یا فلاں کی تقلید واجب ہے تو یہ قول کسی مسلمان کا نہیں ہے۔''

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ خود بھی تقلید نہیں کرتے تھے۔ ❸

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

((وَلَا يَــجِبُ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تَقْلِيْدَ شَخْصٍ بِعَيْنِهِ مِــنَ الْـعُـلَـمَـاءِ فِىْ كُلِّ مَا يَقُوْلُ، وَلَا يَجِبُ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلْتِزَامَ مَذْهَبِ غَيْرِ الرَّسُوْلِ ﷺ فِىْ كُلِّ مَا يُوْجِبُهُ وَيُخْبِرُهُ.)) ❹

---

❶ منهج سلف صالحين، ص: 134.
❷ مجموع فتاوىٰ ابن تيميه: 249/22.
❸ اعلام الموقعين: 241/2، 242.
❹ مجموع فتاوىٰ ابن تيميه: 209/20.

''کسی ایک مسلمان پر بھی علماء میں سے کسی ایک متعین عالم کی ہر بات میں تقلید واجب نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ کے علاوہ، کسی شخص متعین کے مذہب کا التزام کسی ایک مسلمان پر واجب نہیں ہے کہ جس چیز میں اسی کی پیروی شروع کر دے۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

((مَنْ نَصَبَ إِمَامًا فَأَوْجَبَ طَاعَتَهُ مُطْلَقًا اِعْتِقَادًا أَوْحَالًا فَقَدْ ضَلَّ فِيْ ذٰلِكَ كَأَئِمَّةِ الضُّلَّالِ الرَّافِضَةِ الْإِمَامِيَّةِ .)) ❶

''جس شخص نے امام مقرر کر کے مطلقاً اس کی اطاعت واجب قرار دے دی، چاہے عقیدتاً ہو یا عملاً تو ایسا شخص گمراہ رافضیوں امامیوں کے سرداروں کی طرح گمراہ ہے۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اجماع کا معنی یہ ہے کہ علماء اسلام کسی حکم پر متفق ہو جائیں اور جب کسی حکم پر اجماع ثابت ہو جائے تو اس کی مخالفت جائز نہیں۔ اس لیے کہ پوری امت گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتی۔ لیکن بہت سے مسائل ایسے ہیں جن میں اجماع کا دعویٰ کیا جاتا ہے مگر ان میں اجماع ہوتا نہیں ہے۔ بلکہ اس دعویٰ اجماع کے خلاف جو قول ہوتا ہے وہ کتاب و سنت کی رو سے راجح ہوتا ہے۔ اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ بعض ائمہ جیسا کہ فقہاء اربعہ ہیں ان کے اقوال نہ حجت لازمہ ہیں اور نہ ہی اجماع ہیں۔ بلکہ ان سے یہ ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی تقلید سے منع کیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ ان کے

---

❶ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ: 69/19.

اقوال کو کتاب وسنت (قرآن مجید وسنت رسول ﷺ) کے مقابلے میں چھوڑ دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اکابر ساتھی اور پیروکار ہمیشہ جب ان کو کتاب وسنت سے دلیل مل جاتی تو وہ ان کے اقوال کو چھوڑ دیتے تھے اور کتاب وسنت (قرآن مجید وسنت رسول ﷺ) کی پیروی کرتے تھے۔ اس کی مثال مسافت قصر ہے تین دن یا سولہ فرسخ کی تحدید ایک ضعیف قول ہے۔ اس لیے کئی حنبلی علماء اور دیگر علماء نے یہ کہا کہ سفر کی حد اس سے بھی کم ہو تو نماز قصر کرنا جائز ہے جیسا کہ اہل مکہ نے عرفہ اور منیٰ میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز قصر کی تھی۔'' ❶

محدثین کرام سب اہل حدیث مذہب پر تھے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا امام بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد طیالسی، دارمی، بزار، دارقطنی، بیہقی، ابن خزیمہ اور ابو یعلی الموصلی مجتہدین میں سے تھے جنہوں نے ائمہ میں سے کسی کی تقلید نہیں کی یا یہ لوگ مقلدین تھے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''سب حمد وثنا اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے! امام بخاری اور ابو داؤد تو فقہ میں اہل اجتہاد میں سے دو امام تھے اور امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابو یعلی، بزار اور ان جیسے دوسرے اہل حدیث کے مذہب پر تھے کسی ایک معین عام کے مقلد نہیں تھے اور نہ ہی وہ مجتہد مطلق والے اماموں ہی سے تھے..... الخ'' ❷

---

❶ مجموع فتاویٰ ابن تیمیة: 10/25.

❷ مجموع فتاویٰ ابن تیمیه: 39/20، 40.

(6) حافظ ابن حزم رحمہ اللہ:

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ تقلید چوتھی صدی کی ایجاد ہے۔ ❶

مزید لکھتے ہیں:

''حقیقت میں تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی شخص کی بات کو بغیر دلیل کے قبول کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ وہ تعریف ہے جس پر امت مسلمہ کا اجماع ہے اور اس کے باطل ہونے پر دلیل قائم ہے۔'' ❷

امام ابن حزم رحمہ اللہ نے فرمایا:

((وَالتَّقْلِیْدُ حَرَامٌ.)) ❸

''اور تقلید حرام ہے۔''

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَقَدْ صَحَّ اِجْمَاعُ جَمِیْعِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم ، اَوَّلِهِمْ عَنْ آخِرِهِمْ ، وَاِجْمَاعُ جَمِیْعِ التَّابِعِیْنَ ، اَوَّلِهِم عَنْ آخِرِهِمْ عَلَی الْاِمْتِنَاعِ وَالْمَنْعِ مِنْ أَنْ یَقْصِدَ مِنْهُمَ أَحَدٌ اِلٰی قَوْلِ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ اَوْ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ فَیَاْخُذُهُ کُلَّهُ فَلْیَعْلَمْ مَنْ اَخَذَ بِجَمِیْعٍ قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَوْ جَمِیْعِ قَوْلِ مَالِكٍ اَوْ جَمِیْعِ قَوْلِ الشَّافِعِیِّ اَوْ جَمِیْعِ قَوْلِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ مِمَّنْ یَتَمَکَّنُ مِنَ النَّظْرِ ، وَلَمْ یَتْرُكُ مَنِ اتَّبَعَهُ مِنْهُمْ اِلَی غَیْرِهِ قَدْ خَالَفَ

---

❶ ابطال التقليد بحواله الرد على من أخلد إلى الارض، ص: 133.

❷ الإحكام فى اصول الأحكام: 269/6.

❸ النبذة الكافية فى احكام اصول الدين، ص: . 70

اِجْـمَاعَ الْاُمَّةِ كُلِّهَا مِنْ آخِرِهَا وَاتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، نَـعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ وَأَيْضًا فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الْاَفَاضِلِ قَدْ مَنَعُوْا عَنْ تَقْلِيْدِهِمْ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهِمْ خَالَفَهُمْ مَنْ قَلَّدَهُمْ .)) ❶

''اوّل سے آخر تک تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اوّل سے آخر تک تمام تابعین کا اجماع ثابت ہے کہ ان میں سے یا ان سے پہلے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ) کسی انسان کے تمام اقوال قبول کرنا درست نہیں ہیں۔ جو لوگ ابوحنیفہ، مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ میں سے کسی ایک کی تقلید کرتے ہیں، باوجود اس کے کہ وہ علم بھی رکھتے ہیں اور ان میں سے جس کو اختیار کرتے ہیں اس کے کسی قول کو ترک نہیں کرتے، وہ جان لیں کہ وہ پوری امت کے اجماع کے خلاف ہیں۔ انہوں نے مومنین کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔ ہم اس مقام سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان تمام فضیلت والے علماء نے اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع کیا ہے، پس جو شخص ان کی تقلید کرتا ہے وہ ان کا مخالف ہے۔''

(7) علامہ ابن قیم رحمہ اللہ:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ ''قصیدہ نونیہ'' میں فرماتے ہیں:

وَالْـخَوْفُ كُلَّ الْخَوْفِ فَهُوَ عَلَى الَّذِىْ
تَـرَكَ الـنُّـصُـوْصَ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ فُلَانٍ

''جس شخص کے بارے میں بہت زیادہ (عذاب کا اور گمراہ ہونے کا) ڈر ہے

---

❶ الـنبذة الـكـافية فـي احـكام اصول الدين، ص: 17، الـرد عـلـى من اخلد الى الارض، للسيوطى، ص: 131، 132.

وہ ایسا شخص ہے، جو نصوص (قرآن و سنت) کو کسی کے قول کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (التوبه : 31)

''انہوں نے اپنے احبار اور رہبان کو، اللہ کے سوا ربّ بنالیا۔'' سے متعلق رقمطراز ہیں:

((قَدْ احْتَجَّ الْعُلَمَاءُ بِهٰذِهِ الْآيَاتِ فِيْ اِبْطَالِ التَّقْلِيْدِ وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ كُفْرُ اُوْلٰئِكَ مِنَ الْاَحْتِجَاجِ بِهَا ، وَاِنَّمَا وَقَعَ التَّشْبِيْهُ بَيْنَ الْمُقَلِّدِيْنَ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلْمُقَلِّدِ .)) ❶

''علماء نے ان آیات کے ساتھ ابطالِ تقلید پر استدلال کیا ہے۔ انہیں (ان آیات میں مذکورین کے) کفر نے استدلال کرنے سے روکا، کیونکہ تشبیہ کسی کے کفر یا ایمان کی وجہ سے نہیں ہے، تشبیہ تو مقلدین میں بغیر دلیل کے (اپنے) مقلَّد (امام) کی بات ماننے میں ہے۔''

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ:

ماذا ترى فرضا عليك معينا
ان كنت ذا عقل وذا ايمان
عرض الذى قالوا على اقواله
او عكس ذاك فذانك الامران
هى مفرق الطرقات بين طريقنا
وطريق اهل الزيغ والعدوان

---

❶ اعلام الموقعين: 191/2 .

''اگر تم ذی عقل اور ذی ایمان ہو تو امامانِ دین کی جن باتوں کو تم نے اپنے اوپر فرض عین سمجھ لیا ہے اُن کو احادیث رسول پر پیش کر و لیکن اس کے برعکس اگر تم احادیث رسول کو اماموں کے اقوال پر پیش کرو گے تو یہ ہمارے اور اہل زیغ وظلم کے درمیان باہمی فارق ہے۔ کیونکہ ہم احادیث رسول کے مقابلے میں کسی امام کے اقوال کو ذرہ برابر بھی اہمیت نہیں دیتے۔''

مزید فرماتے ہیں کہ ہم احادیث رسول کے مقابلے میں کسی امام کے اقوال کو ذرہ برابر بھی اہمیت نہیں دیتے۔

و رسوله فهو المطاع وقوله
المقبول اذ هو صاحب البرهان
والامر منه الحتم لا تخيير فيه
عند ذی عقل وذی ایمان
من قال قولًا غيره قمنا
على اقواله بالسير والميزان
ان وافقت قول الرسول وحكمه
فعلى الرؤس تشال كالتحيان
او خالفت هذا رددناها على
من قالها مَنْ كَانَ مِن انسان
او اشكلت عنا توقفنا ولم
نحزم بلا علم ولا برهان

هــذا الــذى ادّى اليــه عِـلْـمُـنَـا
وبـــه نَــدِيْـنُ الـلـــه كـل اَوَان ❶

اشعار کا خلاصہ:

’’محمد رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل کی تابعداری کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ آپ ﷺ کے احکامات کو ماننا واجب ہے۔ کسی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ نبی ﷺ کے جملہ احکامات کا انکار کرے یا اپنے مذہب کے موافق احکام مانے اور باقی سب کو چھوڑ دے۔ امت کے علماء کے اقوال سنت نبوی ﷺ کے ترازو میں اگر شریعت نبویہ کے مطابق ہوئے تو ان کو مان لیا جائے اور اگر وہ شریعت محمدیہ سے مطابقت نہ رکھتے ہوں تو ان کو چھوڑ دیا جائے چاہے وہ قول کسی کا بھی ہو (کیونکہ نبی ﷺ کے فرمودات کے مقابلے میں کسی کی طرف دیکھنا بھی مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا) اور اگر کسی عالم کی بات مجمل ہو تو اس پر توقف کرنا چاہیے دلیل اور وضاحت کے بغیر اس کو نہیں اپنانا چاہیے۔‘‘

اور علامہ ابن القیم رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

((ثُـمَّ جَـائَـتِ الْأَئِمَّةُ مِنَ الْقَرْنِ الرَّابِعِ الْمُفَضَّلِ فِىْ اِحْدَى الـرِّوَايَتَيْـنِ كَـمَـا ثَبَتَ فِى الصَّحِيْحِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِىْ سَعِيْدٍ وَابْـنِ مَسْـعُـوْدٍ وَاَبِـىْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَسَـلَـكُـوْا عَـلَـى آثَارِهِمْ اِقْتَصَاهَا وَاقْتَبَسُوْا هَذَا الْأَمْرَ عَنْ مِشْـكَـاتِهِـمْ اِقْتِبَـاسًـا ، وَكَـانَ دِيْـنُ اللهِ سُبْحَانَهُ أَجلّ فِىْ

❶ العقيدة النونية لابن القيم، ص: 178.

صُـدُوْرِهِمْ وَاَعْظَمَ فِيْ نُفُوْسِهِمْ مِنْ اَنْ يُّقَدِّمُوْا عَلَيْهِ رَأْيًا أَوْ مَـعْـقُـوْلًا أَوْ تَـقْـلِيْـدًا أَوْ قِيَاسًا فَطَارَلَهُمُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ فِي الْـعَـالَـمِيْـنَ، وَجَـعَـلَ الـلهُ سُبْحَانَهُ لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِـرِيْـنَ، ثُـمَّ سَـارَعُـوْا عَلَى آثَارِهِمِ الرَعِيْلَ الْأَوَّلَ مِنْ أَتْبَـاعِهِـمْ وَدَرَجَ عَـلَـى مِـنْهَاجِهِمُ الْمُوَفَّقُوْنَ مِنْ أَشْيَاعِهِمْ زَاهِـدِيْـنَ فِـيْ التَّـعَـصُّـبِ لِـلـرِّجَـالِ وَاقِـفِيْـنَ مَـعَ الْـحُـجَّةِوَالْإِسْتِـدْلَالِ، يَسِيْـرُوْنَ مَـعَ الْـحَقِّ أَيْنَ سَـارَتْ رَكَائِبُهُ، وَيَسْتَقِلُّوْنَ مَعَ الصَّوَابِ حَيْثُ اسْتَقَلَّتْ مَضَارِبُهُ، اِذَا بَـدَالَهُـمُ الدَّلِيْلُ بِأَخْذَتِهِ طَارُوْا اِلَيْهِ زُرَافَاتٍ ووحدانا، وَاِذَا دَعَـاهُـمُ الرَّسُوْلُ اِلَى أَمْرٍ اِنْتَدَبُوْا اِلَيْهِ وَلَا يَسْأَلُوْنَهُ عَمَّا قَـالَ بُـرْهَـانًـا، وَنُصُوْصُهُ أَجَلُّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ وَاَعْظَمُ فِيْ نُـفُـوْسِهِـمْ مِـنْ أَنْ يُـقَـدِّمُوْا عَلَيْهَا قَوْلَ أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ أَوْ يُـعَارِضُوْهَا بَرَأْيٍ أَوْ قَيَاسٍ. ثُـمَّ خَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ فَـرَّقُـوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ، وَتَـقَـطَّـعُـوْا أَمْـرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا وَكُلٌّ اِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُوْنَ، جَـعَـلُـوْا التَّـعَـصُّبَ لِلْمَذَاهِبِ دِيَانَتِهِمُ الَّتِيْ بِهَا يَدِيْنُوْنَ، وَرَؤُسِ أَمْـوَالِهِـمُ الَّتِـيْ يَتَّـجِـرُوْنَ، وَآخَـرُوْنَ مِنْهُمْ قَنَعُوْا بِـمَحْضِ التَّقْلِيْدِ وَقَالُوْا: اِنَّا وَجَدْنَا آبَائَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَاِنَّا عَلَى آثَارِهِمْ مُقْتُدُوْنَ.)) ❶

---

❶ أعلام الموقعين عن رب العالمين: 1/6ـ 7.

''پھر چوتھی صدی آئی جو دو روایتوں میں سے ایک روایت کے مطابق فضیلت والی صدی ہے، جیسا کہ ساداتنا ابوسعید، عبد اللہ بن مسعود، ابوہریرہ، عائشہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے صحیح بخاری و مسلم میں مروی ہے، اس صدی کے ائمہ دین اپنے پیش روائمہ دین کے نقش قدم پر چلے اور انہی کے نور سے مستنیر ہوئے، ان کی ذات اور ان کے سینے دین الٰہی کے پیغام سے معمور تھے اور ان کے نزدیک اللہ کا دین اس سے کہیں بلند تھا کہ وہ عقل، رائے، قیاس اور تقلید کو اس پر مقدم جانتے، جس کی وجہ سے ان کی شہرت چار دانگ عالم میں پھیل گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر جمیل ان کے بعد آنے والوں میں بھی رکھا، پھر ان کے تابعداروں کا ہراول دستہ اللہ کی توفیق سے ان ہی کے نقش قدم پر رہا، وہ شخصیات میں غلو اور تعصب کی راہ اختیار کرنے سے بالکل کنارہ کش رہے اور اپنے ماسبق بزرگوں کی طرح دلیل و برہان کی اتباع کرتے، حق کا دامن ان کے ہاتھ سے نہیں چھوٹا، ان کا ہر عمل اسی کے اردگرد گھومتا رہا، دلیل کے واضح ہوجانے کے بعد تنہا اور باجماعت اسے مضبوطی سے تھام لیتے، حدیث رسول سنتے ہی پروانہ وار اس پر لپکتے اور اسے دل و جان سے لگا لیتے اور اس کے خلاف کسی مزید دلیل اور حجت کی قطعاً کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے، ان کے دل و دماغ اور ان کی ذات پر کتاب وسنت کی نصوص کی حکمرانی ہوتی، ان کا معارضہ اور مقابلہ کسی انسان کے قول، اس کی رائے اور قیاس سے نہیں کرتے۔ زمانے نے کروٹ لی، ایسے لوگ یکے بعد دیگرے آئے جنہوں نے دین الٰہی کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور ہر فرقہ اپنے قائم کردہ اصول وفروع پر خوشی خوشی جم گیا اور ان کی

اصل پونجی مذہبی تعصب ہوگئی، ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے گئے جنہوں نے صرف تقلید پر قناعت کرلی اور صدا لگائی کہ ہم نے اپنے آبا وَ اجداد اور بزرگوں کو اسی مذہب پر پایا ہے، اس لیے ہم ان ہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔''

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں کہ

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ تقلید علم نہیں ہے۔'' ❶

(8) علامہ عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ:

علامہ عبدالوہاب بن احمد بن علی شعرانی المتوفی ۹۷۳ھ رقمطراز ہیں:

((وَمَنْ قَالَ لَا اَعْمَلُ بِحَدِيْثٍ اِلَّا اَخَذَ بِهٖ اِمَامِیْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيْرٌ كَمَا عَلَيْهِ كَثِيْرٌ مِّنَ الْمُقَلِّدِيْنَ لِاَئِمَّةِ الْمَذَاهِبِ وَكَانَ الْاَوْلٰی لَهُمُ الْعَمَلُ بِكُلِّ حَدِيْثٍ صَحَّ بَعْدَ اِمَامِهِمْ تَنْفِيْذَ الْوَصِيَّةِ الْاَئِمَّةِ .)) ❷

''جس شخص نے کہا کہ وہ حدیث جس کو میرے امام نے نہیں لیا میں اس پر عمل نہیں کروں گا، تو وہ شخص خیر کثیر سے ہاتھ دھو بیٹھا جیسا کہ اکثر مقلدین کا حال ہے حالانکہ ان مقلدین کے لیے مناسب یہ تھا کہ وہ ہر اس حدیث پر عمل کرتے جو ان کے امام کے بعد صحیح طور پر ان کے پاس پہنچ گئی۔''

دوسری جگہ مقلدین کی باطل اور گمراہ کن روش کا ذکر بایں الفاظ قلم بند کرتے ہیں:

((خِلَافُ مَا عَلَيْهِ بَعْضُ الْمُقَلِّدِيْنَ حَتّٰى اِنَّهُ قَالَ لِیْ لَوْ

---

❶ أعلام الموقعين : 188/2 .

❷ الميزان الكبرىٰ : 28/1 .

وَجَدْتُّ حَدِيْثًا فِي الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ لَمْ يَاخُذْ بِهِ إِمَامِيْ لَآ أَعْمَلُ بِهِ وَذٰلِكَ جَهْلٌ مِنْهُ بِالشَّرِيْعَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَّتَبَرَّأُ مِنْهُ إِمَامُهُ.)) ❶

''یعنی اس کے برخلاف بعض مقلدین کا حال تو یہ ہے کہ انہوں نے مجھ سے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر میں کوئی حدیث بخاری و مسلم میں پاؤں جسے میرے امام صاحب نے نہ لیا ہوتو میں اس پر عمل نہیں کروں گا۔ یاد رکھو! یہ طرزِ عمل شریعت سے ناواقفیت اور جہالت کا نتیجہ ہے اور سب سے پہلے اس کا امام ہی اس طرز عمل سے بیزار ہوگا۔''

(9) امام مزنی رحمہ اللہ:

امام المزنی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((اِخْتَصَرْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ عِلْمِ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللهُ وَمَنْ مَضٰى قَوْلُهُ لِأُقَرِّبَهُ عَلٰى مَنْ أَرَادَهُ مَعَ إِعْلَامِيْةِ نَهْيِهِ عَنْ تَقْلِيْدِهِ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهِ لِيَنْظُرَ فِيْهِ الْحَدِيْثَ وَيَحْتَاطَ فِيْهِ لِنَفْسِهِ.)) ❷

''میں نے یہ کتاب امام محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ کے علم سے مختصر کی ہے، تا کہ جو شخص اسے سمجھنا چاہے بآسانی سمجھ لے، اس اعلان کے ساتھ کہ انہوں نے اپنی تقلید اور غیروں کی تقلید سے منع فرمایا ہے، تا کہ ہر شخص دین کو پیش نظر رکھے اور اپنے لیے احتیاط سے کام لے۔''

---

❶ المیزان الکبریٰ: 10/1.

❷ کتاب الأم/ مختصر المزنی، ص: 1.

(10) ابراہیم نخعی رحمہ اللہ:

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے سامنے کسی نے جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا قول پیش کیا تو انہوں نے فرمایا:

((مَا تَصْنَعُ بِحَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَعَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے مقابلے میں تم سعید بن جبیر کے قول کو کیا کرو گے۔''

(11) امام شعبی رحمہ اللہ:

امام شعبی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۴ھ) ارشاد فرماتے ہیں کہ:

((مَا حَدَّثُوْكَ هٰؤُلَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخُذْ بِهِ وَمَا قَالُوْهُ بِرَأْيِهِمْ فَأَلْقِهِ فِي الْحَشِّ.)) ❷

''یہ لوگ تجھے رسول اللہ ﷺ کی جو حدیث بتائیں اسے پکڑ لو، اور جو وہ اپنی رائے سے کہیں اسے کوڑا کرکٹ کے ڈھیر پر پھینک دو۔''

(12) حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (متوفی 463ھ):

شریعت میں تقلید کا معنی یہ ہے کہ ایسے قول کی طرف رجوع کرنا جس کے قائل کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور یہ شریعت میں ممنوع ہے۔ جو (بات) دلیل سے ثابت ہو اسے اتباع کہتے ہیں۔ ❸

---

❶ الإحكام فى اصول الأحكام لابن حزم: 293/4.

❷ سنن الدارمي: 47/1، رقم الحديث: 206.

❸ اعلام الموقعين لابن القيم: 197/2، جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر: 117/2.

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ رقمطراز کہتے ہیں کہ:

((وَالْمُقَلِّدُ لَا عِلْمَ لَهُ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْ فِيْ ذٰلِكَ .)) ❶

''مقلد لاعلم ہوتا ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔''

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ:

((لَا فَرْقَ بَيْنَ مُقَلِّدٍ وَبَهِيْمَةٍ .)) ❷

''مقلد اور چوپائے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔''

(13) امام بقی بن مخلد رحمہ اللہ:

امام ذہبی رحمہ اللہ بقی بن مخلد کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

((وَكَانَ مُجْتَهِدًا لَا يُقَلِّدُ أَحَدًا بَلْ يُفْتِيْ بِالْأَثَرِ .)) ❸

''وہ مجتہد تھے کسی ایک کی تقلید نہیں کرتے تھے، بلکہ حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔''

(14) قاضی ابومحمد مصعب بن عمران القرطبی رحمہ اللہ:

امیر ہشام بن عبدالرحمٰن بن معاویہ الاندلسی کے قاضی ابومحمد مصعب بن عمران رحمہ اللہ کے متعلق ابن الفرضی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((وَكَانَ لَا يُقَلِّدُ مَذْهَبًا وَيَقْضِيْ مَا رَاهُ صَوَابًا وَكَانَ خَيْرًا فَاضِلاً .)) ❸

---

❶ جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر: 231/2.

❷ جامع بيان العلم وفضله لابن عبدالبر: 228/2.

❸ تاريخ الاسلام للذهبى: 313/20.

❹ تاريخ علماء الاندلس: 189/1.

''وہ کسی مذہب کی تقلید نہیں کیا کرتے تھے جسے حق سمجھتے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا کرتے اور آپ بڑے نیک فضیلت والے تھے۔''

(15) علامہ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ (متوفی 748ھ):

((وَ كُلُّ إِمَامٍ يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهٖ وَ يُتْرَكُ إِلَّا إِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ الْأَمِيْنَ الْمَعْصُوْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَيْهِ ، فَيَالِلّٰهِ الْعَجَبُ مِنْ عَالِمٍ يُقَلِّدُ (دِيْنَهٗ) إِمَامًا بِعَيْنِهٖ فِيْ (كُلِّ) مَا قَالَ مَعَ عَلَيْهِ بِمَا يَرُدُّ عَلٰى مَذْهَبِ إِمَامِهٖ مِنَ النُّصُوْصِ النَّبَوِيَّةِ . فَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .)) ❶

''اور ہر امام کی بات کو لیا بھی جا سکتا ہے اور چھوڑا بھی جا سکتا ہے، مگر امام المتقین، صادق ومصدوق، امین معصوم پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات کو لیا ہی جائے گا کبھی چھوڑا نہیں جا سکتا، تعجب کی بات ہے کہ لوگ اپنے ائمہ کی تقلید کرتے ہیں اور دوسرے سنت نبوی کا اتباع کرنے والے کے مذہب پر رد کرتے ہیں۔'' لا قوۃ إلا باللہ!

(16) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ:

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

((وَبَعْدَ الْقَرْنَيْنِ حَدَثَ فِيهِمْ شَيْئٌ مِنَ التَّخْرِيْجِ غَيْرَ أَنَّ اَهْلَ الْمِائَةِ الرَّابِعَةِ لَمْ يَكُوْنُوْا مُجْتَمِعِيْنَ عَلَى التَّقْلِيْدِ الْخَالِصِ عَلٰى مَذْهَبٍ وَاحِدٍ وَالتَّفَقُّهِ لَهُ وَالْحِكَايَةِ لِقَوْلِهٖ كَمَا يَظْهَرُ

❶ تذكرة الحفاظ للذهبي: ١/ ١٦ .

مِنَ التَّتَبُّعِ بَلْ كَانَ فِيهِمُ الْعُلَمَاءُ وَالْعَامَةُ . وَكَانَ مِنْ خَبَرِ الْعَامَةِ أَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ الْمَسَائِلِ الْإِجْتِمَاعِيَّةِ الَّتِيْ لَا اِخْتِلَافَ فِيْهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَمْهُوْرِ الْمُجْتَهِدِيْنَ لَا يُقَلِّدُوْنَ اِلَّا صَاحِبَ الشَّرْعِ ، وَكَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَ صِفَةَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنْ آبَائِهِمْ أَوْ مُعَلِّمِيْ بُلْدَانِهِمْ فَيَمْشُوْنَ حَسْبَ ذٰلِكَ ، وَاِذَا وَقَعَتْ لَهُمْ وَاقِعَةٌ اِسْتَفْتُوْا فِيْهَا أَيَّ مُفْتٍ وَجَدُوْا مِنْ غَيْرِ تَعْيِيْنِ مَذْهَبٍ .)) [1]

''دوصدیوں کے بعد مسائل کے استنباط واستخراج کا قدرے رواج ہونے لگا، لیکن چوتھی صدی ہجری تک کسی ایک مذہب کی نری تقلید، اس راہ میں فقہی تک بندی اور اس کی نقل و حکایت پر امت اسلام جمع نہ ہوئی تھی، جیسا کہ اس وقت کے حالات وظروف سے واضح ہوتا ہے، بلکہ ان میں بلاتفریق مذاہب علماء اورعوام ایک دوسرے کے تعاون سے دین اسلام پر قائم و دائم تھے۔ عام لوگ مسلمانوں اور جمہور مجتہدین کے درمیان غیرمختلف فیہ اجتماعی مسائل میں صرف صاحب شریعت محمد ﷺ کی تقلید و اتباع کرتے تھے، وضوء، غسل، نماز اور زکاۃ وغیرہ کی تعلیم اپنے ماں باپ اور اپنے شہروں کے اساتذہ اور معلّمین سے سیکھ کر اس کے مطابق عمل کیا کرتے تھے، جب ان کے درمیان کوئی واقعہ اور مسئلہ پیدا ہوتا تو وہ بغیر کسی مذہب کی تعیین کے جس مفتی کو پاتے ان سے مسئلہ دریافت کر لیتے۔''

تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خیر القرون کے زمانہ میں لوگ قرآن وسنت فہم و

[1] حجة الله البالغة از شاه ولی الله: 1/152ـ 153 .

عمل صحابہ کرام وتابعین ہی عمل پیرا تھے۔

خیر القرون کا زمانہ:

سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان لوگوں کا جو اس کے بعد ہوں گے، پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور اس کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے، کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔'' ❶

((عن عمران بن حصين رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ:فَلَا أَدْرِيْ أَقَالَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا .)) ❷

''سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا زمانہ سب سے بہتر زمانہ ہے، پھر اس کے بعد کا زمانہ اور پھر اس کے بعد کا زمانہ۔ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یاد نہ رکھ سکا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صدی کے بعد دو صدیوں کا ذکر فرمایا تھا یا تین کا۔''

اس حدیث کے مطابق خیر القرون کا زمانہ اتباع تابعین تک بنتا ہے۔

1: عہد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور عہد صحابہ کرام 110ھ تک آخری صحابی سیّدنا ابوالطفیل رضی اللہ عنہ۔

2: عہد تابعین عظام: ۱۱۰ھ سے دوسری ہجری کے آخر تک۔

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: 6429.

❷ صحيح بخاری، كتاب الشهادات، رقم: 2651، صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، رقم: 6475.

3: عہد تبع تابعین کرام: دوسری صدی سے 241ھ تک (احمد بن حنبل)

4: اتباع تبع تابعین کرام: تیسری صدی کے آخر سے چوتھی صدی تک۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

((قَالَ ابْنُ الْهَمَّامِ فِیْ آخِرِ التَّحْرِیْرِ: کَانُوْا یَسْتَفْتُوْنَ مَرَّةً وَاحِدا، وَمَرَّةً غَیْرَہٗ، غَیْرَ مُلْتَزِمِیْنَ مُفْتِیًا وَاحِدًا.)) ❶

علامہ ابن الہمام نے اپنی کتاب "التحریر" کے آخر میں لکھا ہے کہ: ''اسلاف کبھی کسی سے فتوی پوچھتے اور کبھی کسی سے، ایک مفتی کو انہوں نے لازمی نہیں پکڑا ہوا تھا۔''

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ:

((إِنْ آمَنْتُمْ بِنَبِیِّکُمْ فَاتَّبِعُوْہُ خَالَفَ مَذْهَبًا اَوْ وَافَقَهُ.)) ❷

''اگر تم اپنے نبی کریم ﷺ پر ایمان لائے ہو تو آپ ﷺ ہی کی اطاعت کرو خواہ وہ مذہب (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے خلاف ہو یا موافق۔''

اسی لیے فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اور جعفری کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے کیونکہ ان سب مذاہب کا آپس میں حلال وحرام تک کا اختلاف ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ فقہی مذاہب مختلف آراء تو ہیں، شریعت اسلامیہ ہرگز نہیں ہے۔

شاہ ولی اللہ حنفی محدث دہلوی المتوفی 1176ھ مزید رقمطراز ہیں:

((فَإِنْ شِئْتَ اَنْ تَرٰی اُنْمُوْذَجَ الْیَهُوْدِ فَانْظُرْ اِلٰی عُلَمَاءِ السُّوْٓءِ مِنَ الَّذِیْنَ یَطْلُبُوْنَ الدُّنْیَا وَقَدِ اعْتَادُوْا تَقْلِیْدَ السَّلَفِ

---

❶ الانصاف از شاہ ولی اللہ، ص: 59.

❷ تفہیمات از شاہ ولی اللہ: 202/1.

وَاَعْـرَضُـوْا عَـنْ نُّصُوْصِ الْكِتٰبِ وَالسُّنَّةِ وَتَمَسَّكُوْا بِتَعَمُّقِ عَـالِـمٍ وَتَشَـدُّدِهِ وَاسْتِـحْسَـانِهِ فَاَعْرَضُوْا عَنْ كَلَامِ الشَّارِعِ الْـمَـعْـصُـوْمِ وَتَـمَسَّـكُـوْا بِاَحَادِيْثَ مَوْضُوْعَةٍ وَتَاْوِيْلَاتٍ فَاسِدَةٍ .)) [1]

''یعنی اگر یہودیوں کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو ان بدترین علماء کو دیکھ لو جو دنیا طلبی میں مشغول ہیں جن میں تقلید کی بیماری گھر کر گئی ہے جنہوں نے کتاب و سنت سے منہ موڑ لیا ہے اور ایک ہی امام کے پیچھے لگ گئے اور شارع معصوم ﷺ کی حدیث کو چھوڑ رکھا ہے (اور اپنے امام کے قول کو تو) موضوع حدیثوں اور فضول تاویلوں سے مضبوط بنا بنا کر اسی پر تمسک کئے بیٹھے ہیں۔ بس (یہی باطل اور گمراہ کن) روش ان کی ہلاکت کا سبب بنی۔''

[1] الفوز الكبير فى اصول التفسير از شاه ولى الله، ص: 10۔ 11 .

فصل: 6

تقلید کی مذمت علماء احناف کی نظر میں

بعض علماء احناف نے بھی تقلید کو انتہائی مذموم اور برا جانا ہے۔ ذیل میں چند علماء احناف کے اقوال بطور ثبوت دعویٰ پیش خدمت قارئین ہیں:

شرح مسلم الثبوت میں مرقوم ہے:

((اَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلَى أَنَّ مَنِ اسْتَفْتَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ أَمِيْرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُ أَنْ يَسْتَفْتِيَ أَبَاهُرَيْرَةَ وَمَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَغَيْرَهُمَا وَيَعْمَلُ بِقَوْلِهِمْ مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ .))

''یہ اجماع صحابہ ہے کہ کوئی اگر خلفاء راشدین جناب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے فتویٰ پوچھتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ابوہریرہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما اور ان کے سوا دوسرے صحابہ کرام سے بھی فتویٰ پوچھ کر بغیر کسی ملامت کے عمل کرے۔''

(1) امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ :

امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ (شاگرد خاص امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) فرماتے ہیں:

((مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَهُوَ مَاخُوْذٌ مِنْ كَلَامِهِ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ ، اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ .))

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہر شخص کی بات لی بھی جاسکتی ہے اور ردّ بھی کی جاسکتی ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات تسلیم کی جائے گی۔''

امام محمد رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

((وَلَوْ جَازَ التَّقْلِيْدُ كَانَ مَنْ قَضٰى مِنْ قَبْلِ أَبِىْ حَنِيْفَةَ مِثْلُ الْحَسَنِ الْبَصَرِيِّ وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ أَحْرَى أَنْ يُقَلَّدُوْا .)) ❶

''اگر تقلید جائز ہوتی تو جو لوگ ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پہلے گزر چکے ہیں، جیسے حسن بصری اور ابراہیم نخعی (استاد امام ابوحنیفہ) تو وہ زیادہ حقدار تھے۔''

(2) امام طحاوی رحمہ اللہ:

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے تمام اقوال کو قبول کرلوں کیونکہ تقلید تو متعصب اور بے وقوف کا کام ہے۔'' ❷

(3) علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((قَالَ ابْنُ الْهُمَّامِ فِىْ آخِرِ التَّحْرِيْرِ: كَانُوْا يَسْتَفْتُوْنَ مَرَّةً وَاحِدًا وَمَرَّةً غَيْرَهُ، غَيْرُ مُلْتَزِمِيْنَ مُفْتِيًا وَاحِدًا .)) ❸

''ابن اہمام -التحریر- کے آخر میں لکھتے ہیں: لوگ کبھی کسی سے فتویٰ پوچھتے تھے اور کبھی کسی سے کسی ایک مفتی کا التزام نہیں کرتے تھے۔''

(4) ملا علی قاری حنفی:

ملا علی القاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَلَا يَجِبُ عَلَى اَحَدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَنْ يَكُوْنَ حَنَفِيًّا اَوْ

---

❶ الایقاظ، ص: 52.

❷ أُصول سرخسی از علامہ سرخسی: 28/1، المبسوط از علامہ سرخسی: 28/12.

❸ الانصاف، ص: 59.

شَافِعِيًّا اَوْ مَالِكِيًّا اَوْ حَنْبَلِيًّا .))❶

''اس امت کے کسی بھی فرد پر حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی بننا واجب نہیں ہے۔''

ملا علی القاری رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں کہ:

((وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ اَنَّ اللهَ تَعَالَى مَا كَلَّفَ اَحَدًا اَنْ يَّكُوْنَ حَنَفِيًّا اَوْ مَالِكِيًّا اَوْ شَافِعِيًّا اَوْ حَنْبَلِيًّا بَلْ كَلَّفَهُمْ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِالسُّنَّةِ .))❷

''یعنی یہ ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اس بات کا مکلّف نہیں ٹھہرایا کہ وہ حنفی، شافعی، مالکی، یا حنبلی بنے، بلکہ سب بندوں کو اس کا مکلّف بنایا ہے کہ وہ سنت نبویہ علیہ التحیۃ والسلام پر عمل کریں۔''

(5) علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ:

علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ:

((فَالْمُقَلَّدُ ذَهْلٌ وَالْمُقَلِّدُ جَهْلٌ .))❸

''پس مقلد غلطی کرتا ہے، اور مقلد جہالت کا ارتکاب کرتا ہے۔''

(6) علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ:

علامہ عینی نے کہا ہے:

((فَالْمُقَلَّدُ ذَهْلٌ وَالْمُقَلِّدُ جَهْلٌ وَآفَةُ كُلِّ شَيْءٍ مِنَ التَّقْلِيْدِ . "❹

---

❶ معيار حق، ص: 75.

❷ شرح عين العلم، ص: 326، طبع عامره استنبول، انتصار الحق، ص: 238.

❸ نصب الرايه: 219/2.

❹ البناية شرح الهداية: 317/1.

''پس مقلد غلطی کرتا ہے اور مقلد جہالت کا ارتکاب کرتا ہے، اور ہر چیز کی مصیبت تقلید کی وجہ سے ہے۔''

(7) مولانا عبدالحی لکھنوی:

مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ:

((وَالْحَاصِلُ أَنَّ مَنِ ادَّعَى بِأَنَّهُ قَدْ اِنْقَطَعَ مَرْتَبَةَ الْاِجْتِهَادِ الْمُطْلَقِ الْمُسْتَقِلِّ بِالْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ اِنْقِطَاعًا لَا يُمْكِنُ عَوْدُهُ فَقَدْ غَلَطَ وَخَبَطَ ، فَإِنَّ الْاِجْتِهَادَ رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ وَرَحْمَةُ اللهِ لَا تَقْصِرُ عَلَى زَمَانٍ دُوْنَ زَمَانٍ ، وَلَا عَلَى بَشَرٍ دُوْنَ بَشَرٍ . وَمَنِ ادَّعَى اِنْقِطَاعَهَا فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ مَعَ اِمْكَانِ وُجُوْدٍ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ فَإِنْ اَرَادَ اَنَّهُ لَمْ يُوْجَدْ بَعْدَ الْاَرْبَعَةِ مُجْتَهِدٌ اِتَّفَقَ الْجَمْهُوْرُ عَلَى اِجْتِهَادِهِ وَسَلَّمُوْا اِسْتِقْلَالَهُ كَاتِّفَاقِهِمْ عَلَى اِجْتِهَادِهِمْ فَهُوَ مُسَلَّمٌ وَإِلَّا فَقَدْ وُجِدَ بَعْدَهُمْ اَيْضًا اَرْبَابُ الْاِجْتِهَادِ الْمُسْتَقِلِّ كَاَبِيْ ثَوْرٍ الْبَغْدَادِيْ وَدَاوُدَ الظَّاهِرِيْ وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيِ وَغَيْرِهِمْ عَلَى مَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ طَالَعَ كُتُبَ الطَّبْقَاتِ .))[1]

''حاصل کلام یہ ہے کہ جو اس بات کا مدعی ہے کہ اجتہاد مطلق و مستقل کا مرتبہ ائمہ اربعہ کے بعد ختم ہو چکا ہے، یہ مرتبہ اب کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا تو وہ غلطی اور خبط میں مبتلا ہے، کیونکہ مرتبہ اجتہاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت

[1] النافع الكبير، ص : 9.

ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ کسی زمانہ پر منحصر ہے اور نہ ہی کسی انسان پر رُک سکتی ہے، اور جو امکان کے باوجود اس کے انقطاع کا نفس الامر میں مدعی ہے تو اس کا منشا اگر یہی ہے کہ ائمہ اربعہ کے بعد کوئی ایسا مجتہد نہیں جس کے اجتہاد پر جمہور کا اتفاق ہو، اور انہوں نے اسے اسی طرح مستقل مجتہد تسلیم کیا ہو جیسے ائمہ اربعہ ہیں تو یہ بات قابل تسلیم ہے ورنہ ائمہ اربعہ کے بعد بھی مجتہد مستقل ہوئے ہیں جیسے امام ابوثور بغدادی، امام داؤد ظاہری، امام محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ کتب طبقات کا مطالعہ کرنے والا اسے اچھی طرح جانتا ہے۔''

(8) مولانا اشرف علی تھانوی:

مولوی اشرف علی خاں تھانوی فرماتے ہیں کہ:

''ہم خود ایک غیر مقلد کے معتقد اور مقلد ہیں کیونکہ امام اعظم ابوحنیفہ کا غیر مقلد ہونا یقینی ہے۔'' ❶

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ:

''حنفی وشافعی ہونا جزو ایمان نہیں، ورنہ صحابہ وتابعین کا غیر مومن ہونا لازم آئے گا۔'' ❷

(9) مولانا مفتی کفایت اللہ:

مولانا مفتی کفایت اللہ حنفی فرماتے ہیں کہ:

---

❶ مجالس حکیم الامت از مفتی شفیع دیوبندی، ص: 345، حقیقت الالحاد از امداد الحق شیوی، ص: 70.

❷ امددا الفتاویٰ: 300/5.

''محض ترک تقلید سے اسلام میں فرق نہیں پڑتا اور نہ اہل سنت والجماعت سے تارک تقلید باہر ہوتا ہے۔'' ❶

(10) قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ :

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ بیہقی زمان المشہور رقمطراز ہیں:

''جو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی ایک کے متعلق عقیدہ رکھتا ہے کہ اس کی ہر بات درست اور واجب الاتباع ہے وہ گمراہ اور جاہل ہے۔'' ❷

(11) مفتی احمد یار نعیمی:

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

''شریعت و طریقت دونوں کے چار چار سلسلے یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، اسی طرح قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی یہ سب سلسلے بالکل بدعت ہیں۔'' ❸

❶ کفایت المفتی : 325/1 .

❷ طریق محمدی، ص : 159 .

❸ جاء الحق: 222/1 ، طبع قدیم ، بدعت کی قسموں کی پہچانیں اور علامتیں۔

فصل: 7

تقلید کی مذمت
معاصرین اہل علم کی نظر میں

(1) علامہ مختار احمد شنقیطی رحمہ اللہ:

علامہ مختار احمد شنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تقلید اور اتباع کے درمیان جو فرق ہے، اس فرق کو جاننا ضروری ہے، جہاں اتباع ہوگی وہاں تقلید ہرگز جائز نہیں ہے، اس بات کی وضاحت کچھ یوں ہے کہ جس مسئلہ میں کتاب اللہ یا سنت رسول ﷺ یا پھر مسلمانوں کے اجماع میں سے اگر کوئی دلیل اس مسئلہ میں مل جاتی ہے (ظاہر ہو جاتی ہے) تو اس مسئلہ میں کسی بھی صورت میں تقلید جائز نہیں ہے کیونکہ جو اجتہاد (نص کے مخالف ہو) وہ اجتہاد باطل وفاسد ہے اور کسی کے اجتہاد پر عمل صرف اجتہادی مسئلہ میں جائز ہے، کیونکہ نصوص (دلائل) کتاب وسنت مجتہدین پر حاکم و (فیصل) ہیں ان (مجتہدین) میں سے کسی کو بھی لائق وزیبا نہیں کہ وہ ان دونوں کی مخالفت کرے، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔''

(2) شیخ سلیمان بن عبداللہ آل شیخ رحمہ اللہ:

شیخ سلیمان بن عبداللہ آل شیخ رحمہ اللہ ''کتاب التوحید'' کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''بلکہ ہر مومن پر فرض ہے کہ اسے جب کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ

سے کوئی حکم معلوم ہو تو وہ اس پر عمل کرے، خواہ اس کی کسی بھی امام نے مخالفت کی ہو، کیونکہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اسی بات کا حکم دیا ہے، اور اس پر تمام علماء کا اجماع ہے، سوائے جاہل اور خشک مقلدین کے کہ جن کے نزدیک ہدایت یافتہ شخص وہ ہے جو سنت رسول ﷺ سے اعراض کرتے ہوئے کسی فقہی مذہب یا کسی عالم پر اعتماد کرے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ہدایت یافتہ قرار دیا ہے جو صرف رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے، فرمایا: ''وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا '' یعنی ''اگر تم نے اس (رسول ﷺ) کی اطاعت کی تو تم ہدایت یافتہ ہو گے''، اور افسوس اس بات پر ہے کہ اس حرام تقلید میں آج بہت ساری خلقت مبتلا ہے۔''

(3) شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ:

سعودی عرب کے مفتی شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے فرمایا:

((وَأَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ لَسْتُ بِمُتَعَصِّبٍ وَلٰكِنِّيْ اَحْكُمُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَاَبْنِيْ فَتَاوَايَ عَلٰى مَا قَالَهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، لا عَلٰى تَقْلِيْدِ الْحَنَابِلَةِ وَلَا غَيْرِهِمْ.))[1]

''الحمد للہ! میں متعصب نہیں، میں کتاب و سنت کو حاکم مانتا ہوں اور اپنے فتاویٰ کی بنیاد قال اللہ وقال الرسول پر رکھتا ہوں نہ کہ حنابلہ اور دوسروں کی تقلید پر۔''

(4) الشیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمہ اللہ:

یمن کے مشہور سلفی عالم شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[1] المجلة، رقم: ٨٠٦، تاریخ 25 صفر 1416هـ، ص: 23.

((اَلتَّقْلِيْدُ حَرَامٌ، لَا يَجُوْزُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّقَلِّدَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ .))❶

''تقلید حرام ہے، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اللہ کے دین میں (کسی کی) تقلید کرے۔''

شیخ مقبل رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

((فَالتَّقْلِيْدُ لَا يَجُوْزُ وَالَّذِيْنَ يَبِيْحُوْنَ تَقْلِيْدَ الْعَامِي لِلْعَالِمِ نَقُوْلَ لَهُمْ: أَيْنَ الدَّلِيْلُ؟))❷

''پس تقلید جائز نہیں ہے اور جولوگ عامی (جاہل) کے لیے تقلید جائز قرار دیتے ہیں۔ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ (اس کی) دلیل کہاں ہے؟''

شیخ مقبل بن ہادی رحمہ اللہ اپنے طالب علموں کو نصیحت فرماتے ہیں:

((نَصِيْحَتِيْ لِلطَّلَبَةِ الْعِلْمِ: اَلْإِبْتِعَادُ عَنِ التَّقْلِيْدِ، قَالَ اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ .))❸

''طالب علموں کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ تقلید سے دور رہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جس کا تجھے علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ چل۔''

(5) مولانا مفتی تقی عثمانی:

تقلید شخصی کے بارے میں محمد تقی عثمانی حنفی لکھتے ہیں:

''یہ کوئی شرعی حکم نہیں تھا، بلکہ ایک انتظامی فتویٰ تھا۔''❹

❶ تحفة المجيب على اسئلة الحاضر والغريب، ص : 205.
❷ ايضاً، ص : 26.
❸ غارة الاشرطة على اهل الجهل والسعسطة، ص : 11، 12.
❹ تقلید کی شرعی حیثیت، ص: 65، طبع ششم 1413ھ.

فصل: 8

تقلید کے نقصانات

قارئین کرام گزشتہ صفحات میں آپ نے تقلید کی تعریف، اور قرآن وسنت، صحابہ کرام و ائمہ دین کے اقوال کی روشنی میں تقلید کی مذمت پڑھ لی، اب ہم تقلید شخصی کے نقصانات زیر قلم لا رہے ہیں۔ تاکہ تقلید سے بچنے میں مدد مل سکے۔ اور ہماری آخرت بہتر ہو جائے۔ یاد رہے کہ اس سے ہمارا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں، بلکہ اصلاح انسانیت ہے۔ اِنَّ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ .

(1) بہتان باندھنا:

جب کوئی انسان کسی کا مقلد ہوجاتا ہے تو وہ دوسروں پر بہتان باندھنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ چنانچہ حنفیوں کی کتاب ہدایہ میں امام مالک پر یہ بہتان موجود ہے:

((وَقَالَ مَالِكٌ: هُوَ جَائِزٌ لاَ نَّهُ مُبَاحٌ .))[1]

''یعنی رافضیوں کی طرح امام مالک بھی نکاح متعہ کو حلال جانتے ہیں۔''

اور اسی طرح فقہ حنفی کی کتاب ہدایہ میں کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ الکعبہ، میں امام شافعی پر افترا پردازی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کہ امام شافعی کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کو ناجائز کہتے ہیں۔''

یاد رہے کہ یہ مسائل کتب مالکیہ اور کتب شافعیہ سے ثابت نہیں ہیں، محض ان ائمہ پر بہتان ہے۔

---

[1] هدایه، کتاب النکاح از علامه مرغینانی: 392/2 .

(2) مذہب کی خاطر جھوٹ بولنا:

مقلدین اکثر اپنے اپنے مذاہب کی خاطر جھوٹ بولتے ہیں۔ چنانچہ فقہ حنفی کی کتاب درمختار میں مرقوم ہے:

امام صاحب (ابوحنیفہ) کے والد گرامی ثابت رحمہ اللہ اپنے بیٹے امام ابوحنیفہ کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے اور دعا کروائی۔ ❶

حالانکہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ چالیس ہجری میں جامِ شہادت نوش فرما گئے تھے۔ اور امام صاحب کی پیدائش 80ھ میں ہوئی۔

یوسف بن موسیٰ الملطی حنفی کہتا تھا:

((مَنْ نَظَرَ فِيْ كِتَابِ الْبُخَارِي تَزَنْدَقَ .))❷

''جو شخص امام بخاری کی کتاب (صحیح بخاری) پڑھتا ہے وہ زندیق ہوجاتا ہے۔''

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ:

''حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے۔'' ❸

اگر کوئی شخص کسی عورت پر یہ دعویٰ کردے کہ یہ میری بیوی ہے اور وہ عورت انکار کرے پھر یہ شخص جھوٹے گواہ پیش کرکے اپنے حق میں قاضی سے فیصلہ لے لے تو ایسی صورت میں اس کے لیے عورت سے جماع جائز ہوگا اور اس عورت کا اپنے آپ کو اس کے قابو میں کردینا جائز ہوگا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ جائز ہے اور ابویوسف

---

❶ در مختار از شامی: 26/1.

❷ شذرات الذهب از ابن العماد حنبلی: 40/7، إنباء الغمر بأبناء العمر : 448/4.

❸ مکتوبات اردو، ج: 1، ص: 585، مکتوب: 282.

کے ایک قول کے مطابق بھی جائز ہے۔ ❶

(3) مذہب کی خاطر احادیث گھڑنا:

مقلدین اپنے مذہب کی خاطر احادیث وضع کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے ہیں۔ چنانچہ درمختار میں ہے:

((اَنَّ سَائِرَ الْاَنْبِیَاءِ یَفْتَخِرُوْنَ بِیْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ مَنْ اَحَبَّهُ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ .)) ❷

''یعنی تمام انبیاء کو مجھ پر فخر ہے اور مجھے ابوحنیفہ پر۔ جس نے اس سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی، اور جس نے اس سے بغض کیا اس نے میرے ساتھ بغض کیا۔''

امام صاحب کی شان میں یہ حدیث بھی گھڑی گئی ہے:

((لِقَوْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ صَلَّی خَلَفَ عَالِمٍ تَقِیٍّ فَكَاَنَّمَا صَلَّی خَلْفَ النَّبِیِّ .)) ❸

''جس نے متقی امام کی اقتدا میں نماز باجماعت ادا کی تو اسے اتنا اجر و ثواب میسر ہوگا جس قدر کہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے ہوتا ہے۔''

یہ حدیث بھی گھڑ لی گئی کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

((اِنَّ آدَمَ اِفْتَخَرَ بِیْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِنْ اُمَّتِیْ اِسْمُهُ نُعْمَانُ

---

❶ فتاویٰ عالمگیری: 3/350۔ 351.

❷ در مختار.

❸ هداية، كتاب الصلوٰة، باب الامامة از علامه مرغيناني: 1/101.

وَكُنِيَّتُهُ أَبُوْحَنِيفَةَ هُوَ سِرَاجُ أُمَّتِيْ .)) ❶

''یعنی آدم علیہ السلام کو میری ذات پر فخر ہے اور مجھے اپنے ایک امتی کے سبب سے فخر ہے جس کا نام نعمان اور کنیت ابوحنیفہ ہے جو کہ میری امت کا روشن چراغ ہے۔''

(4) مذہب کی خاطر غلو:

مقلدین اپنے مذہب کی خاطر اکثر غلو سے کام لیتے ہیں۔ رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ: ''سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے۔'' پھر اس کے ضمن میں رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے حکایات اولیاء المعروف بہ ارواح ثلاثہ، ص: 310 حکایت نمبر 308 میں کہا ہے کہ ''حق تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط بات نہیں نکلوائے گا۔'' ❷

امام فخر الدین الرازی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''ہمارے استاد محترم فرماتے ہیں کہ میں نے فقہاء مقلدین کے گروہ کا مشاہدہ کیا ہے کہ میں نے انہیں کتاب اللہ کی بہت سی ایسی آیتیں سنائیں جو ان کے تقلید کی مذہب کے خلاف تھیں تو انہوں نے (نہ) صرف ان کے قبول کرنے سے اعراض کیا بلکہ ان کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں دی۔'' ❸

اور بعض مقلدین نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

''امام صاحب نے اپنے آخری حج میں کعبہ شریف کے خادموں سے ایک

---

❶ مقدمة در مختار مع ردّ المحتار : 52/1 .

❷ تذكرة الرشيد: 17/2 .

❸ تفسير كبير از فخر الدين الرازى، سورة التوبة آيت نمبر 318 جلد 16، ص 37 .

رات اندر داخل ہونے کی اجازت لی۔ ایک رکعت میں ایک ٹانگ پر آدھا قرآن شریف ختم کیا پھر رکوع اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ دوسری ٹانگ پر باقی آدھا قرآن ختم کیا۔'' ❶

(5) قرآن وحدیث اور حتی کہ شانِ رسالت میں گستاخی:

مقلدین نے قرآن وحدیث کی توہین کو اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔ حتی کہ بعض دفعہ تو وہ رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ذیل میں دیئے گئے اقوال کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی ہے۔ چنانچہ درمختار میں مرقوم ہے:

1: فقہ کا سیکھنا افضل ہے باقی قرآن سیکھنے سے۔ ❷

2: پورا قرآن پڑھنے سے فقہ پڑھنا افضل ہے۔ ❸

3: کتاب درمختار باذن نبوی تالیف ہوئی۔ ❹

4: جو اہل قبلہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینا جائز سمجھے وہ کافر نہیں۔ ❺

5: مولوی محمود حسن دیوبندی نے لکھا ہے کہ ''قول مجتہد بھی قول رسول اللہ ﷺ ہی شمار ہوتا ہے۔'' ❻

6: مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

❶ در مختار: 30/1.

❷ در مختار: 19/1، عالمگیری: 129/9.

❸ عالمگیری: 29/9 ایضاً.

❹ در مختار: 11/1.

❺ در مختار: 292/1.

❻ الورد الشذی: 30/2، تقاریر حضرت شیخ الهند، ص: 24.

''یہ بحث تبرعاً لکھ دی ہے ورنہ رجوع الی الحدیث وظیفہ مقلد نہیں۔''❶

7: مفتی احمد یار خان گجراتی نے لکھا ہے:

''چار مذہبوں کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں، اگرچہ وہ صحابہ کے قول، صحیح حدیث اور آیت کے موافق ہی ہو، جو ان چار مذہبوں سے خارج ہے وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے کیونکہ حدیث وقرآن کے محض ظاہری معنی لینا کفر کی جڑ ہے۔''❷

8: نکسیر پھوٹ پڑے تو پیشانی اور ناک پر سورۃ فاتحہ کو خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔❸

9: اشرف علی خاں تھانوی نے بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ:

''یہ آیت بسم اللہ سمیت لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں ناف اپنی جگہ آ جائے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔ اَللّٰهُ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ ......''❹

10: برہان الدین مرغینانی لکھتا ہے:

((اَنَّ الْهِدَايَةَ كَالْقُرْآنِ قَدْ نَسَخَتْ مَا صَنَّفُوْا قَبْلَهَا فِي الشَّرْعِ مِنْ كُتُبٍ .))❺

''بے شک ہدایہ قرآن کی طرح ہے، جس طرح قرآن مجید نے پہلی شرائع

---

❶ احسن الفتاوٰی : 50/3 .

❷ جاء الحق : 24، مطبوعه ضياء القرآن پبلی کیشنز، لاهور .

❸ دُر مختار، ج:1، ص : 194 .

❹ بہشتی زیور جھاڑ پھونک کا بیان نواں حصہ، 756۔

❺ مقدمه هدايه اخيرين از مرغينانی، ص : 3 .

کو منسوخ کر دیا ایسے ہی ہدایہ نے اس سے قبل مرقوم کتب کو منسوخ کر دیا۔''

11: ((وَمَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجِزْيَةِ اَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ سَبَّ النَّبِیَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْزَنَى بِمُسْلِمَةٍ لَمْ يَنْتَقِضْ عَهْدُهُ .))❶

''جو ذمی جزیہ دینے سے انکار کردے یا کسی مسلمان کو قتل کرے یا نبی ﷺ کو گالی دے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے تب بھی اس کا عہد (ذمہ) نہیں ٹوٹے گا۔''

(6) مذہب کی خاطر حدیث رسول ﷺ کا انکار:

شیخ الہند محمود الحسن صاحب خیارِ مجلس کے مسئلہ میں فرماتے ہیں:

((اَلْحَقُّ وَالْاِنْصَافُ اَنَّ التَّرْجِيْحَ لِلشَّافِعِی فِیْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ وَنَحْنُ مُقَلِّدُوْنَ يَجِبُ عَلَيْنَا تَقْلِيْدُ اِمَامِنَا اَبِیْ حَنِيْفَةَ .))۲

''حق اور انصاف یہ ہے کہ اس مسئلہ میں امام شافعی کے قول کو ترجیح حاصل ہے۔ اور چونکہ ہم مقلد ہیں لہٰذا ہم پر اپنے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید واجب ہے۔''

ابن نجیم حنفی شاتم رسول ﷺ کی سزا کے بارے میں لکھتے ہیں:

((نَفْسُ الْمُوْمِنِ تَمِيْلُ اِلَى قَوْلِ الْمُخَالِفِ فِیْ مَسْئَلَةِ السَّبِّ لٰكِنْ اِتِّبَاعًا لِلْمَذْهَبِ وَاجِبٌ .))❸

''مسئلہ شاتم رسول میں مومن کا نفس قولِ مخالف (امام شافعی رحمہ اللہ) کی

---

❶ هدايةاز مرغيناني: 578/1.

❷ تقرير ترمذی از شيخ الهند، ص: 40.

❸ البحر الرائق از ابن نجيم: 125/5.

طرف مائل ہوتا ہے کہ (کافر شاتم رسول کا ذمہ ٹوٹ جاتا ہے) لیکن ہم پر اپنے مذہب کی اتباع ضروری ہے۔''

(7) نفس پرستی:

ام المومنین سیّدة عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رمضان میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں۔ امام محمد نے کہا کہ ہمیں پسند نہیں کہ عورت امامت کرے۔ ❶

(8) تعصب اور بغض وعناد:

مقلدین میں تعصب اور بغض وعناد بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب میں مرقوم ہے:

"لَعْنَةُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ عَلٰی مَنْ رَدَّ قَوْلَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ."❷

''لعنت ہو ہمارے ربّ کی اس شخص پر بقدر ریت کے ذرّات، جو امام ابوحنیفہ کے قول کو ردّ کرے یعنی قبول نہ کرے۔''

صاحبِ شرح مسلم الثبوت رقمطراز ہیں:

((شَدَّدَ بَعْضُ الْمُتَكَلِّمِیْنَ ، قَالُوْا: اَلْحَنَفِیُّ إِذَا تَرَكَ مَذْهَبَ إِمَامِهِ یُعَزَّرُ ، وَالْحَقُّ اَنَّهُ تَعَصُّبٌ ، لَا دَلِیْلَ عَلَیْهِ ، وَإِنَّمَا هُوَ تَشْرِیْعٌ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ . قَالَ فِیْ التَّیْسِیْرِ شَرْحِ التَّحْرِیْرِ: هُوَ الْاَصَحُّ ، إِذْ لَا وَاجِبَ إِلَّا مَا اَوْجَبَهُ اللهُ ، وَبِالْجُمْلَةِ لَا یَجِبُ تَقْلِیْدُ مَذْهَبٍ مُعَیَّنٍ ، بَلْ جَازَ الْإِنْتِقَالُ۔ لٰكِنْ لَا بُدَّ اَنْ لَا یَكُوْنَ ذٰلِكَ قَصْدَ التَّلَهِّیْ وَتَوْهِیْنَ كِبَارِ الْمُجْتَهِدِیْنَ .))

❶ کتاب الآثار از امام محمد، ص : 214.

❷ در مختار از علامه شامی: 36/1.

’’کچھ متکلمین اہل علم نے شدت سے کام لیا اور کہہ دیا کہ: حنفی اگر اپنے امام کے مذہب کو ترک کردے تو اسے کوئی سزا دی جائے۔ حق تو یہ ہے کہ ایسی متعصّبانہ بات ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔ بلکہ اپنی طرف سے شریعت سازی ہے۔ ’’التیسیـــــر‘‘ میں ہے کہ: بالکل یہ تعصب ہے کیونکہ واجب وہی ہے جسے اللہ نے واجب قرار دیا، (ہم کون ہوتے ہیں تقلید کو واجب کرنے والے، اور اس کے ترک پر تعزیر دینے والے) القصہ کسی مذہب معین کی تقلید واجب نہیں۔ بلکہ ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف مسئلہ کی تلاش میں جانا بھی جائز ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کرنا محض خواہش نفس کی بنیاد پر نہ ہو اور نہ ہی مجتہدین کرام کی توہین مقصود ہو۔‘‘

قاضی ابویوسف (شاگرد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) نے فرمایا:

’’اس کذاب یعنی محمد بن الحسن (شاگرد امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ) سے کہو......الخ۔‘‘ [1]

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے دین میں تحریف اور بدعت کے سات اسباب ذکر کیے ہیں جن میں ایک موذی مرض تقلید ہے اور بلاشبہ تقلید لفظ اتنا ردّی اور ناکارہ ہے اور کیسا بے نور لفظ ہے جو قرآن وسنت کے مقدس اوراق میں نوع بشر کے لیے کہیں مستعمل نہیں ہوا اور البتہ یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ صرف اور صرف ائمہ اربعہ کی تقلید سے عالم اسلام مختلف فرقوں کی نذر ہو چکا ہے اور باہمی آویزش ومنافرت، مشاجرات واختلافات کی کبھی نہ ختم ہونے والی لامتناہی خلیج حائل ہو چکی ہے اور مقلدین احناف اصحاب الحدیث کے بارہ میں ہمیشہ دلی کدورت رکھتے ہیں، لیکن بعض حنفی دوست حدیث اور اہل حدیث سے ’’مخلصانہ‘‘ بغض وعناد رکھتے ہیں سب سے سبقت لے گئے ہیں۔

---

[1] تاریخ بغداد از خطیب بغدادی: 180/2.

شیخ بکر ابوزید حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَـاَهْـلُ الْـحَـدِيْثِ حَشَرَنَا اللهُ مَعَهُمْ ، لَا يَتَعَصَّبُوْنَ لِقَوْلِ شَـخْـصٍ مُـعَيَّنٍ مَهْمَا عَلَاوَسَمَا ، حَاشَا مُحَمَّدًا ، بِخِلَافِ غَيْرِهِمْ مِـمَّـنْ لَا يَـنْتَـمِـيْ إِلَى اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْعَمَلِ بِهِ ، فَإِنَّهُمْ يَتَعَصَّبُوْنَ لِاَقْوَالِ اَئِمَّتِهِمْ وَقَدْ نُهُوْهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ، كَمَا يَتَعَصَّبُ اَهْلُ الْحَدِيْثِ لِاَقْوَالِ نَبِيِّهِمْ ، فَلَا عَجَبَ اَنْ يَّكُوْنَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ هُمُ الطَّائِفَةُ الْمَنْصُوْرَةُ وَالْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ .))[1]

''سو اہل حدیث کسی خاص شخص کے قول کے لیے تعصب نہیں کرتے، چاہے وہ کتنا بڑا امام ہو، سوائے محمد ﷺ کے، جبکہ وہ لوگ جو اہل حدیث کی طرف اپنی نسبت نہیں کرتے، وہ اپنے ائمہ کے اقوال کے لیے تعصب کرتے ہیں، حالانکہ ائمہ نے انہیں اس سے روکا ہے، اور اہل حدیث صرف اپنے نبی ﷺ کے اقوال کے لیے تعصب کرتے ہیں، اس لیے کوئی تعجب کی بات نہیں کہ طائفہ منصورہ اور فرقہ ناجیہ یہی اہل حدیث ہوں۔''

الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((اَلتَّـعَـصُّـبُ لِلْآرَاءِ وَالـرِّجَـالِ: يَـحُـوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَاتِّبَاعِ الـــدَّلِيْـــلِ وَمَـــعْـــرِفَةِ الْـحَـقِّ ، قَـــالَ تَـعَـــالٰـى: ﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا﴾ وَهٰـذَا هُـوَ الشَّـانُ فِـيْ الْـمُتَعَصِّبِيْنَ الْيَوْمَ مِنْ بَـعْـضِ اِتِّبَاعِ الْمَذَاهِبِ الصُّوْفِيَّةِ وَالْقُبُوْرِيِّيْنَ إِذَا دُعُوْا إِلَى

---

[1] مجموع رسائل التوجيهات الإسلامية : 164/1 .

اِتِّبَاعِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَنَبْذِ مَا هُمْ عَلَيْهِ فَمَا يُخَالِفُهُمَا اِحْتَجُّوْا بِمَذَاهِبِهِمْ وَمَشَائِخِهِمْ وَآبَائِهِمْ وَاَجْدَادِهِمْ .)) ❶

''آراء اور اشخاص کے لیے تعصب، جو کہ انسان کو اتباعِ دلیل اور حق کی معرفت سے روک دیتا ہے، (بھی ظہورِ بدعات کے اسباب میں سے ایک ہے) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:''اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جس چیز کو اتارا ہے اس کی پیروی کرو، تو وہ جواب دیتے ہیں کہ نہیں ہم تو اس چیز کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا'' اور یہی حال آج ان متعصب لوگوں کا ہے جن کا تعلق صوفیاء اور قبر پرستوں کے ساتھ ہے، اور وہ مذاہب کی پیروی کرتے ہیں، تو انہیں جب کتاب وسنت کی پیروی کی طرف دعوت دی جائے اور انہیں کہا جائے کہ تمہارے اندر کتاب وسنت سے ٹکرانے والی باتیں چھوڑ دو، تو یہ اس کے مقابلے میں اپنے مذاہب، مشائخ اور آباؤ اجداد کو دلیل بناتے ہیں۔''

حافظ ذہبی نے علامہ سمعانی سے نقل کیا ہے کہ آخر میں (احمد بن محمد حنفی) اُن کو مذہبی تعصب بہت ہوگیا تھا یہاں تک اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ علماء کو وحشت ڈال دی اور قوموں میں عداوت پھیلا دی حتی کہ منبروں پر بیٹھ کر لعنت کی نوبت پہنچتی۔ ❷

امیر کاتب عمید کے بارے میں لکھتے ہیں:

''حنفیوں کے اندر سردار تھے لغت وفقہ میں پیش پیش تھے۔ اپنے آپ کو بہت بڑا جانتے تھے۔ مخالفین کے ساتھ سخت تعصب رکھتے تھے۔ چنانچہ اُن

❶ كتاب التوحيد، ص: 110.

❷ الإرشاد إلى سبيل الرشاد، علامه حافظ ابويحيى، ص: 228.

کے الفاظ جو اُن کی تصانیف مثل شرح منتخب حسامی اور شرح ہدایہ میں واقع ہیں وہ اس پر دلالت کرتے ہیں۔ اپنے مخالف کے ساتھ زبان درازی کرنے والے تھے۔ شافعیہ کے ساتھ عداوت رکھتے تھے۔ اس میں انہوں نے بڑی کوشش کی۔ رفع الیدین کرنے سے نماز کے فاسد ہو جانے کا حکم لگا دیا تھا۔ آخر عظیم محدث سبکی رحمہ اللہ نے ان کا ردّ کیا تب انہوں نے اس مسئلہ سے رجوع کیا۔" ❶

علامہ سرخسی نے المبسوط میں رقم کیا:

"امام محمد کوڑا کرکٹ کے ڈھیر سے گزرے اور کہا کہ یہ ابو یوسف قاضی کی مسجد ہے اس لیے کہ وہ کہتے ہیں ویران مسجد کی ملکیت مالک کی طرف دوبارہ نہیں لوٹے گی وہ اس کی ملکیت سے ہر حال میں خارج رہے گی خواہ وہ مسجد آباد رہے یا ویران ہوجائے اس لیے وہ ویران ہوکر کوڑا کرکٹ کا ڈھیر بھی بن جائے تب بھی وہ ابو یوسف کے مذہب میں مسجد کے حکم میں رہے گی۔ اور ابو یوسف قاضی ایک گھوڑوں کے اصطبل سے گزرے اور کہا یہ امام محمد کی مسجد ہے یعنی اس لیے کہ وہ کہتے ہیں ویران مسجد کی ملکیت مالک کی دوبارہ لوٹ جائے گی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ مالک اس مسجد کی جگہ کو اصطبل بنا سکتا ہے کیونکہ وہ جگہ ابھی مسجد نہیں رہی جب وہ مسجد نہ رہی اور اس کا مالک اس کو اصطبل بنالے تو امام محمد کے مذہب میں جائز ہوگا۔" ❷

بعض فقہ و اصول کی کتب میں امام شافعی اور داؤد ظاہری کو جہالت کی طرف

---

❶ الإرشاد إلى سبيل الرشاد، تاليف علامه حافظ ابويحيى، ص: 229.

❷ المبسوط للسرخسي: 143/12.

منسوب کرنے میں بھی تامل نہیں کیا گیا۔ ❶

(9) خیانت برتنا:

مقلدین اکثر مسائل بتلاتے وقت خیانت علمی سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ اُن کتابوں میں لکھا ہوا ہے:

''فتویٰ طلب کرنے والا پوچھے کہ اس مسئلہ میں شافعی رحمہ اللہ کا کیا قول ہے تو مفتی جواب میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول بیان کردے۔'' ❷

(10) شرم وحیا کی رخصتی:

مقلدین ائمہ کتاب وسنت کو خیر آباد کہتے ہیں تو شرم وحیا کو بھی ساتھ ہی رخصت کردیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے:

1: اپنے ذکر کو یا دوسرے کے ذکر کو پکڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ❸

2: زندہ یا مردہ جانور یا کم عمر لڑکی سے جماع کیا تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ ❹

3: جانور یا مردہ یا کم عمر لڑکی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں۔ ❺

4: کسی جانور کا ذکر فرج یا دبر میں داخل کرے تو غسل لازم نہیں۔ ❻

5: نفاس والی کے چالیس دن گزرنے کے بعد بغیر غسل کے صحبت جائز ہے۔ ❼

---

❶ نور الأنوار از مُلّا جیون، ص: 208، مسئله إيلاء الكافر: 334/2، تحت قوله تعالىٰ "فابعثوا حكما فى أهله" وغيره.

❷ در مختار: 272/4.   ❸ عالمگیری: 18/1.

❹ عالمگیری: 22/1، در مختار: 95/1، 96.

❺ درمختار: 95/1، عالمگیری: 22/1، هدایه: 87/1.

❻ درمختار: 95/1.   ❼ شرح وقایه: 65.

6: نجاست بھرا کپڑا اس قدر چاٹے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے تو پاک ہے۔ ❶

7: جس عضو پر نجاست لگی ہو وہ تین بار چاٹنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ ❷

8: چہرے پر نجاست لگے تو چاٹنے سے پاک ہے۔ ❸

9: بہشتی زیور میں جناب اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''کسی کے لڑکا پیدا ہو رہا ہے لیکن ابھی سب نہیں نکلا کچھ باہر ہے اور کچھ نہیں نکلا ایسے وقت میں بھی اگر ہوش وحواس باقی ہوں تو نماز پڑھنا فرض ہے قضا کر دینا درست نہیں، البتہ اگر پڑھنے سے بچہ کی جان کا خوف ہو تو نماز قضا کر دینا درست ہے۔'' ❹

10: بہشتی زیور میں اشرف علی تھانوی صاحب نے لکھا ہے کہ مردہ عورت کا دودھ دوہ کر کسی بچہ کو پلا دیا تو اس سے بھی سب رشتے حرام ہو گئے۔ ❺

11: ((قَالَ مَشَايِخُنَا مَنْ صَلَّى وَفِيْ كُمِّهِ جَرٌّ وَتَجُوْزُ صَلَاتُهُ وَقَيَّدَهُ الْفَقِيْهُ اَبُوْجَعْفَرِ الْهِنْدَوَانِيُّ بِكَوْنِهِ مَشْدُوْدَ الْفَمِ .)) ❻

''یعنی ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے: جو اس حالت میں نماز پڑھے کہ اس کی آستین میں کتے کا پلا ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا جائز ہے، فقیہ ابوجعفر ہندوانی نے یہ شرط لگائی ہے کہ کتے کا منہ بندھا ہونا چاہیے۔''

---

❶ هدايه: 278/1، عالمگيری: 70/1 .

❷ عالمگيری: 70/1 .

❸ عالمگيری: 70/1، هدايه: 282/1 .

❹ بہشتی زیور، مسئلہ باب نماز کا بیان، حصہ دوم، ص: 184۔

❺ بہشتی زیور، مسئلہ ۱۱، باب دودھ پینے اور پلانے کا بیان، حصہ چہارم، ص: 318۔

❻ رد المختار از ابن عابدين شامی: 139/1 .

12: اگر تشہد میں ہوا سبقت لے جائے تو دوبارہ وضو کرے، پھر سلام پھیرے کیونکہ سلام پھیرنا واجب ہے اور سلام پھیرنے کے لیے وضو ضروری ہے۔ لیکن اگر اس حالت میں جان بوجھ کر ہوا خارج کردے یا گفتگو شروع کردے یا نماز کے منافی کام کرے تو اس کی نماز مکمل ہوگی۔ ❶

13: ابن عابدین شامی حنفی کے نزدیک امام کی شرطوں میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ "ثُمَّ الْاَكْبَرُ رَأْسًا وَالْاَصْغَرُ عُضْوًا" ''وہ بڑے سر والا اور چھوٹے عضو والا ہو۔'' ❷

14: ((وَكَذٰلِكَ لَوْ تَزَوَّجَ بِذَاتِ رَحِمٍ مَحْرَمٍ نَحْوَ الْبِنْتِ وَالْاُخْتِ وَالْاُمِّ وَالْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَجَامَعَهَا لَا حَدَّ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰی وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَیَّ حَرَامٌ .)) ❸

''اس طرح اگر کوئی محرمات ابدیہ سے نکاح کرے، مثلاً بیٹی، بہن، ماں، پھوپھی یا خالہ اور پھر ان سے جماع بھی کرے تو امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق اس پر کوئی حد نہیں چاہے، وہ یہ جانتا بھی ہو کہ یہ کام مجھ پر حرام ہے۔'' ❹

(11) حلال وحرام میں تمیز ختم:

تقلید کا ثمرہ یہ بھی ہے کہ مقلدین ائمہ کی تقلید میں حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے لگتے ہیں۔ چنانچہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہدایہ میں مرقوم ہے:

---

❶ هداية اوّلين، ص: 110.

❷ رد المختار از ابن عابدين شامی: 375/1.

❸ فتویٰ عالمگیری: 468/3.

❹ فتاویٰ عالمگیری: 468/3.

1: حرام چیز سے دوا کرنا اگر شفا کا یقین ہو تو جائز ہے۔ ❶

2: جو گوشت شراب میں پکایا گیا ہو وہ تین بار جوش دینے اور خشک کرنے سے پاک ہے۔ ❷

3: سور نمک سار میں گر کر نمک ہو جائے تو پاک ہے۔ ❸

4: کتے کی ہڈی اور بال اور پٹھے پاک ہیں اور کتے کی کھال کا ڈول اور جائے نماز بنانا جائز ہے۔ ❹

5: سور یا کتے کی پیٹھ پر غبار ہو تو تیمّم جائز ہے۔ ❺

6: روزہ میں ہاتھ سے منی نکالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ ❻

7: خلیفہ اور امام اور بادشاہ زنا کرے تو حد نہیں۔ ❼

8: جانور سے جماع کرنے پر حد نہیں آتی۔ ❽

9: زوجہ مفقود الخبر نوے برس انتظار کرے۔ ❾

(12) حیرت واضطراب:

مقلدین کی زندگی بس حیرت و اضطراب کی حالت میں ہی گزرتی ہے۔ ایک

❶ هداية : 139/1 .

❷ در مختار : 172/1 .

❸ عالمگيرى : 69/1، در مختار: 170 .

❹ در مختار : 119/1، هداية: 135/1 .

❺ هداية: 182/1 .

❻ در مختار: 564/1، هداية: 112/1 .

❼ در مختار: 468/2، عالمگيرى: 270/3، هداية : 463/10، شرح وقاية : 96/2 .

❽ در مختار: 472/2، عالمگيرى : 268/3، هداية : 545/2، شرح وقاية : 95/2، 96 .

❾ عالمگيرى: 510/3، 511، هداية: 936/4، شرح وقاية : 122/2 .

مصری عالم کا حالِ دل سنیے، وہ فرماتے ہیں:

جامع ازہر میں ہم نے باب وضو تین ماہ میں پڑھا۔ مگر وضو کی حقیقت وسہولت سمجھ نہ آئی۔ یہاں تک کہ فقہ السنہ نے آنکھوں پر سے پردہ اٹھایا۔ ہم میں بہتیرے جامعہ ازہر میں بارہ بارہ اور پندرہ پندرہ برس رہتے ہیں اور مذاہب اربعہ میں کسی ایک مذہب کی اکثر و بیشتر کتابیں پڑھ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ فضیلت کی سند (یعنی سند فراغت) بھی مل جاتی ہے۔ لیکن جب آخر میں غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اتنی کتابیں رٹ جانے کے خود اس مذہب کی بھی تحقیق حاصل نہیں ہو پائی۔ دوسرے مذاہب کی تحقیق اور تفسیر و حدیث کا علم تو بہت دور رہا۔ چنانچہ ہم ہمیشہ حیرت و اضطراب میں پڑے رہتے ہیں کہ اختلافی مسائل میں طریق ترجیح تک نہیں جانتے۔'' ❶

(13) تقلید شرک کا سبب ہے:

مولانا سرفراز خان صاحب صفدر فرماتے ہیں:

''کسی ایک خاص مجتہد کی ایسی تقلید کہ اس کے قول کو حق وصواب سمجھا جائے اور اس سے خطاء اور غلطی کو ناممکن تصور کیا جائے، ایسی تقلید مفضی الی الشرک ہے۔'' ❷

قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے آلِ عمران آیت نمبر 46 کے تحت تقلید کو شرک کہا ہے۔ ❸

فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

''تقلید شراکت فی الحکم ہے۔ اللہ کے حکم اور اس کے قانون میں شراکت اور مداخلت ہے اور یہ تعبیر بھی جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمادی۔

---

❶ مقدمه هدى الرسول، ص: 4. ❷ الكلام المفيد، ص: 310.

❸ الظفر المبين.

ایک دفعہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جو پہلے عیسائی تھے، اسلام قبول کرنے کے بعد نبی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ نبی علیہ السلام سورۃ التوبہ کی تلاوت فرما رہے تھے تو پڑھتے پڑھتے یہ آیت آ گئی:

﴿اِتَّخَذُوۡۤا اَحۡبَارَهُمۡ وَرُهۡبَانَهُمۡ اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ﴾ (التوبہ: 31)

''کہ ان یہودیوں، عیسائیوں نے اپنے احبار و رہبان یعنی اپنے مولویوں، اپنے راہبوں اور اپنے علماء کو اپنا رب بنالیا۔''

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بڑے متعجب ہوئے کہ یہ بات قرآن میں کیسے آئی۔ نبی علیہ السلام سے تعجب کا اظہار کرہی لیا۔ ان الفاظ میں کہ "مَا عَبَدْنَاهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ." ''یارسول اللہ! ہم نے تو کبھی ان کی عبادت نہیں کی۔'' پھر یہ بات قرآن نے کیسے کہہ دی کہ رب بنا لیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: "أَلَسْتُمْ تَسْتَحِلُّوْنَ مَا حَلَّ لَكُمْ وَتُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمُوْا عَلَيْكُمْ؟" ''تمہارے علماء نے جس چیز کو حلال کیا اسے بغیر کسی دلیل کے مطالبے کے تم نے حلال نہیں مانا؟ علماء نے جو کچھ کہہ دیا مان لیا ان کے حلال کو حلال نہیں مانا؟ "وَتُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ؟" ''اور جس چیز کو انہوں نے حرام کیا تم نے اس کو حرام نہیں مانا؟ کہا یہ بات تو ٹھیک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "وَتِلْكَ عِبَادَتُهُمْ" ''یہی تو ان کی عبادت ہے۔''

یعنی جس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام کہتے گویا تم اس کی عبادت کر رہے ہو۔ گویا عبادت کا لفظ اطاعت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں اس

کے نظائر موجود ہیں۔ ❶

(13) مذہب کی خاطر حیلہ سازی:

مقلدین اپنے ائمہ کے اقوال کو تقویت دینے اور اپنے مذہب کا دفاع کرنے کے لیے عموماً حیلہ سازی سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ:

1: ((وَاِذَا نَـقَـبَ الـلِّصُّ الْبَيْتَ فَدَخَلَ وَاَخَذَ الْمَالَ وَنَاوَلَهُ اٰخر خَارِجَ الْبَيْتِ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِمَا .))❷

''کوئی چور نقب لگا کر گھر میں داخل ہو کر مال چوری کرے اور گھر سے باہر موجود شخص وہ مال لے لے تو دونوں کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے۔''

2: اور دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

((وَكَذٰلِكَ اِنْ حَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ فَسَاقَهُ وَاَخْرَجَهُ .))❸

''اگر چور مال سمیٹ کر گدھے پر لاد کر ہانک کر لے جائے تو ہاتھ نہیں کٹیں گے۔''

(14) دوسرے مسلمان کو حقیر جاننا حتی کہ خارج از اسلام سمجھنا:

مقلدین دوسرے مسلمانوں کو مسلمان تصور ہی نہیں کرتے اور ان سے نکاح و شادی کو بھی حرام سمجھتے ہیں۔ چنانچہ محمد بن موسیٰ البلا ساغونی حنفی کا کہنا تھا کہ:

((لَوْ كَانَ لِيْ اَمْرٌ لَاَخَذْتُ الْجِزْيَةَ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ .))❹

---

❶ تقلید کی مخالفت کیوں، ص: 12، 13۔

❷ هدايه اوّلين از مرغيناني، ص: 525.

❸ هدايه اولين از مرغيناني، ص: 526.

❹ ميزان الاعتدال للذهبي: 52/4.

''اگر میرے پاس اختیار ہوتا تو میں شافعیوں سے جزیہ لیتا۔''

عیسی بن ابی بکر بن ایوب حنفی سے جب پوچھا گیا کہ تم حنفی کیوں ہوگئے ہو جبکہ تمہارے خاندان والے سارے شافعی ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: ''کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ گھر میں ایک مسلمان ہو!'' ❶

حنفیوں کے ایک امام السفکردری نے کہا ہے:

((لَا يَنْبَغِي لِلْحَنَفِيِّ اَنْ يُّزَوِّجَ بِنْتَهُ مِنْ شَافِعِيِّ الْمَذْهَبِ وَلٰكِنْ يَتَزَوَّجُ مِنْهُمْ .)) ❷

''حنفی کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح کسی شافعی مذہب والے سے کرے لیکن وہ اس (شافعی) کی لڑکی سے نکاح کرسکتا ہے۔''

(15) تقلید کا ثمرہ قتل وغارت کی صورت میں:

تقلید شخصی کی وجہ سے ائمہ اربعہ کی تقلید کرنے والے لوگوں نے آپس میں لڑائی جھگڑے اور قتل وغارت تک کرنے سے گریز نہ کیا۔ حنفیوں اور شافعیوں نے ایک دوسرے سے خونریز جنگیں لڑیں ایک دوسرے کو قتل کیا دکانیں لوٹیں اور محلے جلائے۔ ❸

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کی زبانی سنیے:

''فقہ کے مذاہب اربعہ جب مشخص ومدوّن ہوگئے اور تقلید شخصی کا التزام ہوگیا تو سوال پیدا ہوا کہ ان چاروں اماموں میں افضل کون ہے حضرت امام ابوحنیفہ یا حضرت امام شافعی؟ اب بحث شروع ہوئی اور بحث نے جنگ و

❶ الفوائد البهيه از عبدالحى لكهنوى، ص : 152، 153.

❷ فتاوىٰ بزازيه على هامش فتاوىٰ عالمگيريه : 112/4.

❸ معجم البلدان از ياقوت حموى: 209/1، تاريخ اصبهان : 117/3، الكامل لابن عدى : 92/9.

قتال کی شکل اختیار کی۔ چنانچہ ہلاکو خان کو اسلامی ممالک پر حملہ کی سب سے پہلی ترغیب خراسانیوں کے اسی جھگڑے سے ملی تھی۔ حنفیوں نے شافعیوں کی ضد میں آ کر بلاوا بھیجا اور شہر کے پھاٹک کھول دیئے۔ جب تاتاریوں کی تلوار چل گئی تو اس نے نہ شافعیوں کو چھوڑا نہ حنفیوں کو۔''

((فَجَاسُوْا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُوْلًا .))

(16) حق کو قبول کرنے سے اعراض:

مقلدین قبول حق سے اعراض برتتے ہیں۔ چنانچہ امام فخر الدین الرازی لکھتے ہیں:

''ہمارے استاد جو خاتم المحققین والمجتہدین ہیں، فرماتے ہیں کہ میں نے فقہائے مقلدین کے ایک گروہ کا مشاہدہ کیا ہے کہ میں نے انہیں کتاب اللہ کی بہت سی آیتیں سنائیں جو ان کے تقلیدی مذہب کے خلاف تھیں تو انہوں نے (نہ) صرف ان کے قبول کرنے سے اعراض کیا بلکہ ان کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں دی۔'' [1]

(17) تقلید سے جہالت آتی ہے:

عبید اللہ بن المعتز (متوفی ۷۴۴ھ) سے مروی ہے:

((لَا فَرْقَ بَيْنَ بَهِيْمَةٍ تُقَادُ وَإِنْسَانٍ يُقَلَّدُ .)) [2]

''یعنی تقلید کرنے والے انسان اور ہنکائے جانے والے جانور میں کوئی

---

[1] تفسیر کبیر للرازی، سورۃ التوبہ آیت: 13، ج: 16، ص: 37، اصلی اهل سنت، ص: 135، 136.

[2] جامع بیان العلم وفضله از ابن عبد البر: 114/2، اعلام الموقعین از ابن القیم: 196/2، الرد علی من اخلد الی الارض للسیوطی، ص: 121.

فرق نہیں ہے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کسی امام یا عالم کی بات بغیر دلیل وتحقیق کے آنکھیں بند کر کے قبول کرنا تقلید کہلاتا ہے قطع نظر اس سے کہ اس نے یہ بات کہاں سے لی اور کس سے لی ہے۔ ایسا اندھا مقلد جاہل اور علم سے کورا ہے۔ پھر آپ نے اس کی دلیل میں قرآنِ مجید کی یہ آیت پیش کی ﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ ''یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔'' اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو معرفت اور تحقیق کا حکم دیا ہے نہ کہ ظن اور تقلید کا۔'' [1]

(18) شریعت سازی:

مقلدین جب اپنے مذہب کی خاطر اور اپنے اپنے ائمہ کے اقوال کو تقویت پہنچانے کے لیے اصول وضوابط گھڑتے ہیں یا پھر اپنے امام کے قول کو حدیث وسنت پر ترجیح دیتے ہیں تو گویا وہ شریعت سازی کر رہے ہوتے ہیں۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((مَنِ اسْتَحْسَنَ فَقَدْ شَرَّعَ .)) [2]

''جس نے کسی عمل کو اپنی طرف سے اچھا جانا اس نے شریعت سازی کی۔''

احناف کے مشہور ومعروف عالم مسعود بن شیبہ اپنی ''کتاب التعلیم'' کے مقدمے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کے بارے میں رقم طراز ہیں:

((اِنَّـهُ يَـجِـبُ عَـلَـى اَهْـلِ الْغَرْبِ وَالشَّرْقِ بَلْ عَلَى كَافَّةِ

---

[1] فقه الاكبر لامام ابوحنيفة، طبع مصر، ص: 10.

[2] الإحكام للآمدى: 162/4.

الْخَلْقِ اَنْ یَتَّخِذُوْا اَبَاحَنِیْفَةَ اِمَامًا وَعَقِیْدَتَهُ دِیْنًا وَقَوْلَهُ مَذْهَبًا بِحَیْثُ لَا یَبْغُوْنَ عَنْهُ حَوْلًا وَلَا یُرِیْدُوْنَ بِهِ بَدْلًا .))

''مشرق و مغرب میں رہنے والوں پر بلکہ تمام لوگوں پر واجب ہے کہ وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو اپنا امام، ان کے عقیدے کو اپنا دین اور ان کے اقوال کو اپنا مذہب اس طور سے بنائیں کہ نہ اس سے آگے بڑھ سکیں اور نہ پیچھے پلٹ سکیں بلکہ تا حیات حنفی المذہب بن کے رہیں۔''

شیخ الہند محمود الحسن صاحب مزید فرماتے ہیں:

''کیونکہ قولِ مجتہد بھی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی شمار ہوتا ہے۔'' [1]

شیخ عبدالرحمٰن بن حسن آل الشیخ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ برائی عام ہو چکی ہے، خصوصاً ان لوگوں میں جو اہل علم کہلاتے ہیں، انہوں نے کتاب وسنت کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں اور لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے روک رہے ہیں، چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ کتاب وسنت سے صرف مجتہد ہی دلیل لے سکتا ہے اور اب اجتہاد کا دروازہ بند ہے، نیز یہ کہتے ہیں کہ جس کی ہم تقلید کرتے ہیں وہ آپ سے بڑا عالم بالحدیث تھا، تو اس طرح کی باتوں کا مقصد صرف یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ کی جائے جو کہ وحی کے بغیر بولتے ہی نہیں تھے، اور اس شخص کی بات پر مکمل اعتماد کیا جائے جو غلطی بھی کر سکتا ہے...... سو ہر مکلّف پر واجب ہے کہ اسے جب کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی دلیل مل جائے اور اسے اس کا معنی بھی سمجھ میں آ جائے تو وہ اس پر عمل

[1] تقارير حضرت شيخ الهند، ص: 24، الورد الشذى، ص: 2.

کر گزرے، خواہ اس پر کسی عالم یا امام نے عمل کیا ہو یا نہ کیا ہو، اور اس بات پر ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا۔'' ❶

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رقمطراز ہیں کہ:

''اگر تم یہودیوں کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو علماء کرام کو دیکھو جو دُنیا کی طلب اور سلف کی تقلید پر جمے ہوئے ہیں یہ لوگ کتاب وسنت کی نصوص سے منہ پھیرتے اور کسی عالم کے تعمق، تشدد اور استحسان کو مضبوطی سے پکڑے بیٹھتے ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ جو معصوم ہیں کے کلام کو چھوڑ کر موضوع روایات اور فاسد تاویلوں کو گلے سے لگالیا ہے اس وجہ سے یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔'' ❷

(19) مذہب کی خاطر تاویلات:

مقلدین اپنے ائمہ کے اقوال کی خاطر قرآنی آیات اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی تاویلات کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ چنانچہ ابوالحسن کرخی حنفی نے لکھا ہے:

((اَنَّ كُلَّ آيَةٍ تُخَالِفُ قَوْلَ اَصْحَابِنَا فَإِنَّهَا تُحْمَلُ عَلَى النَّسْخِ اَوْ عَلَى التَّرْجِيْحِ، وَالْاَوْلَى اَنْ تُحْمَلَ عَلَى التَّاوِيْلِ مِنْ جِهَةِ التَّوْفِيْق.)) ❸

''ہر وہ آیت قرآنیہ جو ہمارے فقہاء کے اقوال کے خلاف ہے اسے یا تو نسخ

---

❶ فتح المجید، صفحہ نمبر: 239۔ 240.

❷ الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، ص: 10، 11.

❸ اصولِ کرخی از ابو الحسن کرخی: 12.

پر محمول کیا جائے گا یا ترجیح پر۔ زیادہ بہتر یہی ہے کہ اسے تاویل پر محمول کیا جائے تا کہ موافقت پیدا ہو جائے۔''

مزید لکھتے ہیں:

((اَنَّ كُلَّ خَبَرٍ يَجِئُى بِخِلَافِ قَوْلِ اَصْحَابِنَا فَاِنَّهُ يُحْمَلُ عَلَى النَّسْخِ اَوْ عَلٰى اَنَّهُ مُعَارِضٌ بِمِثْلِهِ .)) ❶

''ہر وہ حدیث جو ہمارے اصحاب کے قول کے خلاف ہو اسے منسوخ سمجھا جائے گا یا اس کے مثل حدیث کے معارض سمجھا جائے گا۔''

(20) مقلد، جماعت اہل سنت سے خارج ہے:

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَالَّذِىْ يَجِبُ اَنْ يُّقَالَ: كُلُّ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى إِمَامٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ يُوَالِى عَلَى ذَلِكَ وَيُعَادِى عَلَيْهِ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ خَارِجٌ عَنِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ، سَوَاءً كَانَ فِى الْاُصُوْلِ اَوِ الْفُرُوْعِ .)) ❷

''یہ کہنا واجب (فرض) ہے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی دوسرے امام سے منسوب ہو جائے، اس انتساب پر وہ دوستی رکھے اور دشمنی رکھے تو یہ شخص بدعتی ہے، اہل سنت والجماعت سے خارج ہے، چاہے (انتساب) اصول میں ہو یا فروع میں۔''

---

❶ اصول الكرخي از ابو الحسن كرخى، ص: 373.

❷ الكنز المدفون والفلك المشحون للسيوطى، ص: 149.

(21) تقلید کی وجہ سے ہر گروہ اپنے مذہب کی دعوت دیتا ہے:

تقلید کی وجہ سے ہر گروہ اپنے مذہب اور امام کی طرف بلاتا ہے، نہ کہ اسلام کی طرف نتیجتاً حیرانی ہی حیرانی ہوتی ہے۔

شیخ محمد سلطان معصومی ذکر کیا ہے، کہ ''جاپان کے شہر ٹوکیو سے انہیں ایک خط موصول ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''جاپان کے چند روشن دماغ آدمی اسلام کی طرف مائل ہوئے تو انہوں نے اپنا ارادہ جمعیت المسلمین ٹوکیو کے سامنے ظاہر کیا، تو وہاں پر جو ہندوستان کے حنفی علماء تھے، وہ کہنے لگے: تم ابوحنیفہ کے مذہب کو قبول کرو۔ کیونکہ وہ سراج امت ہیں۔ لیکن جاوا (انڈونیشیا) کے شافعی علماء نے ان کو مشورہ دیا کہ تم شافعی مذہب قبول کرو تو وہ لوگ دونوں گروہوں کی کھینچا تانی کی وجہ سے سخت متحیر ہوئے اور اسلام قبول نہ کر سکے۔'' ❶

شیخ محمد حیات سندھی حنفی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

> ''ہمارے اہل زمانہ نے جو خاص مذہب کے التزام کی بدعت ایجاد کی ہے کہ ہر کسی کے لیے ایک مذہب سے منتقل ہو کر دوسرے مذہب میں جانے کو ناجائز کہتا ہے۔ تو یہ جہالت بدعت اور ظلم ہے۔ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو صحیح غیر منسوخ احادیث کو چھوڑ کر جن مذاہب کی کوئی سند نہیں انہیں سے تمسک کرتے ہیں۔'' إنا لله وإنا إليه راجعون . ❷

بین المذاہب رسہ کشی کی مثالوں سے کتب بھری پڑی ہیں، اسی تعصب اور اپنے مذہب کی طرف دعوت دینے کے نتیجے میں مسجد الحرام میں چار مصلے، بلکہ کچھ عرصہ شیعہ

---

❶ هل العالم ملتزم باتباع مذهب معين ، ص : 3 .

❷ إيقاظ هم اولى الابصار للشيخ صالح الفلاني ، ص : 270 .

زیدیہ کا پانچواں مصلیٰ اس کی بین دلیل ہے، جیسا کہ ابن جیر اندلسی نے 875ھ کے سفر نامہ حج میں ذکر کیا ہے۔ اختلاف کا کس قدر بدنما منظر ہوگا کہ جسے دیکھ کر اعداء اسلام کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ العیاذباللّٰہ

علامہ صنعانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ کے اِس حرم کہ جس کے سب مقامات سے افضل ترین مقام ہونے پر علماء امت کا اجماع ہے، میں بھی پھر کسی، جاہل، گمراہ اور برے ملوک نے ان مصلوں کو ایجاد کیا۔ جس کی وجہ سے عباد اللہ کی عبادت کو بھی متفرق کر کے کتنے مفاسد پیدا کیے، یہ اللہ ہی جانتا ہے۔ اہل اسلام کی عبادت کو متفرق کرنا، ایسی بدعت ہے کہ جس سے ابلیس لعین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں، اور پھر مسلمانوں کو شیطان کے لیے مسخرہ بنا دیا۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

''مکہ مکرمہ میں مختلف مصلوں کی ایجاد کے بدعت ہونے پر اجماع ہے۔ جسے چرکسی ملوک میں سے فرج بن برقوق نے نویں صدی ہجری کے اوائل میں ایجاد کیا۔ اس زمانے کے اہل علم نے اس پر نکیر کیا۔ اور اس کی مخالفت میں کتابیں بھی لکھیں۔ اللّٰہ اکبر

مقام تعجب ہے کہ زمین پر سب سے افضل مقام میں مسلمانوں کے برے بادشاہ نے اس بدعت کو ایجاد کیا، جسے بعد کے اہل خیر ملوک نے برا جانا، کیونکہ ان مصلوں نے مسلمانوں کو باجماعت نماز کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ حالانکہ صادق ومصدوق پیغمبر ﷺ نے اختلاف اور تفرقہ سے منع فرمایا اور اتحاد واتفاق کا درس دیا۔ بلکہ آپ نے بیک وقت مختلف جماعتیں

کرانے سے منع فرمایا ہے۔

سب سے خطرناک اور اسلام اور اہل اسلام پر گراں بات یہ کہ حرم مکی میں ہر امام اپنی الگ الگ جماعت کھڑی کرتا۔ ہر امام کے مقلد وتبع اپنے ہی مصلیٰ پر اس کے پیچھے کھڑے ہوتے، ایسا معلوم ہوتا کہ یہ لوگ مختلف شریعتوں اور ادیان کے جانتے مانتے ہیں۔'' انـا لـلّٰـه وانـا اليـه راجعون . ''❶

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس مدرس ومفتی مسجد الحرام وپروفیسر جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرّمہ نے اپنی کتاب ''الـمسـجد الحرام تاريخه واحكامه'' میں اس مسئلے کو تاریخی طور پر ذکر کیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ: ''مجھے تتبع کے بعد ائمہ اربعہ کے مصلوں اور محاریب کا پہلا ذکر 884ھ میں ملا۔ اس کا معنی یہ ہے کہ یہ مصلےٰ نویں صدی سے بہت پہلے ہی ایجاد ہو چکے تھے۔''❷

مزید برآں اپنی کتاب ''تقلید کا حکم، ص: 611'' پر رقمطراز ہیں:

''اللہ کے فضل وکرم سے یہ بدعت حرم پاک سے ختم ہوگئی۔ جب اسلام کے عبقری، اللہ کے دین کے مجدد شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل فیصل رحمہ اللہ جزیرہ عرب پر حاکم ہوئے اور اپنی حکومت کی بنیاد کتاب وسنت پر رکھی، جس نے دین حنیف کی خدمت کا حتی الامکان حق ادا کیا، کتاب وسنت کی تعلیم کو عام کیا۔ عقیدہ سلف کی ایسی خدمت کی جس کی مثال بہت صدیوں کے پہلے قرونِ خیر ہی میں مل سکتی ہے۔ اللہ ان کو اپنی رحمت میں

---

❶ إرشاد السائل إلى دلائل المسائل، ص: 95.

❷ المسجد الحرام تاريخه واحكامه، ص: 163، 169.

رکھے، آمین!

البتہ اموی مسجد دمشق میں جیسا کہ وہاں کے لوگوں نے بتایا ہے کہ چار محراب اب بھی باقی ہیں۔ اللہ انہیں بھی زائل کر کے مسلمانوں کو ایک امام پر اکٹھا کر دے۔''

(22) صحابہ کی گستاخی کرنا:

مقلدین اپنے ائمہ کی تقلید میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی سے بھی گریز نہیں کرتے جو کہ انتہائی خطرناک اور مذموم عمل ہے:

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی:

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے، جس کے جواب میں زاہد الکوثری نے اس کی سند پر محاکمہ کرتے ہوئے انس رضی اللہ عنہ کو بھی معاف نہیں کیا، لکھا ہے:

''یہ حدیث بیان کرنے میں انس رضی اللہ عنہ منفرد ہیں اور اسے انہوں نے بڑھاپے کی حالت میں جبکہ ان کا حافظہ صحیح نہیں رہا تھا، بیان کیا ہے۔''[1]

تقریباً تمام اصولی حنفی اپنے باطل مسلک کے دفاع میں تنقیص صحابہ کرتے ہوئے یہ زہر اگلتے رہے ہیں، فلاں، فلاں صحابی غیر فقیہ ہے۔ اسی طرح خادم رسول سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں ملا جیون حنفی لکھتا ہے:

((وَاِنْ عُـرِفَ بِـالْـعَـدَالَةِ وَالضَّبْطِ دُوْنَ الْفِقْهِ كَاَنَسٍ وَاَبِیْ

---

[1] تانیب الخطیب للکوثری، ص: 117۔ ابوحنیفہ کا عادلانہ دفاع، مترجم عبدالقدوس فاروق، ص: 39۔40، ناشر: عمر اکادمی، نزد گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔

هُرَيْرَةَ .))❶

''اگر چہ وہ راوی (صحابہ) عدالت اور ضبط میں معروف ہیں، لیکن غیر فقیہ ہیں، جیسے انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔''

عیسیٰ بن ابان حنفی نے کہا ہے:

((لا تُقْبَلُ شَهَادَاتُ الْاَعْرَابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّمَا رُدَّ خَبَرُهُ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَعْرُوْفًا بِالْعِلْمِ وَ نَقْلِ الْاَخْبَارِ .))❷

''دیہاتی صحابہ کرام کی شہادتیں اس لیے قبول نہیں کیونکہ وہ علم اور اخبار (احادیث) کے نقل کرنے میں اتنے معروف نہیں تھے۔''

وابصہ بن معبد، سلمۃ و معقل بن سنان رضی اللہ عنہم کی صحابیت کا انکار:

عبد العزیز البخاری حنفی تینوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحابیت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

((أَنَّ وَابِصَةَ وَ سَلْمَةَ وَ مَعْقِلًا وَ اِنْ رَاَوُوا النَّبِيَّ ﷺ وَ رَوَوْا عَنْهُ لَا يُعَدُّوْنَ مِنْ صَحَابَةٍ عَلَى مَا اخْتَارَهُ الْاُصُوْلِيُّوْنَ لِعَدْمِ مَعْرِفَةِ طُوْلِ صُحْبَتِهِمْ .))❸

''بے شک وابصہ، سلمہ اور معقل رضی اللہ عنہم نے اگر چہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ان سے روایت بھی کی ہے لیکن حنفی اہل اصول کے نزدیک پسندیدہ قول کے مطابق یہ صحابہ میں شمار نہیں ہوتے کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ نور الانوار مع قمر الاقمار، باب بیان احوال الراوی، ص: 183، مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور۔

❷ الفصول فی الاصول للجصاص: 135/3 .

❸ کشف الاسرار از عبدالعزیز بخاری: 713/2، مطبوعه دار الکتاب العربی .

سے لمبی صحبت اختیار نہیں کی۔''

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی تنقیص:

شیخ الہند مولانا محمود الحسن حنفی، سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا صحابیہ کی تنقیص کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''حنفیہ کہتے ہیں کہ فاطمہ کو سکنی اس لیے نہ دلوایا گیا کہ وہ زبان دراز تھیں۔''[1]

وائے افسوس! یہ اصحاب رسول کے خلاف کس قدر جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی زبانوں اور قلموں کو گستاخانہ طور پر استعمال کرتے ہیں۔ (نعوذ بالله من ذلك)

کاتب وحی، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین:

اصول فقہ حنفیہ مبحث الاہلیۃ کے تحت کہا گیا کہ جہالت کی ایک قسم ایسی ہے جس کی قیامت کے روز بھی معافی نہ ہوگی اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی عذر سنا جائے گا، جیسا کہ معاندین کا کفر یا جیسے معتزلہ کا عذاب، رؤیت باری تعالیٰ اور شفاعت کا انکار وغیرہ اسی کے ساتھ ایک مثال یہ بھی دی گئی:

((كَجَهْلِ الشَّافِعِيِّ فِيْ جَوَازِ الْقَضَاءِ بِشَاهِدٍ وَ يَمِيْنٍ فَإِنَّهُ مُخَالِفٌ لِّلْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرِ وَ هُوَ قَوْلُهُ: اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى مَنْ اَنْكَرَ وَ اَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِهٖ مُعَاوِيَةُ .))[2]

---

[1] الورد الشذی علی جامع الترمذی، ص: 197، ناشر معهد الخليل الاسلامی 445، بهادر آباد، کراچی نمبر: 51.

[2] نور الانور مع قمر القمار، ص 305، مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاهور۔

''یعنی امام شافعی کی جہالت بھی اسی قسم کی ہے، جو انہوں نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر حق دلانے کا فیصلہ دیا ہے، یہ مشہور حدیث کہ مدعی کے ذمہ گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے'' کے خلاف ہے سب سے پہلے اس اصول کے فیصلہ کرنے والے معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔''

ملا جیون حنفی نے لکھا ہے:

((وَ اِنْ عُـرِفَ بِـالْـعَدَالَةِ وَ الضَّبْطِ دُوْنَ الْفِقْهِ كَاَنَسٍ وَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنْ وَافَقَ حَدِيْثُهُ الْقِيَاسَ عُمِلَ بِهٖ وَ اِنْ خَالَفَهٗ لَمْ يُتْرَكْ اِلَّا بِالضُّرُوْرَةِ .))[1]

''اور اگر راوی عدالت وضبط کے لحاظ سے معروف بغیر فقاہت کے (یعنی غیر فقیہ ہو) جیسے انس وابوہریرہ رضی اللہ عنہما اگر ان سے مروی احادیث قیاس کے مطابق ہوں گی تو ان پر عمل کیا جائے گا، اگر وہ قیاس کے خلاف ہوں گی تو ضرورت کے تحت ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔''

---

[1] نـور الانـوار، مـکتبـه رحمانیه، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاهور، مبحث بیان الاحوال الراوی.

باب 3

مقلدین کی کتب کا سرسری جائزہ

مقلدین ائمہ میں سے ہم صرف امام ابوحنیفہ کے مقلدین کی چند کتب اصول فقہ کا سرسری جائزہ پیش کیے دیتے ہیں تا کہ عوام مقلدین کو اس حقیقت کا پتا چل جائے کہ جن کتب پر ان کا اعتماد ہے، اُن کی حقیقتِ علمی وحیثیتِ فقہی کیا ہے؟

چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

((وَجَدْتُ اَكْثَرَهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ بِنَاءَ الْخِلَافِ بَيْنَ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيِّ عَلٰى هٰذِهِ الْاُصُوْلِ الْمَذْكُوْرَةِ فِیْ كِتَابِ الْبَزْدَوِيِّ وَنَحْوِهِ، وَاِنَّمَا الْحَقُّ اَنَّ اَكْثَرَهَا اُصُوْلٌ مُخَرَّجَةٌ عَلٰى قَوْلِهِمْ وَاِنَّهَا لَا تَصِحُّ بِهَا رِوَايَةٌ عَنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَصَاحِبَيْهِ.)) [1]

”اکثر مقلدین کا خیال ہے کہ اکثر اصول، امام ابوحنیفہ اور صاحبین سے منقول ہیں لیکن یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ اصول ان کے فروعی مسائل اور اقوال سے بنائے گئے ہیں۔ لہٰذا اصول کو ان کی طرف منسوب کرنا درست نہیں ہے۔“

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: جس شخص کی سنت مطہرہ پر نظر ہے اور وہ سنت کی تحقیق اور اشاعت میں مشغول رہتا ہے۔ اسے خوب معلوم ہے کہ کتب فقہ

---

[1] الانصاف از شاہ ولی اللّٰہ، ص: 88، حجة الله البالغة از شاہ ولی اللّٰہ: 160/1.

ایسے اقوال سے بھری پڑی ہیں۔ جن کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا بھی جائز نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جید حنفی عالم عبدالحیٔ حنفی لکھنوی تسلیم کرتے ہیں کہ:

''کتنی کتابیں ایسی ہیں جو جلیل القدر فقہاء کے ہاں قابل اعتماد ہیں لیکن ضعیف احادیث سے بھری پڑی ہیں۔ پس ہم غور وفکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگرچہ ان کتابوں کے مؤلفین نیک تھے لیکن وہ احادیث کے نقل کرنے میں سہل افکار تھے۔'' ❶

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی، اور فقہ حنفی کی کتب امام ابوحنیفہ کی وفات کے صدیوں بعد لکھی گئیں جس طرح یہود نصاریٰ اپنی کتب سیّدنا موسیٰ اور سیّدنا عیسیٰ علیہما السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں، بالکل اسی طرح حنفی حضرات بھی اپنی کتب فقہیہ امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کا تعلق امام ابوحنیفہ کے ساتھ ہرگز ثابت نہیں یہ لوگ حدیث میں بہت کمزور تھے۔ چنانچہ مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

((اِنَّ الْکُتُبَ الْفِقْهِيَّةَ وَاِنْ کَانَتْ مُعْتَبَرَةً فِیْ نَفْسِهَا بِحَسْبِ الْمَسَائِلِ الْفَرْعِيَّةِ وَکَانَ مُصَنِّفُوْهَا اَيْضًا مِنَ الْمُعْتَبَرِيْنَ وَالْفُقَهَاءِ الْکَامِلِيْنَ لَايُعْتَمَدُ عَلَی الْاَحَادِيْثِ الْمَنْقُوْلَةِ فِيْهَا اِعْتِمَادًا کُلِّيًّا وَ لَا يُجْزَمُ بِوُرُوْدِهَا وَ ثُبُوْتِهَا قَطْعًا بِمُجَرَّدِ وُقُوْعِهَا فِيْهَا فَکَمْ مِنْ اَحَادِيْثَ ذُکِرَتْ فِی الْکُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ وَ هِیَ مَوْضُوْعَةٌ وَ مُخْتَلِقَةٌ.)) ❷

---

❶ النافع الکبریٰ لمن يطالع الجامع الصغير، ص: 122.

❷ مقدمه عمدة الرعاية، صفحه: 12، مطبوعه يوسفی.

''مصنف بھی ایسے ہی معتبر فقہاء ہوں کہ ان کی فقاہت پر اعتماد کیا جاتا ہو لیکن ان احادیث پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے جو ان لوگوں نے اپنی کتب فقہ میں لکھی ہیں اور نہ ہی ان کو حدیث کا نام دے کر اپنی کتب میں کوئی عبارت لکھ دینے سے یقین کر لینا چاہیے کہ یہ ضرور حدیث ہی ہوگی۔ کیونکہ ان کتب فقہ میں بہت سی ایسی احادیث ہیں جو موضوع یعنی من گھڑت اور بناوٹی ہیں اور بہت سی مختلف فیہ ہیں یعنی جن کی صحت کا اعتبار نہیں ہے۔''

فقہ حنفی میں ہدایہ کو ''کالقرآن'' بھی کہا گیا ہے، اس کی روایات کے متعلق ملا علی قاری حنفی قضائے عمری کے بارے میں ایک بے بنیاد روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

((لَا عَبْرَةَ بِنَقْلِ النِّهَايَةِ وَلَا بِبَقِيَّةِ شُرَّاحِ الْهِدَايَةِ ، فَإِنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ ، وَلَا أَسْنَدُوا الْحَدِيْثَ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُخَرِّجِيْنَ .))❶

''نہایہ شرح ہدایہ اور دیگر شارحین ہدایہ کی نقل کردہ روایاتِ حدیث کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ ایک تو وہ محدث نہیں، دوسرے وہ روایات کا ماخذ (source) بھی بیان نہیں کرتے کہ کس محدث نے اس روایت کی تخریج کی ہے۔''

مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

((مِنْ كِتَابٍ مُعْتَمَدٍ اِعْتَمَدَ عَلَيْهِ أَجِلَّةُ الْفُقَهَاءِ مَمْلُوْءٌ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْمَوْضُوْعَةِ ، وَلَا سِيَمَا الْفَتَاوَى .))❷

---

❶ الأسرار المرفوعة: 356، طبع بیروت۔ موضوعات کبیر، ص: 74، مطبوعہ مجتبائی، دہلی.

❷ مقدمة النافع الكبير: 31/1 .

''کتنی معتبر کتب ایسی ہیں جن پر جلیل القدر فقہاء نے اعتماد کیا ہے اور وہ موضوع احادیث سے بھری پڑی ہیں، خصوصاً فتاوے۔''

علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی ببانگ دہل حق بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

((اَلا تَـرَى اِلَـى صَـاحِـبِ الْهِـدَايَةِ مِـنْ اَجِلَّةِ الْحَنَفِيَّةِ وَالـرَّافِعِيّ شَارِحِ مِنْ اَجِلَّةِ الشَّافِعِيَّةِ مَعَ كَوْنِهِمَا مِمَّنْ يُشَارُ اِلَيْهِمَا بِالْاَنَامِلِ وَيَعْتَمِدُ عَلَيْهِ اَلا مَاجِدُ وَالْاَمَاثِلُ قَدْ ذَكَرُوْا فِيْ تَصْنِيْفَيْهِمَا مَا لَمْ يُوْجَدْ لَهُ اَثَرٌ عِنْدَ خَبِيْرٍ بِالْحَدِيْثِ .))

''یعنی کیا تم صاحب ہدایہ کی طرف نہیں دیکھتے جو سرتاج حنفیہ اور رافعی شارح جو چوٹی کے فقہاء شافعیہ میں شمار کیے جاتے ہیں باوجود اس کے کہ یہ وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں کہ ان کی عظمت اور جلالت کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جاتے ہیں اور بڑے بڑے نامور علماء وفقہاء ان کے مسائل حلال وحرام پر اعتماد کرتے چلے آئے ہیں، مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں نے بہت زیادہ ایسی احادیث اپنی کتابوں میں لکھی ہیں جو اس درجہ من گھڑت اور بناوٹی ہیں کہ اصل کتب حدیث سے ان کا ہرگز کچھ سروکار اور واسطہ ہی نہیں ہے۔''

الشیخ عبدالحق، مصنف ہدایہ کے علم حدیث کے ساتھ تعلق کو آشکارا کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''اگر حدیثے آوردہ نزد محدثین خالی از ضعفے نہ غالباً اشتغال وقت آں آستاذ در علم حدیث کمتر بودہ۔''[1]

[1] شرح سفر السعادت از شیخ عبدالحق دھلوی، ص 32.

یعنی معلوم ہوتا ہے مصنف ہدایہ کو علم حدیث سے کچھ زیادہ تعلق اور واسطہ نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ ایسی احادیث نقل کرتا ہے جو کہ محدثین رحمہم اللہ کے نزدیک نا قابل اعتبار وضعیف ہیں۔''

ان جلیل القدر ہستیوں اور فقہاء کا یہ حال ہے، کہ احادیث کے ذکر کرنے میں تساہل برتتے ہیں اور احادیث کی اسانید کے بارے میں چھان بین سے کام نہیں لیتے۔ یعنی یہ ہے بڑی بڑی اور معتبر کتب فقہ کا حال کہ ان میں موضوع اور بے اصل روایات پائی جاتی ہیں۔ ان کی چند ایک مثالیں تبصرہ کے ساتھ اور چند بلا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

(1) ہدایہ

ہدایہ فقہ حنفی کی انتہائی اہم اور معتبر کتاب ہے، فقہ حنفی کے بنیادی مصادر میں سے ایک مصدر ہے۔ بعض علمائے احناف نے اسے قرآن کے مثل قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں بہت سی موضوع، من گھڑت روایات ہیں۔ ان میں سے چند بطورِ مثال پیشِ خدمت ہیں:

پہلی حدیث:...... صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

"رُوِیَ أَنَّہُ - عَلَیْهِ السَّلَامُ - قَاءَ فَلَمْ یَتَوَضَّأْ." ❶

''روایت کیا جاتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے قے کی، لیکن وضو نہیں کیا۔''

تحقیق:...... حافظ زیلعی اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

''غریب جدًا، بہت غریب ہے۔'' ❷

نوٹ:...... ان کی غریب سے مراد یہاں یہ ہے کہ یہ حدیث ان کو نہیں ملی۔

اور ابن ہمام رقمطراز ہیں:

"أَمَّا حَدِیْثُ، أَنَّهُ ﷺ قَاءَ فَلَمْ یَتَوَضَّأْ. فَلَمْ یُعْرَفْ." ❸

''نبی کریم ﷺ نے قے کی، لیکن وضو نہیں کیا، تو یہ حدیث پہچانی نہیں گئی۔''

علامہ عینی نے کہا ہے:

"هٰذَا الْحَدِیْثُ غَرِیْبٌ لَا ذِکْرَ لَهُ فِیْ کُتُبِ الْحَدِیْثِ." ❹

---

❶ فتح القدير لابن الهمام: 39/1. ❷ نصب الراية للزيلعى: 37/1، 184.

❸ البناية شرح هداية للعينى: 39/1. ❹ البناية شرح هداية للعينى: 198/1.

''یہ حدیث غریب ہے، اس کا کتب حدیث میں کوئی وجود نہیں۔''

دوسری حدیث:......صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

"وَقَالَ -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ- لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْمَغْرِبَ وَأَخَّرُوْا الْعِشَاءَ ." ❶

''اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ''میری اُمت خیر پر رہے گی جب تک وہ مغرب کو جلد اور عشاء کو تاخیر سے ادا کرتی رہے گی۔''

تحقیق:......حافظ زیلعی اس کے متعلق لکھتے ہیں:

"قُلْتُ غَرِيْبٌ ." ❷

''میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث غریب ہے۔''

ابن ابی العز حنفی لکھتے ہیں:

"هٰذَا الْحَدِيْثُ مُنْكَرٌ، لَا يُعْرَفُ فِيْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ ." ❸

''یہ حدیث منکر ہے، کتب حدیث میں پہچانی نہیں جاتی۔''

علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں:

"هٰذَا الْحَدِيْثُ لَهُ أَصْلٌ وَلٰكِنْ بِغَيْرِ هٰذِهِ الْعِبَارَةِ ." ❹

''اس حدیث کی اصل ہے لیکن دوسرے الفاظ سے۔''

تیسری حدیث:......صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

"لِقَوْلِهِ -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ- مَنْ قَلَّدَ بَدَنَةً فَقَدْ أَحْرَمَ ." ❺

---

❶ البناية شرح هداية للعينى: 228/1.
❷ البناية للعينى: 246/1.
❸ التنبيهات على مشكلات الهداية: 468/10.
❹ البناية للعينى: 49/2.
❺ البناية للعينى: 514/2.

''یعنی جس شخص نے حج کے موقع پر مکہ میں قربانی ہونے والی اونٹنی کے گلے میں بطور علامت جوتا یا پٹا ڈال دیا ہو اس نے یقیناً احرام باندھ لیا یعنی ایسا کرنے سے اس پر احرام کی پابندیاں لاگو ہو جائیں گی، اگرچہ اس نے ابھی تک احرام نہ بھی باندھا ہو۔''

تحقیق:...... حافظ زیلعی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

''قُلْتُ: غَرِیْبٌ مَرْفُوْعًا .''[1]

''میں یہ کہتا ہوں کہ یہ حدیث مرفوعاً غریب ہے۔''

اس کے بعد انہوں نے ذکر کیا ہے کہ یہ ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

اور یہی بات ابن ہمام نے ''فتح القدیر'' (514/2) میں اور علامہ عینی نے ''البنایة'' (174/4) میں کہی ہے۔

اور حافظ ابن حجر نے کہا ہے:

''لَمْ اَجِدُہُ مَرْفُوْعًا......''[2]

''یہ حدیث مرفوعاً مجھے نہیں ملی۔''

اور ابن ابی العز نے کہا ہے:

''هٰذَا الْحَدِیْثُ غَیرُ مَعْرُوْفٍ......''[3]

''یہ حدیث غیر معروف ہے۔''

چوتھی حدیث:...... ((مَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً لا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا فَوَطِئَهَا

---

[1] البناية للعيني: 97/3 .

[2] الدراية لابن حجر: 32/2 .

[3] التنبيه على مشكلات الهداية: 1062/3 .

لَا یَجِبُ عَلَیْهِ الْحَدُّ عِنْدَ أَبِی حَنِیْفَةِ لٰكِنَّهُ یُوْجَعُ عُقُوْبَةً إِذَا كَانَ عَالِمٌ بِذٰالِكَ .)) ❶

''جس شخص نے کسی ایسی عورت سے نکاح کیا کہ اس شخص کے لیے اس عورت سے نکاح جائز نہ تھا (جیسے ماں، بہن، بیٹی وغیرہ) پھر اس کے ساتھ ہم بستری بھی کر لی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس شخص پر حد واجب نہیں، البتہ سزا کے طور پر اس کو تکلیف پہنچائی جائے گی، جبکہ وہ تحریم (ان کے حرام ہونے کو) جانتا ہو۔''

شریعت اسلامیہ کا فیصلہ: (1)...... سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے گمشدہ اونٹ ڈھونڈ رہا تھا تو اونٹ سواروں یا گھوڑ سواروں کا ایک قافلہ آیا، ان کے ساتھ جھنڈا تھا، چونکہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک مقام حاصل تھا، اس وجہ سے اعرابی لوگ میرے اردگرد پھرنے لگے، پھر وہ ایک قبہ پر آئے وہاں سے انہوں نے ایک مرد کو نکالا اور اس کی گردن اُڑا دی ''فَسَأَلْتُ عَنْهُ فذكروا أَنَّهُ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيْهِ . '' ❷ ''میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس نے اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ نکاح کیا۔''

(2)...... سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا سے ملاقات کی، ان کے پاس ایک جھنڈا تھا، میں نے ان سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا:

((بَعَثَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَی رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَأَةَ أَبِیْهِ فَأَمَرَنِیْ

---

❶ الهدايه، كتاب الحدود، باب الوطى الذى يوجب الحد والذى لا يوجبه، صفحه: 516، جلد نمبر 2، طبع المصباح.

❷ سنن ابى داؤد، كتاب الحدود، باب فى الرجل يزنى بحريمه، رقم الحديث: 4456.

اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاٰخُذَ مَالَهٗ .))❶

''مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کی گردن ماردوں اور اس کا مال لے لوں۔''

پانچواں مسئلہ:..... ''وکالمستمنی بِالْکُفِّ . ''...... ''جو آدمی کسی عورت کی طرف دیکھتا ہے اور منی بہا دیتا ہے اس کا بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہ اس آدمی کی طرح ہو گیا جو ہاتھ کے ساتھ منی نکالتا ہے، یعنی مشت زنی کرتا ہے۔''❷

شریعت اسلامیہ کا فیصلہ: مشت زنی بھی شہوت میں سے ہے، لہٰذا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جیسا کہ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((یَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِیْ .))❸

''وہ (روزہ دار) اپنا کھانا، پینا اور اپنی شہوت میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے۔''

چھٹا مسئلہ:...... ''قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ رضی اللہ عنہ لَیْسَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةٌ مَسْنُوْنَةٌ فِی جَمَاعَةٍ . ''❹

''ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: استسقاء (بارش طلب کرنے کے لیے) نماز باجماعت مسنون نہیں۔''

---

❶ سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی الرجل یزنی بحریمه، رقم: 4457.

❷ الهدایه، کتاب الصوم، باب ما یوجب القضاء والکفارة، صفحه نمبر: 271: 1، طبع المصباح.

❸ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، رقم: 1894.

❹ الهدایة، کتاب الصلوٰة، باب الاستسقاء، صفحه نمبر: ١٧٦، جلد نمبر 1، طبع المصباح.

شریعت اسلامیہ اور نماز استسقاء باجماعت: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، جس دن نبی کریم ﷺ استسقاء کے لیے نکلے، میں نے آپ کو دیکھا، آپ نے اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیری اور قبلہ کی طرف منہ کے لیے دعا کر رہے تھے۔ پھر اپنی چادر اُلٹی "ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهْرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَأْةِ ." ❶

''پھر ہم کو دو رکعت نماز پڑھائی اور اس میں اونچی قرأت کی۔''

پس ان موضوع روایات سے اس کتاب کی حقیقت عیاں ہو گئی۔ اگر کسی کو اس بات میں شک وشبہ ہو تو وہ "نصب الراية"، "الدراية" اور "التنبيه على مشكلات الهداية لابن ابی العز" کا مطالعہ کر کے دیکھ لے۔ فانه يرى العجب العجاب .

(2) دُرِمختار

درمختار بھی فقہ حنفی کی چوٹی کی کتاب ہے۔ اس کی علمی حیثیت کو واضح کرنے کے لیے چند مسائل پیش خدمت ہیں۔

مسئلہ نمبر [1]: دُرمختار کے صفحہ (183) پر ''جامع المسانید'' وغیرہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ کی فضیلت سے متعلق روایت موجود ہے۔ "أَبُوْحَنِيْفَةَ سِرَاجُ أُمَّتِیْ ."

تحقیق: ......اس کی اسنادی حیثیت بیان کرتے ہوئے ملا علی قاری حنفی رقمطراز ہیں:

"مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِيْنَ ." ❷

---

❶ صحيح بخاری، باب کيف حول النبی ﷺ ظهره الى الناس، رقم: 1025.

❷ موضوعات کبير از مُلا علی قاری، رقم: 4.

''محدثین کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔''

مسئله نمبر [2]: ((وَ أَمَّا فِیْ دُبُرِ نَفْسِهٖ فَرَجَعَ فِی النَّهْرِ عَدْمُ الْوُجُوْبِ اِلَّا بِالْإِنْزَالِ .))

''یعنی اپنی ہی دُبر میں اپنے ذکر کے ساتھ وطی کرنے والے پر انزال نہ ہونے کی صورت میں غسل واجب نہیں۔'' ❶

مسئله نمبر [3]: ((وَ مَسَّ فَرْجَ بَهِیْمَةٍ اَوْ قَبَّلَهَا فَاَنْزَلَ، أَیْ لَا یَفْسُدُ صَوْمُهٗ .))

''یعنی اگر جانور کی شرم گاہ کو چھونے اور اسے بوسہ دینے سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔'' ❷

مسئله نمبر [4]: ((لَا حَرَمَ لِلْمَدِیْنَةِ عِنْدَنَا .))

''یعنی ہم (احناف) کے نزدیک مدینہ حرم نہیں۔'' ❸

مسئله نمبر [5]: ((رَخَّصَ الْخَمْرَ لِلعَطْشَانِ وَ عَلَیْهِ الْفَتْوٰی .))

''یعنی پیاسے آدمی کو شراب پینے کی اجازت ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔'' ❹

(3) فتاویٰ قاضی خان

حنفی فتاویٰ میں بھی موضوع اور من گھڑت روایات اور بے ہودہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ قاضی خان اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں:

---

❶ در مختار: 162/1 .

❷ در مختار: 399/2 .

❸ در مختار: 626/2 .

❹ مأخوذ از فقه و حدیث از سید بدیع الدین شاه راشدی، ص: 142۔ 144 .

مسئلہ نمبر [1]: ”رُوِیَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ مُتَّكِأً.“ ❶

”روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹیک لگا کر کھانا کھایا۔“

تحقیق: ...... یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے اور صحیح احادیث کے مخالف ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنِّیْ لَا آكُلُ مُتَّكِأً.)) ❷ ...... ”میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔“

مسئلہ نمبر [2]: ”وَلَوْ قَبَّلَ الرَّجُلُ أُمَّ امْرَأَتِهٖ تَثْبُتُ الْحُرْمَةُ مَا لَمْ يَظْهَر اَنَّهٗ قَبَّلَهَا بِغَيْرِ شَهْوَةٍ.“ ❸

”اور اگر داماد ساس کو بوسہ دے تو بیوی حرام ہو جائے گی لیکن اگر بغیر شہوت کے ہو تو پھر نہیں۔“

مسئلہ نمبر [3]: ”لَوْ تَزَوَّجَ بِذَاتِ رَحِمٍ مَحْرَمٍ نَحْوَ الْبِنْتِ وَ الْاُخْتِ وَ الْاُمِّ وَ الْعَمَّةِ وَ الْخَالَةِ وَ جَامَعَهَا لَا حَدَّ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ اِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَیَّ حَرَامٌ.“ ❹

”بیٹی، بہن، ماں، پھوپھی، خالہ وغیرہ محرمات ابدیہ سے نکاح کر کے صحبت کرے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر حد نہیں ہے۔ اگرچہ وہ کہے مجھے معلوم تھا کہ یہ مجھ پر حرام تھی۔“

---

❶ فتاویٰ قاضی خان: 781/4، مطبوع نور لکشور دھلی، منقول از الطوام المرعشة لبديع الدين الراشدی، ص: 83.

❷ صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، رقم: 5398، 5399.

❸ حاشیہ بر فتاویٰ عالمگیری: 261/1.

❹ حاشیہ بر فتاویٰ عالمگیری: 468/3.

مسئلہ نمبر [4]: "وَ النَّظْرُ اِلَى الْفَرْجِ عَنِ الشَّهْوَةِ يَثْبُتُ حُرْمَةُ الْمُصَاهَرَةِ عِنْدَنَا وَ تَكَلَّمُوْا فِي النَّظْرِ اِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَثْبُتُ الْحُرْمَةُ ، قَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ النَّظْرُ اِلٰى مَبْنَتِ الْعَانَةِ...... وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ النَّظْرُ اِلَى الشِّقِّ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ النَّظْرُ اِلٰى دَاخِلِ الْفَرْجِ...... وَ عَلَيْهِ الْفَتْوٰى حَتّٰى قَالُوْا لَوْ نَظَرَ اِلٰى فَرْجِهَا وَ هِيَ قَائِمَةٌ لَا تَثْبُتُ حُرْمَةُ الْمُصَاهَرَةِ وَ اِنَّمَا يَقَعُ النَّظْرُ فِي الْاَرْضِ اِذَا كَانَتْ قَاعِدَةٌ مُتَّكِئَةً ."[1]

''عورت کی شرم گاہ دیکھنے سے ہمارے نزدیک حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے۔ اب اس میں علمائے حنفیہ کا اختلاف ہے کہ شرمگاہ کا کون سا حصہ دیکھے تو حرمت ثابت ہوتی ہے۔ بعض نے کہا جہاں بال اگتے ہیں وہ جگہ دیکھنے سے بعض نے کہا اس کی قاشیں دیکھنے سے اور بعض نے کہا شرمگاہ کا اندرونی حصہ دیکھنے سے اور اسی پر فتویٰ ہے حتیٰ کہ فقہائے کرام نے فرمایا ہے کھڑی عورت کی شرم گاہ دیکھنے سے حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوگی۔ شرمگاہ کے اندر نظر تب ہی پڑتی ہے جب وہ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی ہو۔''

مسئلہ نمبر [5]: خادم رسول سیّدنا انس رضی اللہ عنہ پر یہ الزام لگایا گیا ہے:

"يَأْكُلُ اَلْوَانًا مِنَ الطَّعَامِ وَيُكْثِرُ ثُمَّ يَتَقَيَّأُ ."[2]

''وہ انواع اقسام کے کھانے کھاتے اور خوب پیٹ بھر کر کھاتے پھر قے کر

---

[1] حاشیہ بر فتاویٰ عالمگیری: 362/1 .

[2] فتاویٰ قاضی خان: 403/3 .

دیتے تھے۔''

حقیقت: ...... حالانکہ یہ گھٹیا فعل کسی عام انسان سے بھی متوقع نہیں، چہ جائیکہ اس کا انتساب صحابی رسول سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف کیا جائے۔

یہ وہ خادم رسول ہیں جنہیں دس سال خدمت نبوی کا موقع ملا، جن کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی:

((اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَا لَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكَ لَهُ فِيْمَا رَزَقْتَهُ .)) ❶

''اے اللہ! انس کو مال اور اولاد زیادہ عطا فرما، اے اللہ! جو کچھ بھی تو اس کو عطاء فرمائے اس میں برکت پیدا فرما۔''

آپ کا شمار زہاد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ ❷

(4) فتاویٰ عالمگیری

فتاویٰ عالمگیری فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے، اس کی علمی حیثیت کا اندازہ ذیل میں دیئے گئے بلاتبصرہ مسائل سے لگایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ:

مسئلہ نمبر [1]: ......''اِذَا شَرِبَ تِسْعَةَ أَقْدَاحٍ مِّنْ نَبِيْذِ التَّمْرِ فَـأُوْجِرَ الْعَاشِرَ، فَسَكِرَ، لَمْ يُحَدَّ، لِأَنَّ السُّكْرَ يُضَافُ إِلٰى مَا هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ، كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ.''

''جب آدمی کھجور کی نبیذ کے نو پیالے اپنی مرضی سے پی لے، پھر دسواں پیالہ اسے دھمکا کر پلا دیا جائے اور اسے نشہ ہوجائے تو اس پر حد نافذ نہیں ہوگی کیونکہ نشہ قریبی پیالے کی طرف منسوب ہوگا۔ فتاویٰ سراجیہ میں اسی

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6378، 6379.

❷ صفوة الصلوٰة: 710/1.

طرح ہے۔'' ❶

مسئلہ نمبر [2]:...... ''کتا اور گدھا ذبح کر کے ان کا گوشت بیچنا جائز ہے۔'' ❷

مسئلہ نمبر [3]: ......''اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوَدِّیَ الْفِدْیَةَ عَنْ صَوْمِ اَبِیْهِ اَوْ صَلَاتِهٖ وَ هُوَ فَقِیْرٌ فَاِنَّهٗ یُعْطِیْ مَنَوَیْنِ مِنَ الْحِنْطَةِ فَقِیْرًا ثُمَّ یَسْتَوْهِبُهٗ ثُمَّ یُعْطِیْهِ هٰكَذَا اِلٰی اَنْ یُّتِمَّ .'' ❸

''باپ کے روزے یا نماز کا فدیہ دینا چاہتا ہے مگر وہ غریب ہے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ کسی غریب کو دوٹوپے گندم دے، پھر اس سے واپس لے لے، پھر اسے دے دے اور یہ لینے اور دینے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھے جب تک کہ فدیے کا حساب پورا نہ ہو جائے۔''

مسئلہ نمبر [4]: ......''وَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَخَذَ رَجُلًا فَقَیَّدَهٗ وَ حَبَسَهٗ فِیْ بَیْتٍ حَتّٰی مَاتَ جُوْعًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ رحمہ اللہ: اُوْجِعَهٗ عُقُوْبَةً وَ الدِّیَّةُ عَلٰی عَاقِلِهٖ وَ الْفَتْوٰی عَلٰی قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمہ اللہ اَنَّهٗ لَا شَیْءَ عَلَیْهِ .'' ❹

''ایک آدمی نے ایک آدمی کو باندھ کر کسی گھر میں قید کر دیا یہاں تک کہ وہ بھوکا مر گیا۔ امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: قاتل کو بطور سزا بھوکا رکھنا چاہیے اور عصبہ کے ذمہ دیت ہے۔ بڑے امام صاحب فرماتے ہیں: قاتل کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔''

---

❶ فتاویٰ عالمگیری : 413/5.

❷ فتاویٰ عالمگیری : 115/3.

❸ فتاویٰ عالمگیری، باب 4، ص: 92.

❹ فتاویٰ عالمگیری، ص: 6.

مسئلہ نمبر [5]: ......"وَ الْجُنُبُ اِذَا انْغَمَسَ فِی الْبِئْرِ لِطَلَبِ الدَّلْوِ فَعِنْدَ اَبِیْ یُوْسَفَ رحمہ اللہ علیہ اَلرَّجُلُ بِحَالِہٖ وَ الْمَاءُ بِحَالِہٖ وَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ رحمہ اللہ علیہ کِلَاھُمَا طَاھِرٌ وَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمہ اللہ علیہ کِلَاھُمَا نَجِسٌ وَ عَنْہُ اَنَّ الرَّجُلَ طَاھِرٌ لِاَنَّ الْمَاءَ لَا یُعْطٰی لَہٗ حُکْمُ الْاسْتِعْمَالِ قَبْلَ الْاِنْفِصَالِ...... وَ لَوِ انْغَمَسَ لِلْاِغْتِسَالِ لِلصَّلٰوۃِ یَفْسُدُ الْمَاءُ بِالْاِتِّفَاقِ ."❶

''جنبی اگر ڈول نکالنے کے لیے کنوئیں میں غوطہ لگائے تو ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک آدمی نجس اور کنوئیں کا پانی پاک ہے۔ محمدؒ کے نزدیک دونوں پاک ہیں۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دونوں نجس ہیں۔ اور ان سے ایک قول یہ ہے کہ آدمی پاک ہے اور پانی نجس ہے...... اگر نماز کے لیے غسل کی نیت سے ڈبکی لگائے تو بالاتفاق پانی ناپاک ہوجائے گا۔''

مسئلہ نمبر [6]: ......"وَ اِذَا اَلْقَاہُ مِنْ سَطْحٍ اَوْ جَبَلٍ اَوْ اَلْقَاہُ فِیْ بِئْرٍ فَعَلٰی قَوْلِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ . ھٰذَا خَطَاءُ الْعَمَدِ ."❷

''اگر کسی کو کوٹھے سے گرا دے یا پہاڑ سے دھکا دے دے یا کنویں میں پھینک دے تو امام صاحبؒ کے نزدیک یہ قتل بھی شبہ عمد میں داخل ہے یعنی قاتل کے ذمہ دیت ہوگی قصاص نہیں ہوگا۔''

مسئلہ نمبر [7]: ......"وَ لَوْ قَالَ لِرَجُلٍ اُقْتُلْ اَبِیْ فَقَتَلَہٗ فَعَلَی الْقَاتِلِ الدِّیَّۃُ لِابْنِہٖ ."❸

---

❶ فتاویٰ عالمگیری، ص: 23.
❷ فتاویٰ عالمگیری، ص: 6.
❸ فتویٰ عالمگیری، ص: 30.

''کسی سے کہا میرے باپ کو قتل کر دو اس نے اسے قتل کر دیا تو قاتل سے دیت لے کر اس کے بیٹے کو دی جائے گی۔''

مسئلہ نمبر [8]:...... ''وَلَوْ وَكَّلَ الْمُسْلِمُ ذِمِّيًّا بِبَيْعِ الْخَمْرِ اَوْ شَرَائِهِ جَازَ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ . ''❶

''مسلمان غیر مسلم شہری کی معرفت شراب کا کاروبار کرے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے۔''

مسئلہ نمبر [9]:...... ''رَجُلٌ جَامَعَ صَغِيْرَةً لَا يُجَامِعُ مِثْلَهَا فَمَاتَتْ اِنْ كَانَتْ اَجْنَبِيَّةً تَجِبُ الدِّيَّةُ . ''❷

''اجنبی بچی سے زنا کیا اور وہ مرگئی تو قصاص نہیں دیت واجب ہوگی۔''

مسئلہ نمبر [10]:...... ''لَوْ اَنَّ مَرِيْضًا اَشَارَ اِلَيْهِ الطَّبِيْبُ بِشُرْبِ الْخَمْرِ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَئِمَّةِ بَلْخٍ اَنَّهٗ يَنْظُرُ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ يَقِيْنًا اَنَّهٗ يَصِحُّ حَلَّ لَهُ التَّنَاوُلُ . ''❸

''اگر معالج مریض کو شراب پینے کا مشورہ دے تو اس سلسلے میں ائمہ بلخ سے روایت ہے اگر یہ علاج یقینی ہو تو شراب پی لینا حلال ہے۔''

مسئلہ نمبر [11]:...... ''وَكُلُّ مَا يُبَاحُ النَّظْرُ اِلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ الْغَيْرِ يُبَاحُ مَسُّهٗ اِذَا اَمِنَ الشَّهْوَةَ . ''❹

''مستثنٰی حصے کو چھوڑ کر بیگانی لونڈیوں کو نہ صرف دیکھنا بلکہ ان کی ساری

---

❶ فتویٰ عالمگیری باب 9، فصل 5، ص: 115.

❷ فتویٰ عالمگیری، باب 8، ص: 28.

❷ فتاویٰ عالمگیری، ص: 355.

❹ عالمگیری، ص: 329.

چیزوں کو ہاتھ لگانا بھی جائز ہے بشرطیکہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔‘‘

مسئلہ نمبر [12]:...... ”وَ يُكْرَهُ شُرْبُ دَرْدِيِ الْخَمْرِ وَ الْاِنْتِفَاعُ بِهٖ وَ لَوْ شَرِبَ مِنْهُ وَ لَمْ يُسْكَرْ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ عِنْدَنَا . “❶

’’نیچے بیٹھی ہوئی شراب پینا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا مکروہ ہے اور اگر پی لے مگر نشہ نہ ہو تو ہمارے نزدیک حد نہیں۔‘‘

مسئلہ نمبر [13]:...... ”رَجُلٌ وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلَى الْمُصْحَفِ اِنْ كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْاِسْتِخْفَافِ يُكَفَّرُ وَ اِلَّا فَلَا . “❷

’’آدمی نے اپنا پاؤں قرآن مجید کے اوپر رکھا۔ اگر بے ادبی کی نیت سے ہو تو کافر ہے ورنہ نہیں۔‘‘

مسئلہ نمبر [14]:...... ”لَوْ صُبَّ الْخَلُّ فِى الْخَمْرِ يُؤْكَلُ سَوَاءً كَانَتِ الْغَلَبَةُ لِلْخَمْرِ اَوْ لِلْخَلِّ بَعْدَ مَا صَارَ حَامِضًا . “❸

’’شراب میں سرکہ ڈالا جائے تو ترش ہونے کے بعد اسے پی لیا جائے خواہ شراب غالب ہو یا سرکہ۔‘‘

مسئلہ نمبر [15]:...... ”وَ اِذَا تَبَايَعَا بَيْعًا فَاسِدًا فِىْ دَارِ الْحَرْبِ فَهُوَ جَائِزٌ وَ هٰذَا عِنْدَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَ مُحَمَّدٍ . “❹

---

❶ فتاوٰی عالمگیری، ص: 412.

❷ فتاویٰ عالمگیری، ص: 322.

❸ فتاویٰ عالمگیری، باب، 1، ص: 410.

❹ فتاوٰی عالمگیری، فصل 6، ص: 121.

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک دارالحرب میں ناجائز کاروبار درست ہے۔''

مسئلہ نمبر [16]:...... ''رَجُلٌ زَنٰى بِصَغِيْرَةٍ لَا تَحْتَمِلُ الْجِمَاعَ فَاَفْضَاهَا لَا حَدَّ عَلَيْهِ . ''❶

''آدمی نے چھوٹی بچی سے زنا کیا جو جماع کو برداشت نہیں کرسکتی تھی اور اس کا سب کچھ کھول کر رکھ دیا تو اس پر حد نہیں۔''

مسئلہ نمبر [17]:...... ''كُلُّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْإِمَامُ الَّذِيْ لَيْسَ فَوْقَهُ اِمَامٌ مِمَّا يَجِبُ الْحَدُّ كَالزِّنَا وَ السَّرِقَةِ وَ الشَّرَابِ وَ الْقَذْفِ لَا يُؤَاخَذُ بِهٖ . '' ❷

''حاکم اعلیٰ زنا کرے، چوری کرے، شراب پیئے اور تہمت لگائے تو اس پر حد نہیں۔''

مسئلہ نمبر [18]:...... ''وَ لَوْ قَبَّلَ بَهِيْمَةً فَاَنْزَلَ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهٗ . ''❸

''جانور کو چوما اور انزال ہوگیا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔''

مسئلہ نمبر [19]:...... ''وَ اِنْ مَسَّ فَرْجَ بَهِيْمَةٍ فَاَنْزَلَ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهٗ . ''❹

''جانور کی مخصوص جگہ کو چھونے سے انزال ہوگیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔''

---

❶ فتاویٰ عالمگیری، ص: 205.

❷ فتاوی عالمگیری، ص: 51.

❸ فتاویٰ عالمگیری، ص: 204.

❹ فتاوی عالمگیری، ص: 205.

مسئله نمبر [20]:...... ”وَ الْإِيْلَاجُ فِي الْبَهِيْمَةِ وَ الْمَيْتَةِ وَ الصَّغِيْرَةِ الَّتِيْ لَا يُجَامَعُ مِثْلُهَا لَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ بِدُوْنِ الْإِنْزَالِ.“ ❶

”جانور، مردہ عورت اور نابالغ بچی سے دخول کرنے پر غسل واجب نہیں ہوتا جب تک کہ انزال نہ ہو۔“

مسئله نمبر [21]:...... ”اِسْتَأْجَرَ امْرَأَةً لِيَزْنِيَ بِهَا أَوْ لِيَطَأَهَا اَوْ قَالَ خُذِيْ هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ لِاَطَأَكِ اَوْ قَالَ مَكِّنِيْنِيْ بِكَذَا فَفَعَلَتْ لَمْ يُحَدَّ.“ ❷

”کسی عورت کو زنا اور جماع کے لیے کرایہ پر حاصل کیا یا کہا اتنے پیسے لے لو، تاکہ میں تمہارے ساتھ ہم بستری کروں یا کہا اتنی رقم لے لو اور مجھے موقع دو اور وہ عورت اس پر عمل کرے تو حد نہیں لگائی جائے گی۔“

مسئله نمبر [22]:...... ”وَ لَوْ لَفَّ عَلٰى ذَكَرِهٖ خِرْقَةً وَ اَوْلَجَ وَ لَمْ يُنْزِلْ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا يَجِبُ وَ الْاَصَحُّ اِنْ كَانَتِ الْخِرْقَةُ رَقِيْقَةً بِحَيْثُ يَجِدُ حَرَارَةَ الْفَرْجِ وَ اللَّذَّةِ وَجَبَ الْغُسْلُ وَ اِلَّا فَلَا.“ ❸

”اگر کپڑا لپیٹ کر اپنا ذکر داخل کرے اور انزال نہ ہو تو بعض کے نزدیک غسل واجب نہیں۔ صحیح بات یہ ہے اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ فرج کی حرارت اور لذت محسوس ہو جائے تو غسل واجب ہوگا ورنہ نہیں۔“

---

❶ فتاوی عالمگیری، ص: 15.

❷ فتاویٰ عالمگیری، الباب الرابع، فی الواطی الذی یوجب الحد الذی لا یوجبه.

❸ فتاویٰ عالمگیری، ص: 15.

مسئلہ نمبر [23]:...... "وَاِنْ اَوْلَجَ الْخُنْثَى الْمُشْكِلُ ذَكَرَهٗ فِيْ فَرْجِ امْرَأَةٍ اَوْ دُبُرِهَا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِمَا ." ❶

''اور اگر ایک ہیجڑا اپنے ذکر کو عورت کے فرج یا دبر میں داخل کرے تو دونوں پر غسل واجب نہیں۔''

مسئلہ نمبر [24]:...... "وَلَوْ وَطِئَ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ لَاطَ بِغُلَامٍ لَمْ يُحَدَّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ." ❷

''لڑکی یا لڑکے کی پیٹھ میں زنا کیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کو حد نہیں لگائی جائے گی۔''

مسئلہ نمبر [25]:...... "وَيَجُوْزُ بَيْعَ الْبَرْبَطِ وَ الطَّبْلِ وَ الْمِزْمَارِ وَ الدُّفِّ وَ النَّرْدِ وَ اَشْبَاهِ ذَالِكَ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ."❸

''سرنگی، ڈھول، بنسری، دف، چوسر (اور اس جیسے آلات موسیقی) وغیرہ کا کاروبار امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق جائز ہے۔''

(5) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق

یہ فخر الدین عثمان بن علی زیلعی حنفی کی کتاب ہے۔ اس میں علامہ زیلعی ایک حدیث بایں الفاظ لائے ہیں:

---

❶ فتاویٰ عالمگیری، ص: 51.

❷ فتاویٰ عالمگیری: 150/2، الباب الرابع فی الوطئ الذی یوجب الحد والذی لا یوجبه.

❸ فتاویٰ عالمگیری: 116/3، الفصل الخامس فی بیع المحرم للصید فی بیع المحرمات.

"وعن عبادة ابن الصامت رضی اللہ عنہ أنه علیہ السلام قال: "لا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهْرتُ بِالْقُرْآنِ." ❶

''جناب عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب میں قرآن کو جہراً پڑھوں تو تم میں سے کوئی بھی قرآن سے کچھ بھی نہ پڑھے۔''

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

"قال الدارقطني: رجاله ثقات...... ."

''دارقطنی نے کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

تحقیق:...... یہ حدیث دارقطنی میں بایں الفاظ موجود ہے:

((فَلا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهِرتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ.)) ❷

''پس جب جہری قراءت کروں تو تم میں سے کوئی بھی قراءت نہ کرے، سوائے سورۃ الفاتحہ کے۔''

امام دارقطنی اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

"هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَرِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ...... ."

''اس کی سند حسن ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔''

یہ ہے اصل حدیث جو مذہب حنفی کے صریح خلاف ہے، مگر اس میں تحریف کرتے ہوئے اس کے آخری جملہ کو ذکر نہیں کیا گیا جو کہ مذہب حنفی کے مخالف بات تھی۔ العیاذ باللہ

---

❶ تبيين الحقائق از فخر الدين زيلعي: 331/1. ❷ سنن دار قطني: 12/330/1.

(6) مقابیس المجالس

خواجہ غلام فرید چشتی نے فرمایا:

''حضرت قبلۂ عالم مہاروی بھی اتقاء میں یگانۂ روزگار تھے۔ جس طرح ایک نبی مرسل صاحب مذہب ہوتا ہے۔ آپ بھی نبی مرسل کی طرح مبعوث کیے گئے تھے۔'' ❶

خواجہ غلام فرید چشتی فرماتے ہیں:

''حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے حضرت شیخ کے تمام مریدین برگزیدہ تھے اور محبت شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں ''محمد رسول اللہ'' حضرت شیخ کے ڈر سے کہتے تھے ورنہ ان کا جی چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں۔'' ❷

(7) فوائد فریدیہ

1: حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا ہے:

''سُبْحَانِی مَا اَعْظَم شَانِیْ'' ''میں ہر عیب سے پاک ہوں، میرا کوئی شریک نہیں اور میری کتنی عظمت والی شان ہے''۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ'' ''نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے میرے پس تم میری عبادت کرو''۔ پھر فرمایا: ''میں ہی لوح ومحفوظ ہوں'' اور پھر فرمایا کہ ''سانپ کی مانند میں نے بشریت والی کھال دور پھینک دی ہے اور اس سے باہر ہوگیا۔'' ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی نے مؤذن سے

❶ مقابیس المجالس، ص: 871، 872.

❷ مقابیس المجالس، ص: 671.

"اللــــہ اکبر" کا لفظ سنا۔ فرمایا: ''میں الوہیت میں سب سے زیادہ بزرگ ہوں۔ کہتے ہیں: ایک شخص حضرت بایزید کے دروازہ پر آیا اور کہا: اے بایزید! گھر میں موجود ہو؟ فرمایا نہیں اللہ کے سوا گھر میں کوئی نہیں۔'' بیان کیا گیا ہے کہ کسی نے حضرت بایزید سے کہا قیامت کے دن ہر ایک آدمی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ حضرت بایزید نے فرمایا کہ میرا جھنڈا محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے سے زیادہ ہے۔'' ❶

2: جب سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام تخت سلطنت پر بیٹھیں گے تو مذہب امام اعظم امام ابوحنیفہ نعمان کوفی رحمہ اللہ کا اختیار کر دیں گے۔ ❷

3: حضرت ابوالحسن خرقانی نے فرمایا ہے کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی لڑی اور ہمیں پچھاڑ دیا اور یہ بھی فرمایا کہ ''میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں۔'' ❸

4: خواجہ غلام فرید چشتی لکھتے ہیں:

''کسی شخص نے حضرت کو کہا: اے حسین بن منصور تو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ حضرت حسین نے فرمایا کہ افسوس ہے تجھ پر تو نے میری قدر کم کر دی میں تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں، تو پیغمبری کا دعویٰ کہتا ہے۔'' ❹

5: ''ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا کہہ "لا الــه الله چشتى رسول الله"...... ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، چشتی اللہ کا رسول ہے۔'' ❺

---

❶ فوائد فريديه، ص: 73.
❷ فوائد فريديه، ص: 62.
❸ فوائد فريديه، ص: 78.
❹ فوائد فريديه، ص: 76.
❺ فوائد فريديه، ص: 83.

6: خواجہ غلام فرید لکھتے ہیں:
''حضرت سعد الدین حمری نے فرمایا:...... یہ کون و مکان اور جو کچھ اس دنیا میں ہے میری دو انگلیوں کی قدرت کے قبضہ میں ہے۔ نیز فرمایا: حقیقی موحد اور حقیقی مشرک خدا جلَّ شانہٗ ہے۔'' ❶

7: خواجہ غلام فرید چشتی مزید لکھتے ہیں:
''حضرت احمد غزالی نے فرمایا ہے کہ سنت، رسول ہو جانے کا نام ہے۔ اور فرض، خدا بن جانے کا۔'' ❷

(8) کلیاتِ امدادیہ از امداد اللہ علی

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں:

1: ''اور اس کے بعد اس کو ہو، ہو، کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہیے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے اور فنا در فنا کے یہی معنی ہیں اس حالت کے حاصل ہو جانے پر وہ سراپائے نور ہو جائے گا۔'' ❸

2: ''غرض سالک کو اپنے افعال وصفات و وجود کو جناب باری کے صفات افعال اور وجود سمجھنا چاہیے......'' ❹

3: ''اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہنچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرزاخ کہتے ہیں اور اس میں وجوب و امکان مساوی ہیں کسی کو کسی پر غلبہ نہیں۔'' ❺

---

❶ فوائد فریدیه، ص: 72.
❷ فوائد فریدیه، ص: 80.
❸ کلیاتِ امدادیه، ص: 18.
❹ کلیات امدادیه، ص: 32.
❺ کلیاتِ امدادیه، ص: 35، 36.

:4

دور کردے حجابِ جہل و غفلت میرے رب
کھول دے دل میں درِعلم حقیقت میرے اب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے❶

:5

یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
آپ کی امداد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

''محمد رسول اللہ ﷺ ہمارے مشکل کشا ہیں۔''❷

6: حاجی امداد اللہ رقمطراز ہیں:

''بندہ قبل وجود خود خدا بود ظاہر بندہ۔ كُـنْـتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا۔ بریں معنی گواہ است حقائق کونیہ کہ نتائج علم الٰہی اندر ذات مطلق ومخفی بودند و ذات برخود ظاہر بود چوں ذات خود است کہ ظہور خود برنہج دیگر شوداعیان و بلباس قابلیات شان بجلوۂ تجلی خود ظاہر فرمود خود از شدت ظہور خود از چشم بصیر ایشاں مخفی گردید مثل تخم کہ شجر یا تمام شاخ و برگ وگل وثمر دراں پوشیدہ بود گویا تخم بالفصل بود و شجر بالقوہ چوں تخم باطن خود را ظاہر نمود و جود خود پنہاں گردید ہر کہ بیند شجر می بیند تخم بنظر نمی آید۔''❸

❶ كلياتِ امداديه، ص: 103.   ❷ كلياتِ امداديه، ص: 91.

❸ كلياتِ امداديه، ص: 222.

''بندہ اپنے وجود سے پہلے باطن میں خدا تھا، خدا ظاہر بندہ۔ حدیث: ''میں مخفی خزانہ تھا۔'' اس پر شاہد ہے حقائق کونیہ جو علم الٰہی کے نتائج ہیں ذات مطلق میں مندوج و مخفی تھے اور جب یہ ذات کائنات کے روپ میں ظاہر ہوئی تو اس نے اپنے آپ کو کائنات میں چھپا دیا اس کی مثال درخت کے بیج کی ہے کہ اس میں درخت کی تمام چیزیں مخفی تھیں اس کی جڑ اسی کی ٹہنیاں اس کے پتے اس کا پھل یہ تمام چیزیں مکمل طور پر درخت کے بیج میں چھپی پڑی تھیں اور جب یہ درخت خود وجود میں آ گیا تو وہ بیج جو اس کا اصل تھا اس میں چھپ گیا اسی طرح یہ تمام کائنات رب تعالیٰ کی ذات کے اندر مکمل طور پر موجود تھی اور اس میں چھپی ہوئی تھی جب کائنات وجود میں آ گئی تو درخت کے بیج کی طرح رب تعالیٰ کی ذات اس کائنات میں چھپ گئی (العیاذ باللہ تعالیٰ) یہ ہے وحدۃ الوجود کی آسان مثال اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت مخلوق کی ذات میں رب کی ذات مخفی و پوشیدہ ہے اس مخلوق کے باہر رب تعالیٰ کی ذات کا کوئی وجود نہیں ہے۔''

(9) دیوان محمدی

دیوانِ محمدی کے درج ذیل شرکیہ اشعار ملاحظہ فرمائیں، اس سے کتاب کی قیمت و اہمیت واضح ہو جائے گی:

خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں [1]

---

[1] دیوان محمدی، ص: 185.

خدا کی پاک صورت کو محمد میر کہتے ہیں
محمد بے کدورت کو خدایا پیر کہتے ہیں ❶
تخت فرید تخت ہے رب فرید کا
نقشہ کھچا ہوا ہے یہ عرش مجید کا ❷
احمد احد میں فرق نہیں اے محدا
عشاق یار رکھتے ہیں ایمان نئے نئے ❸
گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا
پھر تو سمجھو کہ مسلماں ہے دغا باز نہیں ❹
کھلے جلوے ہیں اس در پر فقط اللہ اکبر کے
ہمیں سجدے روا ہیں خواجہ اجمیر کے در کے
کیا خدا کی شان ہے یا خود خدا ہے جلوہ گر!
ملتی ہے اللہ سے تصویر میرے پیر کی ❺

خواجہ محمد یار فریدی فرماتے ہیں:

بندگی سے آپ کی ہم کو خداوندی ملی
ہے خداوند جہاں بندہ رسول اللہ کا ❻

(10) ملفوظات احمد رضا خاں بریلوی

1: ''جب ان (برکات احمد) کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا

❶ دیوان محمدی، ص: 184.
❷ دیوان محمدی، ص: 167.
❸ دیوان محمدی، ص: 187.
❹ دیوان محمدی، ص: 206.
❺ دیوانِ محمدی، ص: 201.
❻ دیوان محمدی، ص: 207.

مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت حضور سید عالم ﷺ سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ حضور کہاں تشریف لیے جاتے ہیں فرمایا: برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے الحمدللہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔'' ❶

2: ''ملفوظات حصہ سوم ص 257 میں رقم طراز ہیں کہ بلکہ سیدی محمد بن عبدالباقی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔'' ❷

3: ''سیدی احمد سلجماسی کے دو بیویاں تھیں (ان کے پیر اور شیخ) سید عبدالعزیز دباغ نے فرمایا: کہ رات کو تم نے ایک بیوی کے جاگتے ہوئے دوسری سے ہم بستری کی یہ نہیں چاہیے۔ عرض کیا حضور وہ اس وقت سوتی تھی۔ فرمایا سوتی نہ تھی سوتے میں جان ڈال دی تھی۔ عرض کیا حضور کو کس طرح علم ہوا۔ فرمایا وہ سو رہی تھی کوئی اور پلنگ بھی تھا۔ عرض کیا ایک پلنگ خالی تھا۔ فرمایا اس پر میں تھا تو کسی وقت شیخ مرید سے جدا نہیں، ہر آن ساتھ ہے۔'' ❸

4: ''ایک مرتبہ جنید بغدادی رحمہ اللہ دجلہ پر تشریف لائے اور یا اللہ کہتے ہوئے اس پر زمین کی مثل چلنے لگے بعد کو ایک شخص آیا اسے بھی پار جانے کی ضرورت تھی کوئی کشتی اس وقت موجود نہ تھی جب اس نے حضرت کو جاتے دیکھا عرض کی میں کس

---

❶ ملفوظات، حصہ دوم، ص: 138.

❷ ملفوظات، حصہ سوم، ص: 257.

❸ ملفوظات، حصہ دوم، ص: 160، 161.

طرح آؤں فرمایا: جنید یا جنید کہتا چلا آ۔اس نے یہی کہا اور دریا پر زمین کی طرح چلنے لگا جب بیچ دریا میں پہنچا شیطان لعین نے دل میں وسوسہ ڈالا کہ حضرت خود تو یا اللہ کہیں اور مجھ سے یا جنید کہلواتے ہیں میں بھی یا اللہ کیوں نہ کہوں اس نے یا اللہ کہا اور ساتھ ہی غوطہ کھایا پکارا حضرت میں چلا۔فرمایا وہی کہہ یا جنید یا جنید جب کہا دریا سے پار ہوا۔عرض کی حضرت یہ کیا بات تھی آپ اللہ کہیں تو پار ہوں اور میں کہوں تو غوطہ کھاؤں،فرمایا: ارے نادان ابھی تو جنید تک تو پہنچا نہیں اللہ تک رسائی کی ہوس ہے۔'' ❶

5: ''حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے احمد آباد میں مزار شریف ہے۔ میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں زنانہ وضع رکھتے تھے ایک بار قحط شدید پڑا بادشاہ واکابر جمع ہوکر حضرت کے پاس دعا کے لیے گئے انکار فرماتے رہے کہ کیا میں دعا کے قابل ہوں جب لوگوں کی التجا زاری حد سے گذری ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا: مینہ بھیجے یا اپنا سہاگ لیجئے یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح اٹھیں اور جل تھل بھر دیئے ایک دن نماز جمعہ کے وقت میں جا رہے تھے ادھر سے قاضی شہر کی جامع مسجد کو جاتے تھے آئے انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے مردانہ لباس پہنیے اور نماز کو چلیے اس پر انکار ومقابلہ نہ کیا چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتارا اور مسجد کو ساتھ ہو لیے خطبہ سنا جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر کریمہ کہی اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی فرمایا: اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور مجھے یہ بیوہ کیے دیتے ہیں اتنا کہنا تھا کہ سر سے

❶ ملفوظات حصہ اوّل ص: 104 .

پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں۔ اندھی تقلید کے طور پر ان کے مزار کے بعض مجاروں کو دیکھا کہ اب تک بالیاں کڑے جوشن پہنتے ہیں یہ گمراہی ہے صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندیق۔'' ❶

6: ''لوگ بیعت بطور رسم ہوتے ہیں، بیعت کے معنے نہیں جانتے۔ بیعت اسے کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ منیری کے ایک مرید دریا میں ڈوب رہے تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور فرمایا: اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں۔ ان مرید نے عرض کیا: یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام غائب ہوگئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے، اور ان کو نکال لیا۔'' ❷

7: ''کسی نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے حضرت سیدی قضیب البان موصلی قدس سرہٗ کی شکایت کی کہ ان کو کبھی نماز پڑھتے نہ دیکھا، ارشاد فرمایا: اس سے کچھ نہ کہو اس کا سر ہر وقت خانہ کعبہ میں سجود میں ہے۔'' ❸

8: ''ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کرگئی ہیں دوسرا کہے تو گردن ماری جائے۔'' ❹

9: ''سید محمد یمنی رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے مادر زاد ولی تھے ایک مرتبہ جب عمر شریف چند سال کی تھی باہر تشریف لائے اور اپنے والد ماجد کی جگہ تشریف رکھے ایک شخص سے کہا لکھ "فلان فی الجنة" ''یعنی فلاں شخص جنت میں ہے''۔ یونہی نام بنام بہت سے اشخاص کو لکھوایا پھر فرمایا: لکھ "فلان فی النار" ''یعنی

---

❶ ملفوظات، حصه دوم، ص: 192. ❷ ملفوظات حصه دوم ص: 164.

❸ ملفوظات، حصه دوم، ص: 210. ❹ ملفوظات، حصه سوم، ص: 234.

فلاں شخص دوزخ میں ہے''۔انہوں نے لکھنے سے ہاتھ روک لیا آپ نے فرمایا: انہوں نے نہ لکھا آپ نے سہ بارہ ارشاد کیا انہوں نے لکھنے سے انکار کر دیا۔اس پر آپ نے فرمایا: انت فی النار تو آگ میں ہے وہ گھبرائے ہوئے ان کے والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت نے فرمایا: "انت فی النار" کہا یا "انت فی جھنم" عرض کی "انت فی النار" فرمایا: حضرت نے ارشاد فرمایا: میں اس کے کہے کو نہیں بدل سکتا۔اب تجھے اختیار ہے دنیا کی آگ پسند کر یا آخرت کی۔عرض کی دنیا کی آگ پسند ہے ان کا جل کر انتقال ہوا۔'' ❶

10: بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔'' ❷

11: امام حسن رضی اللہ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔'' ❸

12: احمد رضا خاں صاحب اپنے شیخ کے حوالے سے رقمطراز ہیں کہ:

''کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا۔'' ❹

13: مزید فرمایا:

''وہ صفت جو غیر انسان کے لیے کمال نہیں اور وہ جو غیر مسلم کے لیے ہو سکتی ہے مسلم کے لیے کمال نہیں۔'' ❺

14: ''ایک صاحب کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا جلاد نے تلوار کھینچی یہ اپنے شیخ

---

❶ ملفوظات، حصہ اوّل، ص: 32.

❷ ملفوظات، حصہ اوّل، ص: 113.

❸ ملفوظات، حصہ اوّل، ص: 114.

❹ ملفوظات، حصہ اوّل، ص: 113.

❺ ملفوظات، حصہ چھارم، ص: 317.

کے مزار کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گئے۔ جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں فرمایا: تو اپنا کام کر میں نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا۔ اس کا نام ارادت ہے۔'' ❶

(11) حدائق بخشش از احمد رضا خاں بریلوی

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا ❷
جھکا تھا مجرے کو عرش اعلیٰ
گرے تھے سجدے میں بزم بالا ❸

(12) الامن والعلی

1: احمد رضا خاں بریلوی نے لکھا ہے: انبیاء و مرسلین اولیا، علماء، صالحین سے ان کے وصل کے بعد بھی استعانت و استمداد جائز ہے اولیاء بعد انتقال بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں۔ ❹

2: مزید رقم طراز ہیں کہ ''جب تمہیں پریشانی کا سامنا ہو تو اہل قبور سے مدد مانگو۔'' ❺

(13) فتاویٰ افریقہ از احمد رضا

1: ''حضور پرنور سیدنا غوث اعظم، حضور اقدس وانور سید عالم ﷺ کے وارث کامل و نائب تام وآئینہ ذات ہیں کہ حضور پرنور ﷺ مع اپنی جمیع صفات جمال

❶ ملفوظات، حصہ دوم، ص: 177.
❷ حدائق بخشش، حصہ اوّل، ص: 27.
❸ حدائق بخشش، حصہ اوّل، ص: 141.
❹ الامن والحلی از احمد رضا خان بریلوی، ص: 10.
❺ الامن و الحلی، ص: 46.

وجلال وکمال وافضال کے ان میں متجلی ہیں...... تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے......'' ❶

2: ''جو شخص کسی نبی یا رسول یا ولی سے وابستہ ہوگا تو اُس کے پکارنے پر وہ حاضر ہوگا اور مشکلات میں اس کی دستگیری کرے گا۔'' ❷

(14) عرفان شریعت از احمد رضا خاں

''یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح وجائز اطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفعیہ حضور پر نور رضی اللہ عنہ ظل مرتبہ نبوت ہے۔'' ❸

(15) فتاویٰ رضویہ

1: احمد رضا خاں بریلوی نے لکھا ہے کہ:

''خدا تعالیٰ کا سچا ہونا کچھ ضروری نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا ہے۔'' ❹

2: ''ہر چیز، ہر نعمت، ہر مراد، ہر دولت، دین میں، دنیا میں، آخرت میں روزِ اوّل سے آج تک، آج سے ابد تک جسے ملی یا ملتی ہے حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس سے ملی اور ملتی ہے۔'' ❺

3: ''اولیاء سے مدد مانگنا اور انہیں پکارنا ان کے ساتھ توسل کرنا، امر مشروع وشئ مرغوب ہے جس کا انکار نہ کرے گا مگر ہٹ دھرم یا دشمن انصاف۔'' ❻

---

❶ السنية الانيقه، فی فتاویٰ افریقه، ص: 97.

❷ فتاویٰ افریقه، ص: 135. ❸ عرفان شریعت، ص: 84.

❹ فتاویٰ رضویه، جلد 1، ص: 791. ❺ فتاویٰ رضویه: 577.

❻ فتاویٰ رضویه، ص: 300.

(16) بہار شریعت

مسئلہ [1]:......نکاح وطلاق وعتاق پر اکراہ ہوا یعنی دھمکی دے کر ایجاب وقبول کرالیا یا طلاق کے الفاظ کہلوائے یا غلام کو آزاد کرایا تو یہ سب صحیح ہو جائیں گے، اور غلام کی قیمت مکرہ سے وصول کر سکتا ہے اور طلاق کی صورت میں اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو نصف مہر وصول کر سکتا ہے، اور مدخولہ ہے تو کچھ نہیں۔ ❶

شریعت کا فیصلہ:

((عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ .)) ❷

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''زبردستی میں نہ طلاق ہوتی ہے، نہ غلام آزاد ہوتا ہے۔''

مسئلہ [2]:......مستحب یہ ہے کہ میت کے سینہ کے سامنے امام کھڑا ہو اور میت سے دور نہ ہو، میت خواہ مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، یہ اس وقت ہے کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھانی ہو، اگر چند ہوں تو ایک کے سینہ کے مقابل اور قریب کھڑا ہو۔ ❸

شریعت کا فیصلہ:

((عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاوُا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا: يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ

❶ بهار شريعت، ج2، ص 469، مسئله نمبر 30، اكراه كا بيان پندرهواں حصه.

❷ سنن ابن ماجه، ابواب الطلاق طلاق المكره، رقم: 2046.

❸ بہار شریعت: 349/1، چوتھا حصہ مسئلہ نمبر 20، نماز جنازہ کا بیان۔

السَّـرِيرِ . فَقَالَ الْعَلَاءُ بْـنُ زِيَادٍ: هَكَذَا رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ عَـلَـى الْجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنْهَا وَمِنْ الرَّجُلِ مُقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ . فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: احْفَظُوا)) ❶

''جناب ابو غالب سے روایت ہے انہوں نے کہا، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک آدمی کا جنازہ پڑھا تو تو وہ اس میت کے سر کے برابر کھڑا ہو گئے، پھر وہ ایک قریشی عورت کا جنازہ لائے اور انہوں نے کہا: اے ابو حمزہ (انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) اس کی بھی نماز جنازہ ادا کیجئے تو وہ درمیان چارپائی کے برابر کھڑے ہوئے۔ علاء بن زیاد نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے نبی ﷺ کو اس طرح کھڑے دیکھا ہے کہ جس طرح آپ مرد کے جنازہ کے لیے اور عورت کے جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ جب (انس رضی اللہ عنہ) نماز جنازہ پڑھا کر فارغ ہوئے تو کہا (طریقہ) کو یاد کرلو۔''

مسئلہ[3]: ......مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے، خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی۔ ❷

شریعت کا مسئلہ:

''عَـنْ عَبَّـادِ بْـنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ أَنْ يَمُرَّ

---

❶ سـنن الترمذی مع تحفة الاحوذی 110/6، رقم: 1034، كتـاب الـجنائز ما جاء این یقوم الامام من الرجل والمرأة، سنن ابی داؤد، رقم: 3194.

❷ بہار شریعت: 350/1، مسئلہ نمبر ۳۲، نماز جنازہ کا بیان، مطبع مکتبہ اعلیٰ حضرت۔

بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ فِی الْمَسْجِدِ، فَتُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَیْهَا، فَقَالَتْ: مَا أَسْرَعَ مَا نَسِیَ النَّاسُ! مَا صَلّٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی سُهَیْلِ بْنِ الْبَیْضَاءِ إِلَّا فِی الْمَسْجِدِ." ❶

''حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (لوگوں کو) حکم دیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں لائیں تاکہ میں بھی اس کی نماز جنازہ ادا کرلوں، لوگوں نے اس بات کا انکار کیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگ کتنی جلدی بھول گئے۔ نبی ﷺ نے سہیل بن بیضاء کا جنازہ مسجد میں ہی ادا کیا تھا۔''

مسئلہ [4]: ...... جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں۔ سوائے سنت فجر کہ اگر یہ جانے کے سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی، اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے...... الخ۔ ❷

شریعت کا فیصلہ:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ .)) ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب نماز کھڑی ہوجائے تو فرضی نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی۔''

---

❶ صحیح مسلم، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنازة فی المسجد، رقم: 973.

❷ بہار شریعت: 260/1، 261، ۔حصہ چوتھا، وتر کا بیان، مسئلہ نمبر 10۔

❸ صحیح مسلم، كتاب صلوٰة التطوع، باب اذا اقمیت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المكتوبة، رقم: 7107.

(17) تذکرۃ الاولیاء

شیخ فرید الدین عطاری، بایزید بسطامی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

''عرش کی حقیقت کے متعلق کسی نے آپ سے دریافت کیا تو فرمایا کہ عرش تو میں خود ہوں۔ پھر کرسی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کرسی بھی میں خود ہوں اور پھر قلم کے متعلق بھی یہی فرمایا۔ اس کے بعد سائل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے تو اور بھی بہت سے مقرب بندے ہیں، مثلاً: حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس پر بھی آپ نے یہی فرمایا کہ وہ بھی میں ہی ہوں۔'' ❶

(18) مقاماتِ اولیاء

1: پیر ومرشد جماعت علی شاہ صاحب کے مرید خاص افتخار الحسن شاہ لکھتا ہے کہ:

''جس وقت منصور نے کہا تھا کہ میں خدا ہوں تو اس وقت منصور، منصور نہیں تھا بلکہ خدا تھا۔'' ❷

2: خطیب پاکستان افتخار الحسن شاہ، علام رومی سے ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ حج کے لیے پیدل جا رہے تھے کہ ایک صحرا میں انہوں نے دیکھا کہ ایک درویش خستہ حالت میں بیٹھا ہوا ہے اور جب حضرت بایزید بسطامی اس فقیر کے پاس سے گزرے تو اس نے پوچھا اے بایزیدؒ! کہاں جا رہے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں حج

---

❶ تذکرۃ الاولیاء، ص: 127. ❷ مقاماتِ اولیاء، ص: 18.

کرنے جا رہا ہوں۔ تو اس فقیر نے فرمایا کہ اے بایزیدؒ! کعبے جا کر تو تم صرف کعبے کا ہی طواف کرو گے۔ تو ...... تم میرا ہی طواف کر لو اور یہ یاد رکھو کہ میرا طواف کعبے کے طواف سے افضل ہے اور کعبے جا کر تو تم صرف خدا کا گھر ہی دیکھو گے۔ مگر ...... جب تم نے مجھے دیکھ لیا تو پھر سمجھو کہ خدا کو دیکھ لیا۔'' ❶

3: ''(کہ انہوں نے) شاہ قادر بخش کے حق میں دعا فرمائی کہ قادر بخش قیامت تک زندہ رہے گا اور اللہ کے پکڑے ہوئے لوگوں کو بھی چھڑا لیا کرے گا۔'' ❷

4: افتخار الحسن شاہ اپنے مرشد لاثانی پیر جماعت علی شاہ صاحب اور ان کے ایک مرید کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''نام تو ان کا کچھ اور تھا مگر مرشد پاک ان کو پیار سے فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرے ڈیرے کا نمبردار ہے۔ اور پھر وہ نمبردار کے نام سے ہی مشہور ہو گیا۔ ان کا کام صرف مرشدِ پاک کی بھینسوں کو چارہ ڈالنا تھا۔ ایک دن مرشدِ لاثانی نے پیار سے فرمایا۔ نمبردار! قبر میں منکر نکیر نے سوال پوچھے تو کیا جواب دے گا۔ نمبردار نے عرض کی۔ یا حضرت میں کہہ دوں گا کہ...... میں تے اپنے پیر دیاں مجاں نوں پٹھے پاندہ ہوندا ساں (میں تو اپنی پیر کی بھینسوں کو چارہ ڈالا کرتا تھا) ......آپ نے مسکرا کر فرمایا۔ جا نمبردارا یہی کہہ دینا تیری نجات ہو جائے گی۔'' ❸

---

❶ مقاماتِ اولیاء، ص: 57.

❷ مقاماتِ اولیاء ص: 167.

❸ مقاماتِ اولیاء، ص: 119.

(19) المہند علی المفند

خلیل احمد سہارنپوری لکھتے ہیں:

1: ''اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا، سو بے شک صحیح ہے۔''❶

2: ''وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے۔ یعنی چھوئے ہوئے ہے۔ علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔''❷

(20) تالیفاتِ رشیدیہ مع فتاویٰ رشیدیہ

1: **سوال**: بعض صوفی قبور اولیاء پر چشم بند کر کے بیٹھتے ہیں اور سورۃ الم نشرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا سینہ کھلتا ہے اور ہم کو بزرگوں سے فیض ہوتا ہے اس بات کی کچھ اصل بھی ہے یا نہیں؟

جواب: رشید احمد گنگوہی صاحب اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

''اس کی بھی اصل ہے اس میں کچھ حرج نہیں اگر بہ نیت خیر ہے۔''❸

2: رشید احمد گنگوہی رقمطراز ہیں کہ:

لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے...... ۔❹

3: تبلیغی جماعت کے بانی شیخ الیاس صاحب کے پیر رشید احمد گنگوہی اپنے آپ کو

---

❶ المهند على المفند، ص: 36.

❷ المهند على المفند، ص: 156.

❸ تاليفاتِ رشيديه مع فتاویٰ رشيديه، ص: 196.

❹ تاليفات رشيديه مع فتاویٰ رشيديه، ص: 106.

رب کہنے والے کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ بندہ کے نزدیک وہ حسین بن منصور حلاج ولی تھے۔ ❶

(21) بہشتی زیور

مسئلہ [1]: ......جس کا شوہر بالکل لاپتہ ہوگیا۔معلوم نہیں مرگیا یا زندہ ہے تو وہ عورت اپنا دوسرا نکاح نہیں کرسکتی، بلکہ انتظار کرتی رہے کہ شاید آجائے جب انتظار کرتے کرتے اتنی مدت گزر جائے کہ شوہر کی عمر 90 برس ہوجائے تو اب حکم لگائیں کہ وہ مرگیا ہوگا۔سو اگر وہ عورت ابھی جوان ہو اور نکاح کرنا چاہے تو شوہر کی عمر نوے برس کی عمر ہونے کے بعد عدت پوری کرکے نکاح کرسکتی ہے۔ ❷

شریعت کا فیصلہ:

"عـن سَـعِيْـدٍ بـنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: اَيُّمَا اِمْـرَأَـةٍ فَـقَـدَتْ زَوْجَهَـا فَلَمْ تَدْرِ أَيْنَ هُوَ؟ فَانّها تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ". ❸

''جناب سعید بن المسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، بے شک سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کوئی عورت اپنے خاوند کو گم پائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے؟ وہ چار سال تک انتظار کرے، پھر چار ماہ دس دن عدت گزارے، پھر وہ (دوسرے نکاح کے لیے) حلال ہوجائے گی۔''

مسئلہ [2]: ...... اگر بیوی مرجاوے تو خاوند کا بدن چھونا اور ہاتھ لگانا

---

❶ فتاویٰ رشیدیه، ص: 108.

❷ بهشتی زیور: 34/4، میاں کے لاپتہ ہوجانے کا بیان، باب نمبر 22۔

❸ مؤطا امام مالك، (بتحقيق خليل مامون شيحا) رقم: 1249.

درست نہیں ۔ ❶

شریعت کا مسئلہ:

1: "عَـنْ اَسْـمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ فَاطِمَةَ اَوْصَتْ أَنْ يَغْسِلَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ وَاَسْمَاءُ فَغَسَّلَا ." ❷

''سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ انہیں ان کا خاوند علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا غسل دیں، پس اُن دونوں نے ہی انہیں کو غسل دیا۔''

2: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔ رسول اللہ ﷺ بقیع (قبرستان) سے آئے تو دیکھا کہ میرے سر میں درد ہو رہا تھا، اور میں کہہ رہی تھی، ہائے میرا سر، نبی ﷺ نے فرمایا: بلکہ عائشہ (میں کہتا ہوں) ہائے میرا سر، پھر فرمایا:

"مَـا ضَـرَّكِ لَـوْ مِـتِّ قَبْلِي فَقُمْتُ عَلَيْكِ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ ." ❸

''تمہارا کیا نقصان اگر تیری وفات مجھ سے پہلے ہوگئی، میں خود تمہارے لیے (کفن دفن) کا اہتمام کروں گا، تمہیں خود غسل دوں گا، خود کفن پہناؤں گا، خود تمہارا جنازہ پڑھوں گا، اور خود دفن کروں گا۔''

مسئلہ [3]: ...... کتے کا جھوٹا نجس ہے اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین

---

❶ بہشتی زیور مسئلہ نمبر: 8 نہلانے کا بیان۔

❷ سنن دار قطنی (بتحقیق مجدی بن منصور بن السید الشوریٰ) ، کتاب الجنائز ، باب الصلاة علی القبر ، رقم: 1833 .

❸ سنن ابن ماجه ، ابواب ما جاء فی الجنائز ، باب ماجاء فی غسل الرجل امراته وغسل المرأة زوجها ، رقم: 1465 .

مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاوے گا۔ مٹی کا برتن ہو چاہے تانبے وغیرہ کا۔ ❶

شریعت کا فیصلہ:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارًا." ❷

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے کسی کے برتن میں کتا منہ مار جائے، تو وہ اُس (چیز کو) انڈیل دے اور اس کو سات مرتبہ دھوئے۔''

مسئلہ [4]: ......اگر کوئی شہر کی رہنے والی اپنی قربانی کا جانور کسی گاؤں میں بھیج دے تو اس کی قربانی بقر عید کی نماز سے پہلے بھی درست ہے، اگر چہ خود وہ شہر ہی میں موجود ہو، لیکن جب قربانی دیہات میں بھیج دی تو نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہوگیا۔ ذبح ہو جانے کے بعد اس کو منگوالے اور گوشت کھاوے۔ ❸

شریعت اسلامیہ میں قربانی کا وقت:

"عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ ذَبَحَ، وَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّیَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰی مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ." ❹

❶ بہشتی زیور: 57/1، مسئلہ نمبر 2، جانوروں کے جھوٹوں کا بیان۔

❶ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب طهور الاناء اذا ولغ فيه الكلب، رقم: 279.

❷ بہشتی زیور: 32/3، مسئلہ نمبر ۵، قربانی کا بیان، باب نمبر 19۔

❸ صحيح البخارى مع الفتح، كتاب العيدين، باب كلام الامام والناس فى الخطبة واذا سئل الامام عن شئ وهو يخطب: 608/2، رقم: 985.

''سیّدنا جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، عید الاضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر خطبہ ارشاد فرمایا: پھر جانور ذبح کیا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عید ادا کرنے سے پہلے اپنا جانور ذبح کیا، وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے (کیونکہ اس کی قربانی نہیں ہوئی) اور جس نے (ابھی تک) جانور ذبح نہیں کیا، وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔''

(22) الافاضات الیومیہ

مسئلہ [1]:......اشرف علی خاں تھانوی صاحب سے سوال ہوا کہ کیا اہل قبور سے فیض حاصل ہوتا ہے؟

نوٹ: اشرف علی خاں تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ ''ہوتا ہے اور حدیث سے ثابت ہے حدیث شریف میں قصہ ہے ایک صحابی نے قبر پر بھولے سے خیمہ لگا لیا دیکھا کہ مردہ بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا ہے انہوں نے سنا کہ قرآن سننے سے ثواب ہوتا ہے تو یہ فیض اہل قبور سے ہوا۔''❶

اشرف علی خاں تھانوی صاحب جس حدیث سے استدلال کر رہے ہیں وہ حدیث ہی صحیح ثابت نہیں ہے قبروں سے فیض حاصل کرنے کا کاروبار آج کل زوروں پر ہے۔ اللہ ایسے شریر عمل سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

مسئلہ [2]:......حکیم الامت اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں: لوگوں نے خدائی دعوے کیے ہیں مگر حسین بن منصور حلاج پر شبہ نہ کیا جائے کہ انہوں نے (اَنَــا الْــحَــقُّ) میں خدائی کا دعویٰ کیا تھا کیونکہ ان پر ایک حالت طاری تھی ورنہ وہ عبدیت کے بھی قائل تھے چنانچہ وہ نماز بھی پڑھتے تھے کسی نے پوچھا کہ جب تم خدا ہو نماز کس

❶ الافاضات الیومیہ، جلد: 8، ص: 229.

کی پڑھتے ہو؟ جواب دیا کہ میری دو حیثیتیں ہیں ایک ظاہر، ایک باطن۔ میرا ظاہر میرے باطن کو سجدہ کرتا ہے۔ ❶

مسئلہ [3]: ......ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ ایک پیر کی حکایت ہے کہ ان کے مرید نے خواب بیان کیا کہ آپ کی انگلیاں شہد میں بھری پڑی ہیں اور میری پاخانہ میں۔ پیر صاحب نے سن کر فرمایا کیوں نہ ہو تو دنیا کا کتا ہے اور ہم بزرگ اللہ والے ہیں۔ مرید نے کہا: ابھی خواب پورا نہیں ہوا کچھ باقی ہے وہ یہ ہے کہ تمہاری انگلیاں میں چاٹ رہا ہوں اور میری انگلیاں آپ چاٹ رہے ہو۔ ❷

مسئلہ [4]: ......مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے حضور کو خواب میں اس شکل میں دیکھا کہ حضرت روضۂ مبارک میں بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے ہیں۔ العیاذ باللّٰہ! ❸

(23) امداد المشتاق

مسئلہ [1]: ......اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

"جب اثر مزار شریف کا بیان آیا آپ (یعنی حاجی امداد اللہ) نے فرمایا کہ میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا۔ بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان اور روٹیوں کا محتاج ہوں، کچھ دستگیری فرمائیے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا۔ ایک مرتبہ میں زیارت مزار کو گیا، وہ شخص بھی حاضر تھا، اس نے کل

---

❶ الافاضات الیومیہ: 251/1.

❷ الافاضات الیومیہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب: 29/3.

❸ الافاضات الیومیہ: 64/5.

کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفہ مقررہ یہیں قبر سے ملا کرتا ہے۔

(حاشیہ) قولہ: وظیفہ مقررہ۔اقوال یہ منجملہ کرامات کے ہے۔'' ❶

مسئلہ [2]: ......اشرف علی تھانوی اپنے اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

''ایک دن اعلیٰ حضرت نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علماء ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔'' ❷

مسئلہ [3]: ......

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا ❸

مسئلہ [4]: ......ایک دن آپ (کتاب میں شیخ عبدالقادر جیلانی کو غوث اعظم لکھا ہے نعوذ باللہ من ذالک) نے دیکھا کہ سات ڈھانچے ہڈیوں کے رکھے ہیں دریافت ہوا کہ ایک درندے نے خدا سے دعا کی کہ مجھ کو اپنے دوستوں کا گوشت کھلا۔

وہ ساتوں آدمی پیش کیے گئے اور اس درندے نے گوشت ان مردان کا کھانا

---

❶ امداد المشتاق، ص: 123.
❷ امداد المشتاق، ص: 20.
❸ امداد المشتاق، ص: 122.

شروع کیا جس وقت درندہ دانت مارتا تھا وہ لوگ ہرگز دم نہ مارتے تھے یہاں تک کہ اپنا تمام گوشت راہ مولیٰ میں نثار کردیا اور صرف ہڈیاں باقی رہ گئیں۔ ❶

(24) قصص الاکابر

مسئلہ[1]: ......اشرف علی خاں تھانوی رقمطراز ہیں کہ:

''یہاں سے ان لوگوں کی فضیلت نکلتی ہے جنہوں نے حضرت شیخ (حاجی امداد اللہ) کو دیکھا گویا انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا اور جنہوں نے مولانا (یعقوب) رحمہ اللہ سے حدیث پڑھی۔ انہوں نے گویا خود حضور ﷺ سے پڑھی۔'' ❷

مسئلہ[2]: ......اشرف علی خاں تھانوی رقمطراز ہیں:

> ''ایک مرتبہ شاہ فضل الرحمٰن صاحب فرماتے تھے کہ میں بیمار ہوا اور ڈرا کہ کہیں مر نہ جاؤں، مجھے مرنے سے بڑا ڈر لگتا ہے، پھر آرام ہونے کے بعد فرمایا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خواب میں تشریف لائیں اور انہوں نے مجھے سینے سے لگا لیا۔ اچھا ہوگیا۔'' ❸

مسئلہ [3]: ......شاہ عبدالعزیز صاحب جامع مسجد میں آتے تھے تو عمامہ آنکھوں پر جھکا لیا کرتے تھے اور ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے ایک شخص نے اس کا سبب پوچھا شاہ صاحب نے اپنا عمامہ اس کے سر پر رکھ دیا، دیکھا کہ تمام جامع مسجد میں بجز دو چار آدمیوں کے سب گدھے، کتے، بھیڑیئے، بندر پھر رہے ہیں۔ فرمایا: اسی وجہ سے میں اس صورت میں آتا ہوں، مجھ کو سب کتے بندر وغیرہ نظر آتے ہیں اور طبیعت

---

❶ امداد المشتاق، ص: 44، از اشرف علی صاحب تھانوی.

❷ قصص الاکابر، ص: 100.

❸ قصص الاکابر، ص: 56، 57.

پریشان ہوتی ہے۔ ❶

(25) شمائم امدادیہ

مسئلہ [1]: ......اشرف علی تھانوی حاجی امداد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''ایک دن حضرت غوث الاعظم سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے نگاہ نظر بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے آپ نے ہمت وتوجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا۔'' ❷

مسئلہ [2]: ......محبوب علی نقاش فرماتے ہیں کہ:

''ہمارا آگبوٹ تباہی میں تھا میں مراقب ہوکر آپ (یعنی حاجی امداد اللہ) سے ملتجی ہوا آپ نے مجھے تسکین دی اور آگبوٹ کو تباہی سے نکال دیا۔'' ❸

مسئلہ [3]: ......حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب نے فرمایا:

''لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء واولیاء کو نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبات کو ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے۔ آنحضرت ﷺ کو حدیبیہ وحضرت عائشہ (کے معاملات) سے خبر نہ تھی اس کو دلیل اپنے دعویٰ کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔'' ❹

مسئلہ [4]: ......حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

---

❶ قصص الاکابر، مؤلفہ اشرف علی تھانوی صاحب، ص: 17، 18.

❷ امداد المشتاق، ص: 46، شمائم امدادیہ، ص: 43.

❸ شمائم امدادیہ، ص: 88.

❹ شمائم امدادیہ، ص: 61، امداد المشتاق، ص: 79، 80.

''عارف جنتی ودوزخی کو اسی عالم میں جان لیتا ہے۔'' ❶

مزید فرماتے ہیں:

''حضرت جنید بغدادی بیٹھے تھے، ایک کتا سامنے سے گزرا آپ کی نگاہ اس پر پڑ گئی وہ اس قدر باکمال ہوگیا کہ شہر کے کتے اس کے پیچھے دوڑے وہ ایک جگہ بیٹھ گیا سب کتوں نے اس کے گرد حلقہ باندھ کر مراقبہ کیا۔'' ❷

مسئلہ [5]: ...... ایک مرید نے اپنے مرشد سے اللہ تعالیٰ کی زیارت نہ ہونے کی شکایت کی مرشد نے جواب دیا اس وقت نماز عشاء نہیں پڑھو مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اس کو تعجب ہوا اور فرض نماز ترک کرنا گوارا نہ ہوا صرف سنت نہیں پڑھی رات کو حضرت رسالت پناہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے کیا کیا کہ تو نے میری سنت ترک کردی صبح کو اس نے مرشد سے کیفیت بیان کی انہوں نے فرمایا اگر فرض نماز ترک کرتا تو خدا کا دیدار ہوتا۔ انتھی!

فرمایا گناہ کرنے سے بُعد اور اعراض ہوتا ہے نہ قرب و وصل لیکن چونکہ اس کو خدا کی طرف کشش تھی اور مرتبہ محبوبیت میں تھا نماز ترک کرنے سے اس کا مرتبہ گھٹ جاتا اور یہ اللہ تعالیٰ کو گوارا نہ تھا بس واسطہ تنبیہ کے لامحالہ تجلی ہوتی اور مقصد حاصل ہوتا۔'' ❸

(26) اشرف السوانح

خواجہ عزیز الحسن اشرف علی تھانوی صاحب کے دادا کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

''پردادا صاحب تو کیرانہ اور شاملی کے درمیان جہاں پختہ سڑک ہے شہید

❶ شمائم امدادیه حصه سوم، ص: 85.

❷ شمائم امدادیه، ص: 28، از اشرف علی صاحب تهانوی.

❸ شمائم امدادیه، ص: 65، 66، امداد المشتاق، ص: 84، مؤلف اشرف علی تھانوی۔

ہوئے...... کسی بارات میں تشریف لے جا رہے تھے کہ ڈاکوؤں نے آ کر بارات پر حملہ کر دیا...... یہ مقابلہ میں شہید ہو گئے......

شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی اور فرمایا کہ اگر تم کسی پر ظاہر نہ کرو گی تو روز اسی طرح آیا کریں گے لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتا دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں اس لیے ظاہر کر دیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔'' ❶

(27) ارواح ثلاثہ

مسئلہ [1]: ......''شاہ ولی اللہ صاحب بطن مادر میں تھے تو ان کے والد ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب ایک دن (خواجہ) قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور مراقب ہوئے اور ادراک بہت تیز تھا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ تمہاری زوجہ حاملہ ہے اس کے پیٹ میں قطب الاقطاب ہے۔ اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔ اقرار وتسلیم فرمایا اور آ کر بھول گئے۔ ایک روز شاہ صاحب کی زوجہ نماز میں مصروف تھیں۔ جب انہوں نے دعا مانگی تو ان کے ہاتھ میں دو چھوٹے چھوٹے ہاتھ نمودار ہو گئے۔ وہ ڈر گئیں اور گھبرا کر شاہ صاحب سے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے۔ فرمایا ڈرو نہیں تمہارے پیٹ میں ولی اللہ ہے۔'' ❷

مسئلہ [2]: ......''مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری کا قلب بڑا نورانی تھا۔

---

❶ اشرف السوانح: 39/1، 40.

❷ ارواح ثلاثہ، ص: 21.

میں ان کے پاس بیٹھنے سے ڈرتا تھا کہیں میرے عیوب منکشف نہ ہو جائیں۔'' ❶

مسئلہ [3]:......''مولانا نانوتوی فرماتے تھے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی کے ایک مرید تھے جن کا نام عبداللہ خان تھا۔ اور قوم کے راجپوت تھے اور یہ حضرت کے خاص مریدوں میں سے تھے۔ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ فرما دیا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکا ہوگا یا لڑکی۔اور جو آپ بتلا دیتے وہی ہوتا تھا۔'' ❷

مسئلہ [4]:......مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی مدرسہ دیوبند کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مولوی احمد حسن صاحب امروہوی اور مولوی فخر الحسن صاحب گنگوہی میں باہم معاصرانہ چشمک تھی اور اس نے بعض حالات کی بنا پر ایک مخاصمہ اور متنازعہ کی صورت اختیار کر لی اور مولانا محمود حسن صاحب گو اصل جھگڑے میں شریک نہ تھے نہ انہیں اس قسم کے امور سے دلچسپی تھی۔مگر صورت حالات ایسی پیش آئی کہ مولانا بھی بجائے غیر جانبدار رہنے کے کسی ایک جانب جھک گئے اور یہ واقعہ کچھ طول پکڑ گیا اور اسی دوران میں ایک دن علی الصباح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین صاحب نے مولانا محمود حسن صاحب کو اپنے حجرے میں بلایا (جو دارالعلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرے کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے موسم سخت سردی کا تھا۔مولانا رفیع الدین صاحب نے فرمایا کہ پہلے میرا یہ روئی کا لبادہ دیکھ لو۔مولانا نے لبادہ دیکھا تو تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے۔جس سے میں ایک دم پسینے پسینے ہوگیا اور میرا لبادہ تر

❶ ارواحِ ثلاثہ، ص: 319۔ ❷ ارواح ثلاثہ، ص: 139۔

بتر ہو گیا اور فرمایا کہ محمود حسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے پس میں نے یہ کہنے کے لیے بلایا ہے مولانا محمود حسن صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا۔'' ❶

(28) امداد السلوک

مسئلہ[1]: ...... رشید احمد گنگوہی رقمطراز ہیں کہ:

''نیز مرید کو یقین کے ساتھ یہ جاننا چاہیے کہ شیخ کی روح کسی خاص جگہ میں مقید و محدود نہیں۔ پس مرید جہاں بھی ہوگا خواہ قریب ہو یا بعید تو گو شیخ کے جسم سے دور ہے لیکن اس کی روحانیت سے دور نہیں۔'' ❷

مسئلہ[2]: ...... شیخ زکریا کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''فرمایا کہ ایک صاحب کشف حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ کے مزار پر فاتحہ پر گئے۔ بعد فاتحہ کہنے لگے بھائی یہ کون بزرگ ہیں بڑے دل لگی باز ہیں۔ جب میں فاتحہ پڑھنے لگا تو مجھ سے فرمانے لگے کہ جاؤ کسی مردہ پر پڑھو، یہاں زندوں پر فاتحہ پڑھنے آئے ہو یہ کیا بات ہے؟ تب لوگوں نے بتایا یہ شہید ہیں۔'' ❸

(29) تذکرۃ الرشید

مسئلہ [1]: ...... عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

''اس لیے آپ کی قوتِ قدسیہ کے سامنے قریب و بعید اور حاضر و غائب اس

---

❶ ارواحِ ثلاثہ، ص: 199. ❷ امداد السلوك ص: 67.

❸ امداد السلوك (مقدمه)، ص: 27.

انتفاع میں یکساں تھے۔'' ❶

مسئلہ[2]: ......مولوی محمود حسن نے فرمایا کہ:

''میری خوش دامن صاحبہ جو اپنے والد کے ہمراہ مکہ معظّمہ میں بارہ سال تک مقیم رہیں...... انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹا حضرت (گنگوہی) کے بہت شاگرد و مرید ہیں مگر کسی نے حضرت کو نہیں پہچانا جن ایام میں میرا قیام مکہ معظّمہ میں تھا روزانہ میں نے صبح کی نماز حضرت کو حرم شریف میں پڑھتے دیکھا ہے اور لوگوں سے سنا بھی ہے کہ یہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی ہیں گنگوہ سے تشریف لایا کرتے ہیں۔'' ❷

مسئلہ[3]: ......''میں نے ایک بار خواب دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم (نانوتوی) صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان کے ساتھ نکاح ہوا ہے سو جس طرح زن وشوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔'' ❸

مسئلہ[5]: ......''ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا ''میاں صاحب ہم نے اس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں۔''

---

❶ تذکرۃ الرشید: 140/2. ❷ تذکرۃ الرشید: 212/2.

❸ تذکرۃ الرشید: 289/2.

میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اسے لے کر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا ''بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟'' اس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے ''بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے۔'' رنڈی یہ سن کر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا لا حول ولا قوۃ اگر چہ میں روسیاہ و گناہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔'' میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور اٹھ کر چلدی۔'' [1]

مسئلہ [5]: ...... عاشق الٰہی میرٹھی رشید احمد گنگوہی کے بارے میں ایک روایت بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ استاذی مولانا عبدالمومن صاحب حاضر خدمت تھے دل میں وسوسہ گزرا کہ بزرگوں کے حالات میں زہد اور فقر و تنگدستی غالب دیکھی گئی ہے اور حضرت (گنگوہی صاحب) کے جسم مبارک پر جو لباس ہے گو مباح و مشروع ہے مگر بیش قیمت ہے۔ حضرت امام ربانی اس وقت کسی شخص سے باتیں کر رہے تھے دفعۃً ادھر متوجہ ہو کر فرمایا کہ ''عرصہ ہوا مجھے کپڑے بنانے کا اتفاق نہیں ہوتا لوگ خود بنا بنا کر بھیج دیتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ تو ہی پہننا ان کی خاطر سے پہنتا ہوں چنانچہ اس وقت بدن پر جتنے کپڑے ہیں سب دوسروں کے ہیں اور مستعار ہیں چند روز بعد آ کر لے جائیں گے اور جب خود بناتا تھا گاڑھے اور دھوتر ہی کے بناتا تھا۔'' یہ فرما کر پھر پہلے شخص کی باتوں میں مشغول ہوگئے۔ حاضرین کو تو یہ تقریر بے محل اور جملہ

---

[1] تذکرہ الرشید: 242/2.

معترضۃ معلوم ہوئی مگر مولانا جن کے خطرہ نفس کا جواب تھا ندامت سے پیشانی پر پسینہ آ گیا۔'' ❶

مسئلہ [6]: ...... عاشق الٰہی میرٹھی دیو بندی رقم طراز ہیں کہ ایک آدمی کے خواب میں شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا:

''اس زمانہ میں مولانا رشید احمد گنگوہی کو حق تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے کہ جب کوئی حاضر ہونے والا السلام علیکم کہتا ہے تو آپ اس کے ارادہ سے واقف ہو جاتے ہیں۔'' ❷

(30) براہین قاطعہ

ایک صالح، رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گیا آپ تو عربی ہیں؟ (آپ ﷺ نے) فرمایا: جب سے علماء دیو بند کے مدرسے میں آنا جانا ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ ❸

(31) تذکرۃ مشائخ دیو بند

عزیز الرحمٰن دیو بندی تبلیغی جماعت کے بانی محمد الیاس صاحب کی نانی کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

''جس وقت انتقال ہوا تو ان کپڑوں میں جن سے آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا۔ عجیب وغریب مہک تھی کہ آج تک ایسی خوشبو نہیں سونگھی۔'' ❹

---

❶ تذکرہ الرشید: 173/2، 174.

❷ تذکرۃ الرشید: 312/2.

❸ براهین قاطعه، ص: 30

❹ تذکرۃ مشائخ دیو بند (حاشیه)، ص: 96.

(32) تاریخ مشائخ چشت

مسئلہ [1]: ......محمد زکریا کاندھلوی شاہ عبدالقدوس گنگوہی کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

''حضرت نے اپنی کتاب انوار العیون میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت احمد عبدالحق کے منجملہ اور تصرفات کے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے وصال سے پچاس سال بعد اس ناچیز کی اپنے روحانی فیض سے تربیت فرمائی۔'' ❶

مسئلہ [2]: ......زکریا کاندھلوی اپنے خواجہ مودود چشتی کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ:

''آپ کو طے الارض بھی حاصل تھا۔ چنانچہ جب طواف کو دل چاہتا تھا ہوا کے ذریعے سے مکہ مکرمہ پہنچ جاتے تھے۔'' ❷

مسئلہ [3]: ......زکریا کاندھلوی دیوبندی اپنے میاں جی نور محمد کے متعلق رقمطراز ہیں:

''ایک مرتبہ بارش کی سخت ضرورت تھی چند حضرات حضرت میاں جی کی خدمت میں بغرض دعا حاضر ہوئے، حضرت اس وقت گنا چوس رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت سے بارش نہ ہونے کی شکایت اور دعا کی درخواست کی۔ ان آنے والوں میں سے جو صاحب حضرت سے انتہائی بے تکلف تھے آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم میرے چوسے ہوئے یہ چھلکے چوس لو تو ان شاء اللہ بارش ہو جائے گی...... ان صاحب نے حضرت کے

❶ تاریخ مشائخ چشت، ص: 193.

❷ تاریخ مشائخ چشت، ص: 159.

چوسے ہوئے چھلکوں کو جوں ہی چوسا فوراً ابر رحمت اٹھا اور خوب زور شور سے بارش ہوئی۔'' ❶

مسئلہ[4]:......

جس کو ہوئے شوق دیدارِ خدا
ان کے مرقد کی زیارت کو وہ جا
یعنی پیرو مرشد مولا مرے
حضرت نور محمد نیک پے ❷

مسئلہ[5]:......زکریا کاندھلوی لکھتے ہیں:

''خواجہ ابو محمد کی ہمشیرہ بھی نہایت بزرگ متقیہ تھیں ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتی تھیں۔ جس کی وجہ سے نکاح کی رغبت بھی نہیں ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ خواجہ ابو محمد ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ ہمشیرہ تمہارے پیٹ سے ایک لڑکے کا وجود جو ایک وقت میں قطب الاقطاب ہونے والا ہے مقدر ہو چکا ہے اور وہ بلا نکاح ممکن نہیں اس لیے تم نکاح کرلو......'' ❸

(33) تبلیغی جماعت کا تبلیغی نصاب

1: ابدال میں سے ایک شخص نے جناب خضر سے معلوم کیا کہ تم نے اپنے سے زیادہ مرتبے والا بھی کوئی ولی دیکھا ہے؟

فرمانے لگے ہاں دیکھا ہے، میں ایک دفعہ مسجد نبوی ﷺ میں حاضر تھا میں نے امام عبدالرزاق محدث کو دیکھا کہ وہ احادیث سنا رہے تھے اور مجمع ان کے پاس حدیث

❶ تاریخ مشائخ چشت، ص: 237. ❷ تاریخ مشائخ چشت، ص: 235.
❸ تاریخ مشائخ چشت، ص: 156.

سن رہا تھا اور مسجد کے ایک کونے میں ایک جوان گھٹنوں میں سر رکھے علیحدہ بیٹھا تھا، میں نے اس جوان سے کہا دیکھتے نہیں کہ مجمع نبی اقدس ﷺ کی احادیث سن رہا ہے تم ان کے ساتھ شریک نہیں ہوتے۔ اس نوجوان نے نہ تو سر اٹھایا اور نہ میری طرف التفات کیا اور کہنے لگا کہ اس جگہ وہ لوگ ہیں جو رزاق کے عبد سے حدیثیں سنتے ہیں اور یہاں وہ ہیں جو خود رزاق سے سنتے ہیں، نہ کہ اس کے عبد سے۔ جناب خضر نے فرمایا اگر تمہارا کہنا حق ہے تو بتاؤ میں کون ہوں؟ اس نے اپنا سر اٹھایا اور کہنے لگا: اگر فراست صحیح ہے تو آپ خضر ہیں۔ جناب خضر فرماتے ہیں کہ اس سے میں نے جانا کہ اللہ جل شانہ کے بعض اولیاء ایسے بھی ہیں جبکہ علو مرتبہ کی وجہ سے میں ان کو نہیں پہچانتا۔ حق تعالیٰ شانہٗ ان سے راضی ہو اور ہم کو بھی ان سے فائدہ پہنچائے۔ آمین ❶

2: سیدنا ابو سعید خزار فرماتے ہیں کہ میں مسجد الحرام میں گیا تو میں نے ایک فقیر کو دیکھا کہ اس کے دو پھٹے ہوئے کپڑے ہیں اور لوگوں سے سوال کر رہا ہے، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ ایسے لوگ ہی آدمیوں پر بوجھ ہوتے ہیں۔ اس نے میری طرف دیکھا اور یہ آیت پڑھی:

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ﴾ (البقرہ: 235)

''اور یقین رکھو کہ اللہ جل شانہ جانتا ہے کہ جو چیز تمہارے دلوں میں ہے
بس اس سے ڈرتے رہو۔''

ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اپنی بدگمانی سے توبہ کی تو اس نے مجھے آواز دی اور یہ آیت پڑھی:

---

❶ فضائل حج: 164.

﴿وَ هُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ یَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ﴾

(الشوریٰ : 25)

''اور وہ ایسی ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے۔'' [1]

3: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرے والد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو یہ وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد میری نعش روضہ اقدس پر بھیج کر عرض کرنا کہ یہ ابوبکر ہے، آپ کے قریب ہونے کی تمنا رکھتا ہے، اگر وہاں سے اجازت ہو جائے تو مجھے وہاں دفن کرنا اور اگر اجازت نہ ہو تو بقیع میں دفن کر دینا، چنانچہ آپ کے وصال کے بعد وصیت کے مطابق جنازہ وہاں لے جا کر قبر شریف پر عرض کیا گیا، وہاں سے ایک آواز آئی، کہنے والا کوئی نظر نہ آتا تھا کہ اعزاز واکرام سے اندر لے آؤ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو مجھے اپنے سرہانے بٹھا کر فرمایا کہ جن ہاتھوں سے تم نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا انہی ہاتھوں سے مجھے غسل دینا اور خوشبو لگانا اور مجھے اس حجرہ کے قریب لے جا کر جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے، اجازت مانگ لینا، اگر اجازت مانگنے پر حجرے کا دروازہ کھل جائے تو مجھے وہاں دفن کر دینا، ورنہ مسلمانوں کے عام قبرستان بقیع میں دفن کر دینا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازہ کی تیاری کے بعد سب سے پہلے میں آگے بڑھا اور میں نے جا کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابوبکر یہاں دفن ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں تو میں نے دیکھا کہ ایک دم حجرہ کے کواڑ کھل گئے اور

[1] فضائل حج، ص: 241.

ایک آواز آئی کہ دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو۔

علامہ سیوطی نے "خصائص الکبریٰ" میں ان دونوں واقعات کا ذکر کیا ہے کہ محدثانہ حیثیت سے اس روایت کو منکر بتایا ہے لیکن تاریخی حیثیت تو باقی ہے۔ ❶

4: ابوابن عباس بن نفیس جعفری جو نابینا بھی تھے، کہتے ہیں کہ میں تین دن مدینہ طیبہ میں بھوکا رہا تو میں قبر شریف پر یہ عرض کر کے کہ سرکار میں بھوکا ہوں، ضعف کی حالت میں سو گیا، ایک لڑکی آئی اور مجھے پاؤں سے حرکت دے کر بیدار کیا اور کہا چلو۔ میں ساتھ ہو لیا۔ وہ اپنے گھر لے گئی اور گیہوں کی روٹی، گھی اور کھجوریں میرے سامنے رکھ کر کہنے لگی ابوالعباس کھاؤ۔ میرے دادا نے اس کا حکم فرمایا ہے کہ جب بھوک لگے، یہاں آ کر کھا جایا کرو۔ ابو سلیمان داؤد اس واقعہ کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات بہت کثرت سے ذکر کیے گئے ہیں اور ان میں کثرت سے یہ دیکھا گیا ہے کہ اس قسم کا حکم آقا نے اپنی شریف اولاد ہی کو زیادہ فرمایا ہے۔ ❷

5: شیخ عبدالسلام بن ابی القاسم کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر تھا، میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی جس سے میں بہت ضعیف ہو گیا۔ میں حجرہ شریف پر حاضر ہوا اور عرض کیا اے اولین وآخرین کے سردار میں مصر کا رہنے والا ہوں، میں پانچ مہینے سے خدمت اقدس میں حاضر ہوں۔ اللہ جل شانہ اور آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ ایسے شخص کو متعین کر دیجیے جو میرے کھانے کی خبر لے لیا کرے یا میرے جانے کا انتظام کر دے۔ پھر میں نے دعائیں مانگیں اور قبر شریف کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ دفعتہً میں نے دیکھا کہ ایک

❶ فضائل حج، ص: 176، 177. ❷ فضائل حج، ص: 172، 173.

صاحب حجرہ شریف کے پاس حاضر ہوئے اور کچھ بول رہے ہیں۔

اے میرے دادا بھی کہہ رہے ہیں پھر وہ صاحب وہاں سے میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اٹھو۔ میں اٹھ کر ان کے ساتھ ہولیا، وہ مجھے ساتھ لے کر باب جبریل سے نکلے اور بقیع میں سے نکل کر باہر ایک خیمہ میں لے گئے اس میں ایک باندی اور غلام تھے ان سے جا کر کہا اٹھو، اپنے مہمان کے لیے کھانا تیار کرو۔ غلام نے لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ جلائی، باندی آٹا پیس کر لائی۔ ایک خاص قسم کی روٹی تیار کی اور میز بان نے مجھے اتنی دیر باتوں میں لگائے رکھا۔

جب روٹی تیار ہوگئی تو باندی نے لا کر اس کو آدھی کر کے دو جگہ رکھی، پھر گھی کا ڈبہ لا کر ان دونوں ٹکڑوں پر بہا دیا۔ اس کے بعد صحافی کھجوریں جو بہت بڑی اعلیٰ قسم کی ہوتی ہیں وہ بہت سی رکھیں۔ پھر مجھ سے کہا کھاؤ، میں نے کھایا، اس نے تقاضا کیا کہ اور کھاؤ، میں نے اور کھایا، پھر اس نے اور تقاضا کیا، میں نے کہا میرے سردار میں نے کئی مہینے سے گیہوں نہیں کھایا تھا اور نہیں کھایا جاتا۔ اس نے میرے پاس سے جو بچا تھا وہ بھی اور دوسرا ٹکڑا جو رکھا تھا وہ ایک ذنبیل میں رکھا اور دو صاع کھجور جو سات سیر پختہ ہوئیں۔ اس ذنبیل میں رکھ کر مجھ سے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے بتایا، کہنے لگے تمہیں اللہ کی قسم پھر دادا ابا سے کبھی شکایت نہ کرنا ان کو اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ جب تک تمہارے جانے کی صورت نکلے اس وقت تک جب تمہیں ضرورت ہوگی کھانا وہیں تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ یہ کہہ کر اپنے غلام سے کہا کہ یہ ذنبیل لے کر ان کے ساتھ جاؤ اور ان کو مع ذنبیل کے حجرہ شریف تک پہنچا آؤ۔

میں غلام کے ساتھ چلا۔ بقیع میں پہنچ کر میں نے غلام سے کہا کہ میں راستہ پر پہنچ گیا اب تم واپس چلے جاؤ۔ غلام نے کہا اللہ کی قسم! مجھے اس کی قدرت نہیں کہ آپ کو

حجرہ شریف تک پہنچانے سے پہلے واپس ہوں۔ کہیں آقا ﷺ میرے سردار کو اس کی خبر نہ کردیں۔

اس نے مجھے حجرہ شریف تک پہنچایا۔ میں چار دن تک اس ذنبیل سے کھاتا رہا۔ جب وہ ختم ہوگئی اور مجھے بھوک معلوم ہوئی تو وہی غلام مجھے اور کھانا دے گیا۔ اسی طرح ہوتا رہا۔

یہاں تک کہ ایک قافلہ ینبوع جانے والا تیار ہوگیا اور میں ینبوع چلا گیا۔ ❶

6: سید نور الدین الحسیمی شرف عفیف الدین کے والد ماجد کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ روضہ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته۔ تو سارے مجمع نے جو وہاں تھا سنا کہ قبر شریف سے وعلیکم السلام یا ولدی کا جواب ملا۔ ❷

7: سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں ان کا واقعہ مشہور ہے کہ جب 555 ہجری میں وہ زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ قبر اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے:

فی حالة البعدی روحی کنت ارسلتها
تقبل الارض عنی وقفی نائبتی
وهذه دولة الاتباح حد سیدنا
فامدر لیمنك نبا شفتی ❸

''دوری کی حالت میں، میں اپنی روح کو آپ کی خدمت اقدس میں بھیجا کرتا

---

❶ فضائل حج، ص: 171، 172۔

❷ فضائل حج، ص: 168 بحواله الحاوی۔

❸ الحاوی۔

تھا وہ میری نائب بن کر آپ کے آستانہ مبارک کو چومتی تھی۔ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے۔'' اپنا دست مبارک (ہاتھ) عطا کیجیے تاکہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔ اس پر قبر شریف سے دست مبارک نکلا اور انہوں نے اسے چوما۔

کہا جاتا ہے اس وقت تقریباً 90 ہزار کا مجمع مسجد نبوی میں موجود تھا۔ جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا، اور نبی ﷺ کے دست مبارک کی زیارت کی۔ جن میں سیدنا محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہٗ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ ❶

8: شیخ بنان فرماتے ہیں کہ میں مصر سے حج کو جا رہا تھا، میرا توشہ میرے ساتھ تھا۔ راستہ میں ایک عورت ملی، کہنے لگی بنان تم بھی حمال (مزدور) ہی نکلے، توشہ لیے جا رہے ہو، تمہیں تو وہم ہے کہ وہ تمہیں روزی نہیں دے گا، میں نے اس کی بات سن کر اپنا توشہ پھینک دیا۔ تین دن مجھے کھانے کو نہ ملا۔ راستہ میں چلتے چلتے مجھے ایک پازیب (پاؤں کا زیور) پڑا ہوا ملا۔ میں نے یہ سوچ کر اٹھایا کہ اس کا مالک مل جائے گا تو اس کو دے دوں گا، وہ شاید اس پر مجھے کچھ دے دے، تو وہ عورت پھر سامنے آئی، کہنے لگی تم تو دکاندار ہی نکلے کہ وہ پازیب کے بدلے میں شاید کچھ دے دے۔ اس کے بعد عورت نے میری طرف کچھ دراہم پھینک دیئے کہ لے انہیں خرچ کرتا رہ، میں نے ان کو خرچ کرنا شروع کیا اور واپسی میں مصر تک انہوں نے مجھے کام دیا۔ ❷

---

❶ فضائل حج ص: 177 بحوالہ بیان المشید.

❷ فضائل حج، ص 257.

9: حافظ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ، سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا۔ میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا یا رکھتا ہے، تو یوں کہتا ہے: "اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد" میں نے اس سے پوچھا کہ کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے یا محض اپنی رائے سے۔ اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا سفیان ثوری، اس نے کہا کہ کیا عراق والے سفیان؟ میں نے کہا ہاں، کہنے لگا کیا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا ہاں، رات سے دن کو نکالتا ہے، دن سے رات کو نکالتا ہے۔ اس نے کہا کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا کہ پھر تو کیسے پہچانتا ہے؟ کہنے لگا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اس کو کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے میں نے پہچان لیا کہ دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتا ہے۔ میں نے پوچھا تیرا درود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا، میری ماں وہی رہ گئی (مرگئی) اس کا منہ کالا ہوگیا اور اس کا پیٹ پھول گیا، جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ کوئی بڑا سخت گناہ ہوا ہے۔ اس سے میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ (حجاز) سے ایک اَبر آیا، اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا، اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا، جس سے وہ بالکل روشن ہوگیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو وَرم بالکل جاتا رہا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو دور کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجیے تو آقا نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا یا اٹھایا کرو تو "اللھم صل علی محمد

وعلی آل محمد" کہا کرو۔ ❶

10: سیدنا ابراہیم خواص فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جنگل میں جا رہا تھا۔ مجھے بڑی مشقت اٹھانا پڑی اور بڑی مصیبت پیش آئی۔ میں نے برداشت کیا اور خندہ پیشانی سے اس پر صبر کیا، جب میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو مجھ میں اس کارنامہ پر ایک عجیب سا ظہور ہوا۔ طواف ہی کی حالت میں پیچھے سے ایک بڑھیا نے آواز دی کہ اے ابراہیم اس جنگل میں یہ بندی بھی تیرے ساتھ تھی مگر میں نے تجھ سے اس لیے کوئی بات نہیں کی تھی کہ اللہ جل شانہ سے تیرا دھیان ہٹ کر دوسری طرف جا لگے گا۔

''یہ وسوسہ تجھے اس وقت آ گیا اس کو اپنے دل سے نکال دے۔'' ❷

11: الشیخ ابو یزید قرطبی فرماتے ہیں میں نے یہ سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے، اس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملے۔ میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد میں اپنی بیوی کے لیے بھی پڑھا اور کئی نصاب خود اپنے لیے پڑھ کر بھی ذخیرۂ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحب کشف ہے۔ جنت دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے، مجھے اس کی صحبت میں کچھ تردد تھا، ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا کہ دفعتہً اس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے، اس کی حالت مجھے نظر آئی۔ قرطبی

---

❶ نزھة، عکس تبلیغی نصاب فضائل درود، ع: 115، 117، نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاھور.

❷ فضائل حج ص: 254، 255، مکتبہ امدادیہ، ملتان بحوالہ الروض.

کہتے ہیں کہ میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخش دوں، جس سے اس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا ان نصابوں میں سے جو میں نے اپنے لیے پڑھے تھے، اس کی ماں کو بخش دیا۔ میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اس پڑھے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فوراً کہنے لگا کہ چچا میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹا دی گئی۔قرطبی کہتے ہیں کہ مجھے اس قصہ سے دو فائدے ہوئے۔

ایک تو اس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی، اس کا تجربہ ہوا۔ دوسرے اس نوجوان کی سچائی کا کا یقین ہوگیا۔

یہ ایک واقعہ ہے، اس قسم کے نہ معلوم کتنے واقعات اس امت کے افراد میں پائے جاتے ہیں۔ [1]

12: مصر میں ایک صاحب خیر شخص تھے جو اہل ضرورت اور فقراء کے لیے چندا کر دیا کرتے تھے۔ جب کسی کو کوئی حاجت پیش آتی وہ ان سے کہتا، وہ اہل ثروت لوگوں سے کچھ مانگ کر اس کو دے دیا کرتے تھے۔ایک فقیر ان کے پاس گیا اور کہا میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اور میرے پاس اس کی اصلاح کے انتظام کے لیے کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ صاحب اٹھے اور لوگوں سے اس کے لیے مانگا، لیکن کہیں سے کچھ نہ ملا (کہ جو آدمی کثرت سے مانگتا رہتا ہو اس کو ملنا بھی مشکل ہو جاتا ہے) یہ سب سے مایوس ہوکر ایک سخی کی قبر پر گئے اور ان کی قبر پر بیٹھ کر یہ سارا قصہ بیان کیا اور وہاں سے اٹھ کر چل دیئے اور واپس آ کر اپنے پاس سے

[1] تبلیغی نصاب فضائل، ص: 98، 99، عتیق اکیڈمی بیرون گیٹ ملتان.

ایک دینار نکالا اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کر دیئے اور ایک ٹکڑا اپنے پاس رکھ لیا اور دوسرا اس فقیر کو دے دیا کہ یہ میں قرض دیتا ہوں۔ اس وقت تم اس سے اپنا کام چلا لو، جب تمہارے پاس کہیں سے کچھ آ جائے تو میرا قرضہ ادا کر دینا، وہ لے کر چلا گیا اور اپنی ضرورت پوری کر لی۔ رات ان صاحبِ دینار نے اس قبر والے کو خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہا ہے کہ میں نے تمہاری بات تو ساری سن لی تھی مگر مجھے جواب دینے کی اجازت نہ ہوئی۔ تم میرے گھر والوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ مکان کے فلاں حصہ میں جو چولہا بن رہا ہے، اس کے نیچے ایک چینی کا مرتبان گڑ رہا ہے اس میں پانچ سو اشرفیاں ہیں وہ اس فقیر کو دے دیں۔ یہ صبح اٹھ کر اس کے مکان پر گئے اور گھر والوں سے سارا قصہ اور اپنا خواب بیان کیا، انہوں نے اس جگہ کو کھودا اور وہ مرتبان پانچ سو اشرفیوں کا نکال کر اس کے حوالے کر دیا۔

اس شخص نے کہا خواب کوئی شرعی چیز نہیں ہے تم لوگ اس مال کے وارث ہو اور مالک ہو اس لیے محض خواب کی وجہ سے اس کو میں نہیں لیتا، مگر ان وارثوں نے اصرار کیا کہ جب وہ مر کر سخاوت کرتا ہے تو بڑی بے غیرتی ہے کہ ہم زندہ سخاوت نہ کریں۔

ان کے اصرار پر اس نے وہ اشرفیاں لے کر اس فقیر کو دے دیں اور سارا قصہ سنایا۔ اس نے ان میں سے ایک دینار لے کر اس کے دو ٹکڑے کیے، ایک اس صاحب کو اپنے قرض کی ادائیگی میں دیا اور دوسرا ٹکڑا اپنے پاس رکھ کر کہا کہ میری ضرورت کو تو یہ کافی ہے۔ باقی یہ سب رقم میری ضرورت سے زائد ہے، میں اس کو لے کر کیا کروں گا۔ وہ سب فقراء پر تقسیم کر دی۔

صاحب اتحاف کہتے ہیں کہ اس قصہ میں غور کرنے کی چیز یہ ہے کہ سب سے زیادہ سخی کون ہے؟ میت یا اس کے گھر والے یا یہ فقیر۔ اور ہمارے نزدیک تو یہ فقیر سب سے

زیادہ سخی ہے کہ اپنی اس شدتِ حاجت کے باوجود نصف دینار سے زیادہ لینا پسند نہ کیا۔ ❶

13: عرب کی ایک جماعت ایک مشہور سخی کریم کی قبر کی زیارت کو گئی، دور کا سفر تھا۔ رات کو وہاں ٹھہرے، ان میں سے ایک شخص نے اس قبر والے کو خواب میں دیکھا، وہ اس سے کہہ رہا ہے کیا تو اپنے اونٹ کو میرے بختی اونٹ کے بدلہ میں فروخت کرتا ہے۔ (بختی اونٹ اعلیٰ قسم کے اونٹوں میں شمار ہوتا ہے جو اس میت نے ترکہ میں چھوڑا تھا) خواب دیکھنے والے نے خواب ہی میں معاملہ کرلیا۔ وہ صاحب قبر اٹھا اور اس کے اونٹ کو ذبح کردیا۔ جب یہ اونٹ والا نیند سے اٹھا تو اس کے اونٹ کا خون جاری تھا۔ اس نے اٹھ کر اسے ذبح کردیا (کہ اس کی زندگی کی امید ہی نہ رہی تھی) اور گوشت تقسیم کردیا۔ سب نے پکایا، کھایا، یہ لوگ وہاں سے واپس چلے گئے۔ جب اگلی منزل پر پہنچے تو ایک شخص بختی اونٹ پر سوار ملا۔ جو یہ تحقیق کر رہا تھا کہ فلاں نام کا شخص تم میں کوئی ہے۔ اس خواب والے شخص نے کہا کہ میرا نام ہے۔ اس نے پوچھا کہ تو نے فلاں قبر والے کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی ہے۔ خواب دیکھنے والے نے اپنا خواب کا قصہ سنایا۔ جو شخص بختی اونٹ پر سوار تھا اس نے کہا وہ میرے باپ کی قبر تھی یہ اس کا بختی اونٹ ہے۔ اس نے مجھے خواب میں کہا ہے کہ اگر تو میری اولاد ہے تو میرا بختی اونٹ فلاں شخص کو دے دے، تیرا نام لیا تھا، یہ بختی اونٹ تیرے حوالہ ہے یہ کہہ کر وہ اونٹ دے کر چلا گیا۔ ❷

یہ سخاوت کی حد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اپنی قبر پر آنے والوں کی مہمانی میں

---

❶ فضائل صدقات حصہ دوم ص: 356، 357 بحوالہ اتحاف۔

❷ اتحاف۔

اپنے اصیل اونٹ کو فروخت کر کے آنے والوں کی مہمانی کی۔

باقی یہ بات کہ مرنے کے بعد اس قسم کا واقعہ کیوں کر ہو گیا، اس میں کوئی محال چیز نہیں ہے۔ عالم ارواح میں اس قسم کے واقعات ممکن ہیں۔ ❶

14: حاتم اصم بلخی جو مشہور صوفیاء میں سے ہیں کہتے ہیں کہ تیس برس تک ایک قبر میں انہوں نے یہ چلہ کیا تھا کہ بے ضرورت کسی سے بات نہیں کی، جب حضور اقدس ﷺ کی قبر اطہر پر حاضر ہوئے تو اتنا ہی عرض کیا تھا کہ اے اللہ ہم لوگ تیرے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کو حاضر ہوئے ہیں تو ہمیں نامراد واپس نہ کیجیو، غیب سے آواز آئی کہ ہم نے تمہیں اپنے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت نصیب ہی اس لیے کی ہے کہ اس کو قبول فرمائیں۔ جاؤ ہم نے تمہارے اور تمہارے ساتھ جتنے حاضر ہیں سب کی مغفرت کر دی۔ ❷

15: شیخ ابو یعقوب سنوسی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا کہ میں کل کو ظہر کے بعد مرجاؤں گا۔ چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا، طواف کیا اور تھوڑی دور جا کر مرگیا۔ میں نے اس کو غسل دیا اور دفن کیا جب میں نے اس کو قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے کہا کہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے کہنے لگا میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ رہتا ہے۔ ❸

دوسرا واقعہ بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔

''ابوعلی روز باری کہتے ہیں کہ ایک فقیر میرے پاس عید کے دن آیا بہت خستہ حال اور پرانے کپڑے۔ کہنے لگا یہاں کوئی پاک صاف جگہ ایسی ہے جہاں غریب فقیر

❶ فضائل صدقات، حصہ دوم، ص: 351، 352۔

❷ فضائل حج، فصل زائرین کے واقعات، واقعہ: 4۔

❸ روض، فضائل صدقات، حصہ دوم ص: 330، از جناب محمد زکریا صاحب، مکتبہ امداد، ملتان۔

مرجائے۔ میں نے لاپرواہی سے لغو سمجھ کر کہہ دیا کہ اندر آجا اور جہاں چاہے پڑ کے مرجا۔ وہ اندر آیا، وضو کیا، چند رکعات نماز پڑھی اور لیٹ کر مرگیا۔ میں نے اس کی تجہیز وتکفین کی اور جب دفن کرنے لگا تو مجھے خیال آیا کہ اسکے منہ سے کفن ہٹا کر اس کا منہ زمین پر رکھ دوں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی غربت پر رحم فرمائے۔ میں نے اس کا منہ کھولا، اس نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے پوچھا، میرے سردار! کیا موت کے بعد بھی زندگی ہے؟ کہنے لگا میں زندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہر عاشق زندہ ہوتا ہے میں کل قیامت میں اپنی وجاہت سے تیری مدد کروں گا۔'' ❶

16: ''ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرید کو غسل دیا اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا۔ میں نے کہا کہ میرا انگوٹھا چھوڑ دے، مجھے معلوم ہے کہ تو مرا نہیں ہے۔ یہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال ہے۔اس نے میرا انگوٹھا چھوڑ دیا۔'' ❷

17: شیخ ابن الجلا مشہور بزرگ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا اور ان کو نہلانے کے لیے تختہ پر رکھ دیا تو وہ ہنسنے لگے۔ نہلانے والے چھوڑ کر چل دیے۔ کسی کی ہمت ان کو نہلانے کی نہ پڑتی تھی۔ ایک اور بزرگ ان کے رفیق آئے انہوں نے غسل دیا۔ ❸

غرض صاحب روض نے بہت سے واقعات ان مرمٹوں کے مرنے کے ایسے لکھے ہیں کہ جن سے ان کے مرنے کے وقت اور مرنے کے بعد نہایت بشاش ہونا، ہنسنا، مذاق کرنا، لطف اڑانا معلوم ہوتا ہے۔'' ❹

---

❶ فضائل صدقات، حصہ دوم ص: 309۔

❷ فضائل صدقات، حصہ دوم، ص: 300۔

❸ الروض.

❹ فضائل صدقات، حصہ دوم، ص: 300۔

18: مولانا زکریا صاحب رقمطراز ہیں کہ:

بعض لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ کعبہ خود ان کی زیارت کو آجاتا ہے۔ [1]

19: ''حضرت ابو سعید خزاز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں تھا...... کہ میں نے ایک نوجوان کی نعش رکھی ہوئی دیکھی جو نہایت حسین چہرہ والا تھا میں نے جو اس کے چہرہ کو غور سے دیکھا تو وہ تبسم کرتے ہوئے کہنے لگا ابو سعید تمہیں معلوم نہیں کہ عشاق مرتے نہیں بلکہ وہ زندہ ہی رہتے ہیں اگرچہ ظاہر میں مرجائیں ان کی موت ایک عالم سے دوسرے عالم میں انتقال ہوتا ہے۔'' [2]

20: مکہ مکرمہ میں ایک آدمی نے ایک خراسانی شخص کے پاس دس ہزار اشرفیاں امانت رکھیں اور سفر پر چلا گیا واپس آیا تو اس کا انتقال ہو چکا تھا امانت کا کچھ پتہ نہ تھا علماء مکہ کے کہنے پر رات کے پچھلے پہر اس نے چاہ زمزم میں آوازیں دیں تین دن تک جواب نہ ملا پھر ان کے مشورے سے وادی برھوت کے کنویں میں آواز دی فوراً جواب ملا تیرا مال محفوظ ہے اور مکان کے فلاں حصہ میں دفن ہے۔ [3]

21: ایک کفن چور کے متعلق لکھا ہے کہ اس نے قبر کھودی تو اس کے اندر ایک شخص تخت پر بیٹھے قرآن پاک سامنے رکھے تلاوت میں مصروف نظر آئے نیچے نہر چل رہی تھی یہ بے ہوش ہو کر گر پڑا لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا تین دن بعد ہوش میں آیا اور یہ قصہ سنایا بعض لوگوں نے اس قبر کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اس سے پوچھا کہ قبر بتادے اس نے ارادہ بھی کیا کہ ان کو لے جا کر قبر دکھاؤں رات کو خواب میں قبر والے بزرگ کو دیکھا کہہ رہے ہیں اگر تو نے میری قبر بتائی تو ایسی آفتوں

---

[1] فضائل حج، ص: 105۔ [2] فضائل حج، ص: 256۔

[3] فضائل صدقات حصہ اوّل تیسری فصل۔

میں پھنس جائے گا کہ یاد کرے گا۔ ❶

22: ایک ہاشمیہ کو خدام بہت ستاتے تھے وہ فریاد لے کر روضہ پر حاضر ہوئی روضہ اقدس سے آواز آئی کیا آپ کے لیے میری زندگی میں نمونہ نہیں ہے جیسے میں نے صبر کیا تم بھی کرو۔ ❷

23: ابوزُرعہ کو فاقہ تھا قبرانور کے پاس مراقبہ میں بیٹھ گئے حضور ﷺ نے درہم دیئے جنہیں انہوں نے شیراز تک خرچ کیا۔ ❸

24: شیخ ابوالخیر اقطع بیان کرتے ہیں میں نے پانچ دن سے کچھ نہیں کھایا تھا روضہ اقدس پر سلام عرض کیا اور حضور ﷺ کا مہمان بن کر سو گیا حضور ﷺ مع شیخین وحضرت علی رحمہ اللہ تشریف لائے آپ نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جب میری آنکھ کھلی تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔ ❹

25: شیخ عبدالسلام بن ابوالقاسم صقلی کہتے ہیں ایک مصری شخص نے حضور ﷺ سے کھانے وغیرہ کی درخواست کی حضور ﷺ نے خواب میں کسی سے مل کر پوری کرادی۔ میزبان شخص نے اس مسافر سے کہا خدا کی قسم آئندہ کبھی پردادے ابا سے شکایت نہ کرنا۔ ❺

26: مالک بن دینار فرماتے ہیں ایک شخص جس کے پاس کوئی توشہ اور پانی نہیں تھا نہ اس نے احرام باندھا ننگا رہا کہ دنیا کے کرتے سے ننگا رہنا اچھا ہے نہ لبیک کہا کہ کہیں لالبیک کا جواب نہ ملے منیٰ میں یہ شعر پڑھا لوگ اپنے بدن سے بیت اللہ

---

❶ فضائل صدقات، حصہ دوم، مطبوعہ کتب خانہ فیضی لاہور۔

❷ فضائل حج واقعہ 16۔

❸ فضائل حج، واقعہ: 24۔

❹ فضائل حج واقعہ 8۔

❺ فضائل حج زائرین.

کا طواف کرتے ہیں اگر وہ اللہ کی ذات کا طواف کریں تو حرم سے بے نیاز ہو جائیں پھر کہا میرے پاس کوئی چیز قربانی کے لیے نہیں سوائے میرے...... پھر چیخ ماری اور مردہ ہوکر گر گیا اس کے بعد غیب سے آواز آئی کہ یہ اللہ کا دوست ہے خدا کا قتیل ہے مالک بن دینار نے اس رات خواب میں دیکھ کر اس سے پوچھا تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا کہنے لگا جو شہداء بدر کے ساتھ ہوا بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ کیونکہ وہ کافروں کی تلوار سے شہید ہوئے اور میں عشق مولی کی تلوار سے۔ [1]

27: ذوالنون مصری فرماتے ہیں:

> ''میں نے نوجوان کو دیکھا کہ دمادم رکوع وسجود کر رہا ہے میں نے پوچھا کہ بڑی کثرت سے نمازیں پڑھ رہے ہو وہ کہنے لگا کہ واپسی کی اجازت مانگ رہا ہوں اتنے میں ایک کاغذ کا پرچہ اوپر سے گرا اس میں لکھا ہوا تھا یہ اللہ جل شانہ کی طرف سے اپنے سچے شکر گزار بندے کی طرف ہے کہ تو واپس چلا جا اللہ تعالیٰ نے تیرے اگلے وپچھلے سب گناہ بخش دیئے۔'' [2]

28: مالک بن دینار نے ایک نوجوان کو ایک لاکھ درہم کے عوض جنت میں ایک محل ملنے کا اقرار نامہ لکھ کر دیا وہ نوجوان چالیس روز بعد مر گیا اس کی وصیت کے مطابق وہ اقرار نامہ اس کے کفن میں رکھ دیا گیا اگلے روز اقرار نامہ مالک کے سامنے پڑا تھا جس کی پشت پر لکھا تھا یہ اللہ جل شانہ کی طرف سے مالک بن دینار کی برأت ہے جس مکان کا تم نے اس نوجوان سے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے اس کو

---

[1] فضائل حج فصل 10، حج والوں کے قصے، قصہ 4۔

[2] فضائل حج، فصل: 10، اللہ والوں کے قصے، قصہ: 15۔

دے دیا ہے اور اس سے ستر گنا زیادہ دے دیا۔ ❶

29: ایک شخص جس کا نام مالک بن قاسم جیلی تھا ستائیس سو میل سے مکہ میں صبح کی نماز پڑھنے آ گئے خود ہفتہ سے کچھ نہ کھایا تھا والدہ کو کھلا کر آئے تھے ابھی ہاتھوں سے گوشت کی خوشبو آ رہی تھی بعض بزرگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے کعبہ شریف کے گرد فرشتوں اور انبیاء کو بھی دیکھا ہے۔ ❷

30: مولانا زکریا صاحب فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے ایک قصہ اکثر سنا وہ فرماتے تھے ایک شخص کو پانی پت ایک ضرورت سے جانا تھا راستہ میں جمنا پڑتی تھی جس میں اتفاق سے طغیانی کی صورت تھی کہ کشتی بھی نہ چل سکتی تھی یہ شخص بہت پریشان تھا لوگوں نے اس سے کہا کہ فلاں جنگل میں ایک بزرگ رہتے ہیں ان سے جا کر اپنی ضرورت کا اظہار کرو اگر کوئی صورت تجویز کریں تو شاید کام چل جائے ویسے کوئی صورت نہیں لیکن وہ بزرگ اوّل خفا ہوں گے انکار کریں گے اس سے مایوس نہ ہونا چاہیے چنانچہ وہ شخص گیا اس جنگل میں ایک جھونپڑی تھی اس میں اس کے اہل وعیال رہتے تھے اس شخص نے رو کر اپنی ضرورت کا اظہار کیا کہ کل مقدمہ کی تاریخ ہے جانے کی کوئی صورت نہیں اوّل تو انہوں نے حسب عادت خوب ڈانٹا کہ میں کیا کرسکتا ہوں میرے قبضے میں کیا ہے اس کے بعد جب اس نے بہت زیادہ عاجزی کی تو انہوں نے فرمایا کہ جمنا سے جا کر کہہ دو کہ ایسے شخص نے مجھے بھیجا ہے جس نے عمر بھر کبھی کچھ نہیں کھایا نہ بیوی سے صحبت کی یہ شخص واپس ہوا ان کے کہنے کے موافق عمل کیا جمنا کا پانی ایک دم رک گیا اور یہ

---

❶ فضائل صدقات، فصل: 7، واقعہ: 57 ملخص.

❷ فضائل حج، فصل: 10، اللہ والوں کے قصے، قصہ: 16۔

شخص پار ہوگیا جمنا پھر حسب معمول چلنے لگی لیکن اس شخص کے واپس ہونے کے بعد ان بزرگ کی بیوی نے رونا شروع کر دیا کہ تو نے مجھے ذلیل اور رسوا کر دیا بغیر کھائے تو خود پھول کر ہاتھی بن گیا اس کا تجھے اختیار ہے اپنے متعلق جو چاہے جھوٹ بول دے لیکن یہ بات کہ تو کبھی بیوی کے پاس نہیں گیا اس بات سے مجھے رسوا کر دیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اولاد جو پھر رہی ہے یہ سب حرام کی ہے اس پر بزرگ نے کہا کہ غور سے سن میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کبھی اپنی خواہش نفس کے لیے کوئی چیز نہیں کھائی ہمیشہ جو کھایا اس نیت سے کھایا کہ اس سے اللہ کی اطاعت کے لیے بدن کو قوت پہنچے اور جب بھی تیرے پاس گیا ہمیشہ تیرا حق ادا کرنے کا ارادہ رہا کبھی اپنی خواہش کے تقاضے سے صحبت نہیں کی قصہ ختم ہوا۔ ❶

31: ''یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے۔ جھوٹا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔ تیرا ہی ظل ہے۔ تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔ استغفر اللہ......'' ❷

32: شیخ الحدیث زکریا صاحب رقمطراز ہیں:

''سعید بن المسیب کے متعلق لکھا ہے کہ پچاس برس تک عشاء اور صبح ایک ہی وضو سے پڑھی۔'' ❸

33: مزید رقمطراز ہیں: ''حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تو بہت کثرت سے یہ چیز نقل کی گئی ہے کہ تیس یا چالیس یا پچاس برس عشاء اور صبح ایک وضو سے پڑھی۔'' ❹

❶ فضائل صدقات، ص: 520، 529، کتب خانہ فیضی لاہور.
❷ فضائل صدقات، حصہ دوم، ص: 558۔ مکاتیب رشیدیہ، ص: 10۔
❸ فضائل اعمال، ص: 362، 674، فیضی کتب خانہ لاہور، ص: 443، 514، مکتبہ رحمانیہ، لاہور.
❹ فضائل اعمال، ص: 362، 674، فیضی کتاب خانہ، ص: 443، 514، مکتبہ رحمانیہ.

34: ''ایک سید صاحب کا قصہ لکھا ہے کہ بارہ دن تک ایک ہی وضو سے ساری نمازیں پڑھیں، اور پندرہ برس تک مسلسل لیٹنے کی نوبت نہیں آئی، کئی دن ایسے گزر جاتے کہ کوئی چیز چکھنے کی نوبت نہ آتی تھی۔'' ❶

(34) حج فقیر برآستانہ پیر

چاچڑ وانگ مدینہ جاپے تے کوٹ مٹھن بیت اللہ
رنگ بنا بے رنگی آیا کیتم روپ تجلیٰ
ظاہر دے وچہ مرشد ہادی باطن دے وچہ اللہ
نازک مکھڑا پیر فریدا سانوں ڈسدا ہے وجہ اللہ ❷

مسئلہ :...... پیر خواجہ عالم حضرت پیر نور محمد صاحب نقشبندی لکھتے ہیں:

''اور طوافِ قبور اولیاء کا جواز بھی صوفیاء کرام نے لکھا ہے۔'' ❸

(35) سوانح قاسمی

مسئلہ[1]:...... مناظر احسن گیلانی رقمطراز ہیں کہ:

''ایسی صورت میں کیوں اصرار کیا جاتا ہے اس کی ''موت'' کے بعد ہم اس کو مردوں میں شمار کریں، یاد ہوگا کہ ایک دفعہ نہیں، متعدد مواقع پر مشاہدہ کرنے والوں نے بعد وفات دیکھا کہ ''مولانا نانوتوی رحمہ اللہ جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے۔'' ❹

مسئلہ[2]:...... ''حضرت شیخ الہند فرماتے تھے، میں نے ان مولوی صاحب

❶ فضائل، ص: 360، فیضی کتب خانہ، ص: 440، مکتبہ رحمانیہ۔

❷ حج فقیر برآستانہ پیر، ص: 45۔ ❸ حج فقیر برآستانہ پیر، ص: 5۔

❹ سوانح قاسمی، حصہ سوم، ص: 149، 150۔

سے دریافت کیا کہ اچانک نمودار ہوکر غائب ہو جانے والی شخصیت کا حلیہ کیا تھا، حلیہ جو بیان کیا فرماتے تھے کہ سنتا جاتا تھا اور حضرت الاستاذ کا ایک ایک خال وخط نظر کے سامنے آتا چلا جارہا تھا۔ جب وہ بیان ختم کر چکے تو میں نے ان سے کہا یہ تو حضرت الاستاذ (قاسم نانوتوی) رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو تمہاری امداد کے لیے حق تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوئے۔'' ❶

مسئلہ[3]:...... ''لیکن قلبی اور باطنی طریقہ پر قلب اس درجہ اولاد پر شفقت سے بھرپور رہتا تھا کہ زندگی ہی کی حد تک نہیں بعد وفات بھی اولاد پر آپ کی وہی نگاہ شفقت قائم رہی۔'' ❷

مسئلہ [4]:...... مناظر احسن گیلانی دیوبندی عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ ''پس بزرگوں کی ارواح سے مدد لینے کے ہم منکر نہیں ہیں۔'' ❸

مسئلہ [5]:...... مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی فرمایا کرتے تھے، اس زمانے میں کشفی حالت دیوان جن کی اتنی بڑھی کہ باہر سڑک پر آنے جانے والے نظر آتے رہتے تھے در و دیوار کا حجاب ان کے درمیان ذکر کے وقت باقی نہ رہتا تھا۔ ❹

(36) فوائد الفواد

خواجہ نظام الدین اولیاء نے فرمایا:

> ''ایک شخص شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں آپ کا مرید ہوتا ہوں...... (حضرت شیخ) شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو کلمہ طیبہ کس طرح پڑھتا ہے۔ مرید نے جواب دیا کہ میں اس طرح پڑھتا ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ شبلی بولے اس طرح پڑھ لا الٰہ الا اللہ

❶ سوانح قاسمی، حصہ اوّل، ص: 332۔
❷ سوانح قاسمی، حصہ اوّل، ص: 560۔
❸ سوانح قاسمی، حصہ اوّل، ص: 332۔
❹ حاشیہ سوانح قاسمی: 73/4۔

شبلــی رسـول الـلـه مرید نے فوراً اسی طرح پڑھ دیا۔ اس کے بعد شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شبلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ چاکروں میں سے ایک ہے۔ اللہ کے رسول تو وہی ہیں میں تو تیرے اعتقاد کا امتحان کر رہا تھا۔'' ❶

(37) فوائد السالکین

خواجہ معین الدین چشتی نے آنے والے ایک شخص کو فرمایا:

''آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا یوں کہو! لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ۔ اس نے اسی طرح کہا۔ خواجہ صاحب نے اسے بیعت کرلیا اور خلعت ونعمت دی اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا۔'' ❷

(38) تفریح الخاطر

مسئلہ [1]: ...... عبدالاحد قادری بریلوی صاحب لکھتے ہیں:

''سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ مبارک میں ایک بہت بڑا گنہگار فاسق فاجر گناہ کرنے میں سرمست رہتا تھا مگر اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد محبت تھی۔ تو جب وہ شخص فوت ہوگیا اور عزیز واقارب نے اس کو قبر میں دفن کر دیا تو سوال وجواب کے لیے منکر نکیر آئے۔ تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ اور دین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے۔ تیرا دین کیا ہے۔ اور تیرا نبی کون ہے۔ تو اس شخص نے سب سوالوں کے جواب میں عبدالقادر

---

❶ فوائد الفواد، پانچویں جلد، آٹھویں مجلس، ص: 399۔

❷ فوائد السالکین، ص: 27.

کہا۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوا۔ اے فرشتو اگر چہ یہ بندہ گنہگار خطا کار ہے۔ لیکن میرے محبوب بندے سید عبدالقادر کی سچی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے اس لیے میں نے اس کی مغفرت فرما دی ہے۔ اور اس کی قبر کو حد نگاہ کشادہ کر دیا ہے۔''❶

مسئلہ [2]:...... اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوا کہ عبدالقادر جو بھی تیری جمعۃ المبارک کے دن زیارت کرے گا وہ ولی کامل اور مقرب ہو جائے گا اگر تو مٹی پر بھی نگاہ کرے گا تو وہ بھی سونا بن جائے گی عرض کیا مولیٰ کریم مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اے پروردگار مجھے ایسی چیز عنایت فرما جو ان سے اعلیٰ ہو اور میرے وصال کے بعد بھی باقی رہے اور لوگوں کو دنیا وآخرت میں نفع دے۔ پس آواز آئی میں نے تیرے ناموں کو ثواب اور تاثیر کے لحاظ سے اپنے ناموں کے برابر کر دیا۔ پس جو تیرے نام کو لے گا وہ میرے نام کو لے گا۔ ❷

مسئلہ [3]:...... سیدنا غوثِ اعظم رحمہ اللہ کا ایک خادم فوت ہو گیا۔ اس کی بیوی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آہ وزاری کرنے لگی اور اپنے خاوند کے زندہ ہونے کی التجا کی۔ تو سیدنا غوثِ اعظم رحمہ اللہ نے مراقبہ کیا اور علم باطن سے آپ نے دیکھا کہ ملک الموت نے اس دن جتنی ارواح قبض کی تھی وہ ان کو آسمان کی طرف لے کر جا رہے تھے۔ تو آپ نے ملک الموت کو ٹھہرنے کا حکم دیا کہ میرے فلاں خادم کی روح واپس کر دو تو ملک الموت نے جواب دیا کہ میں نے تمام ارواح کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قبض کیا ہے اور رب ذوالجلال کی بارگاہ میں پیش کرنی ہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں آپ کے خادم کی روح کو واپس کر دوں جس کو میں نے بحکم الٰہی قبض کر چکا ہوں۔ تو

---

❶ تفریح الخاطر، ص: 79. ❷ تفریح الخاطر، ص: 67، 68.

آپ نے دوبارہ کہا مگر ملک الموت نہ مانے۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹوکری تھی جس میں تمام روحیں ڈالی ہوئی تھیں جو اس دن قبض کی تھیں۔ پس آپ نے قوتِ محبوبیت سے ٹوکری ان سے چھین لی۔ تو تمام روحیں نکل کر اپنے جسموں میں چلی گئیں۔ ملک الموت نے بارگاہِ رب العزت میں شکایت کی اور عرض کیا۔ مولیٰ کریم تو جانتا ہے جو میرے اور عبدالقادر کے درمیان تکرار ہوئی کہ اس نے آج مجھ سے تمام ارواح جو قبض کی تھیں چھین لی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے ملک الموت! بے شک عبدالقادر میرا محبوب ہے۔ تو نے اس کے خادم کی روح کو واپس کیوں نہ کیا۔ اگر ایک روح واپس کر دیتے تو اتنی روحیں اپنے ہاتھ سے دیتے نہ پریشان ہوتے۔ ❶

(39) جاء الحق

مولوی احمد یار گجراتی مسلک پرستی کی خاطر صحابی رسول کے خلاف زبان درازی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ابوحمید، نہ تو صحابہ میں فقیہہ وعالم ہیں، اور نہ انہیں حضور کی زیادہ صحبت میسر ہوئی۔ ❷

مسئلہ :...... انبیاء وہ حضرات ہیں جن کو رب نے علوم ومصارف اس قدر دیے ہیں جن سے وہ مخلوق کی اندرونی حالت اور ان کی ارواح میں تصرف کر سکتے ہیں۔ ❸

❶ تفریح الخاطر، ص: 68، 69

❷ جاء الحق: 64/2، دوسری فصل.

❸ جاء الحق، ص: 196، 197.

خیر خواہی

معزز قارئین کرام! گزشتہ سطور میں آپ نے تقلید کی شناعت وقباحت، اس کے اسباب، نقصانات اور ممانعت کا تفصیلی مطالعہ کرلیا، آخر میں ہم آپ کی خدمت میں مؤدبانہ، مخلصانہ گزارش کرتے ہیں کہ آپ قرآن وسنت کا مطالعہ کیا کریں، اگر کوئی عامی ہے، خود پڑھ نہیں سکتا تو وہ ایسے اہل علم کی طرف رجوع کرے جو کتاب وسنت کے حاملین ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الأنبياء : 7)

''پس تم (کتاب وسنت کے) اہل علم سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے ہو۔''

اس آیت کریم کی روشنی میں یہ بات عیاں ہے کہ عالم ہو یا عامی کسی شخص پر کسی خاص مذہب کی تقلید واجب نہیں۔ واجب یہ ہے کہ ہر ایک حتی الوسع اپنے دین کو منہج سلف کے مطابق کتاب اللہ اور سنت رسول کی دلیلوں کی روشنی میں سیکھے:

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝﴾ (النسآء: 59)

''اللہ اور رسول اور اولیاء امور کی اطاعت کرو، اگر تم لوگ کسی چیز میں اختلاف کرو، تو تمہارے ایمان باللہ والیوم الآخر کا تقاضہ ہے کہ اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ یہی تمہارے انجام وعاقبت کے لیے بہتر ہے۔''

اللہ عزوجل نے مخلوق پر اپنی اطاعت اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کو فرض کیا ہے، رسول اللہ ﷺ کے علاوہ امت پر کسی خاص شخص کی امر و نہی میں اتباع واجب قرار نہیں دیا۔

امت محمدیہ کی افضل ترین شخصیت جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تھا:

"أَطِيْعُوْنِيْ مَا اَطَعْتُ اللّٰهَ ، فَإِذَا عَصَيْتُ اللّٰهَ فَلَا طَاعَةَ لِيْ عَلَيْكُمْ"

''کہ جب تک میں اللہ کی اطاعت کروں اس وقت تک میری اطاعت کرو! اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو تمہارے اوپر میری اطاعت نہ واجب نہ جائز۔''

امت میں تقلید کی بدترین روش عام ہے۔ علامہ اقبال رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ؂

گر نہیں جستجوئے حق کا تجھ میں ذوق و شوق
امتی کہلا کے پیمبر کو رسوا نہ کر !!!
ہے فقط توحید و سنت امن و راحت کا طریق
فتنہ جنگ و جدل تقلید سے پیدا نہ کر

تقلید کے اختیار کرنے کا کسی صحابی، تابعی اور امام و مجتہد نے حکم نہیں دیا، وہ اللہ اور رسول کے بارے میں زیادہ علم رکھتے تھے۔ علامہ ابن قیم الجوزیۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس وجہ سے عامی کے لیے ہر کسی مذہب کے مفتی سے فتویٰ لینا جائز ہے۔ اس پر یا خود مفتی پر فرض نہیں کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کے مذہب کا پابند رہے۔ اس بات پر امت کا اجماع ہے۔

اسی طرح کسی عالم پر واجب نہیں کہ صرف اپنے شہر کے یا کسی اور شہر کے

لوگوں کی حدیث کا پابند رہے۔ جہاں سے بھی صحیح حدیث مل جائے یمن، حجاز، شام، مصر یا عراق سے ہو، اس پر عمل واجب ہے۔'' ❶

ابن العز حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مالک، ابو حنیفہ، شافعی اور احمد میں سے کسی ایک مسلک پر تعصب کرے اور یہ سمجھے کہ دوسرے ائمہ کے علاوہ انہی امام کا قول صواب اور لائق اتباع ہے، تو وہ جاہل اور گمراہ ہے۔

اور اگر یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ دوسرے ائمہ کے علاوہ صرف اسی امام کی تقلید تمام لوگوں پر واجب ہے تو اس کے لیے بڑے خطرے کا خوف ہے۔

کیونکہ اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی شخص کی ہر بات کی اطاعت فرض نہیں! بلکہ زیادہ سے زیادہ یہی کیا جاسکتا ہے کہ عامی کے لیے جائز ہے یا واجب ہے کہ ائمہ میں سے کسی مخصوص امام کی یقین کے بغیر اس کی تقلید بوقت ضرورت کرے۔ اگر کوئی کہے کہ امت مسلمہ پر فلاں اور فلاں کی تقلید واجب ہے تو یہ خوفناک بات ہے تو جو شخص ائمہ میں سے کسی ایک کے لیے تعصب برتتا ہے تو وہ اسی شخص کی طرح ہے جو کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے لیے تعصب کرتا ہے جس طرح ایک رافضی خلفاء میں سے صرف علی رضی اللہ عنہ کے لیے تعصب رکھتا ہے، یقیناً یہ ہویٰ اور خواہش پرستی کا طریقہ ہے۔'' ❷

کسی ایک امام کی تقلید میں تعصب برتنا بلاشبہ امت کو مختلف فرقوں میں بانٹنے کے مترادف ہے:

---

❶ أعلام الموقعين: 205/6. ❷ الاتباع، ص: 79، 80.

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾

(الانعام: 159)

''جنہوں نے اپنے دین کو فرقوں میں بانٹ دیا اور ایک دوسرے سے الگ الگ ہوگئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔''

کتنے متعصب مقلدین ہیں جو اپنے امام کے مخالف صحیح حدیث کو بھی رد کر دیتے ہیں۔ یہ انتہائی مذموم عمل ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''کسی کے لیے جائز نہیں کہ نبی ﷺ کے علاوہ امت کے لیے کسی شخص کو مقرر کر کے اس کے طریقے کی طرف دعوت دے۔ اور اس پر دوستی اور دشمنی کی بنیاد رکھے۔

اسی طرح جائز نہیں کہ اللہ ورسول اور اجماع اُمت کے علاوہ اُمت کے لیے کسی کے قول کو مقرر کر دے کہ اس پر دوستی اور دشمنی کرے۔ تب یہ بدعتی لوگوں کا وطیرہ ہے کہ اپنے لیے کسی خاص شخص اور خاص قول کو اختیار کر کے امت کے درمیان تفریق کرتے اور اس پر دوستی اور دشمنی کی بنیاد رکھتے۔'' [1]

علامہ شنقیطی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''جان لو! ائمہ اربعہ وغیرہم کے بارے ہمارا موقف وہی ہے جو تمام انصاف پسند مسلمانوں کا ہے۔ وہ یہ کہ ان کے علم، زہد وورع، اتباع کتاب وسنت، اور اپنی رائے پر کتاب وسنت کو مقدم کرنے کی بنا پر ہم ان سے محبت کرتے، ان کی تعریف وتعظیم کرتے، ان کے اقوال سے استفادہ کرتے

[1] مجموع فتاویٰ ابن تیمیة: 164/20.

ہیں اور کتاب وسنت کے خلاف ان کے اقوال کو چھوڑ دیتے ہیں۔
ان کے اجتہادات میں جن میں کوئی نص نہیں۔ درست رائے یہ ہے کہ ان میں دیکھا جائے۔ ان کے اجتہادات کی اتباع خود ہمارے اپنے اجتہاد سے زیادہ افضل ہوگا کیونکہ وہ بزرگ علم اور تقویٰ میں ہم سب سے بڑھ کر تھے۔''

لیکن ہم سب پر لازم ہے کہ اقوال مختلفہ میں سے اللہ کی رضا مندی سے زیادہ قریب احتیاط سے زیادہ قریب اور شبہ سے زیادہ دور قول کو اختیار کریں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((دَعْ مَا یُرِیْبُكَ اِلَی مَالَا یُرِیْبُكَ)) [1]

''شبہ کی چیز چھوڑ کر جس میں شبہ نہ ہوا سے اختیار کرو۔''

نیز فرمایا:

((مَنِ اتَّقٰی الشُّبَهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهِ وَعِرْضِهِ)) [2]

''جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچ جائے، اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کر لی۔''

ائمہ کرام کے متعلق فیصلہ کن بات یہ ہے کہ وہ عظیم ہستیاں، مسلمانوں کے علماء اور نیکوکار لوگ تھے، مگر معصوم نہ تھے، جس مسئلے میں ان کا اجتہاد درست رہا اس میں انہیں دو اجر ملیں گے یعنی اجتہاد کا اجر اور صحت وصواب تک پہنچنے کا اجر۔ اور جہاں ان کا اجتہاد

---

[1] صحیح الترغیب والترهیب للألبانی، رقم: 1737.

[2] صحیح الترغیب والترهیب للألبانی، رقم: 1731، صحیح الجامع الصغیر للألبانی، رقم: 3193.

درست نہیں وہاں ایک اجر ملے گا یعنی صرف اجتہاد کا اجر غلطی میں وہ معذور ہیں لیکن ہر حالت میں انہیں اجر ملے گا۔ اس بارے انہیں مذمت نہیں کی جائے گی اور نہ کوئی عیب اور نقص ان میں نکالا جائے گا۔ کتاب اور سنت رسول ان پر اور ان کے اقوال پر بہر حال مقدم اور حاکم ہوں گے۔

لہٰذا تم ان کی مذمت اور تنقیص ہرگز نہ کرو۔ اور نہ ہی یہ عقیدہ رکھو کہ کتاب وسنت کو چھوڑ کر صرف ان کے اقوال کافی ہیں یا کتاب وسنت پر مقدم ہیں۔ [1]

امام احمد رحمہ اللہ کے ایک قول کے مطابق: ''تقلید سے فتویٰ دینا جائز نہیں کیونکہ تقلید علم نہیں ہے۔ اور بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام ہے۔ علماء کے درمیان اس میں اختلاف نہیں کہ تقلید علم نہیں اور مقلد کو عالم نہیں کہا جا سکتا۔'' [2]

علامہ ابن حزم نے صراحت کے ساتھ کہا ہے کہ صحابہ، تابعین اور ان کے بعد کے لوگ مقلد نہ تھے بلکہ انہوں نے تقلید سے منع کیا ہے۔ تقلید چوتھی صدی میں پیدا ہوئی۔ [3]

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ایک نومسلم جب دیکھتا ہے کہ ہر مذہب والے اسے اپنی طرف کھینچتے ہیں تو وہ حیران و پریشان ہو جاتا ہے کہ ان میں سے کونسا طریق اختیار کرے؟

شیخ محمد سلطان معصومی نے اپنی کتاب ''ہدیۃ السلطان'' میں ذکر کیا ہے کہ جاپان کے شہر ٹوکیو کے مسلمانوں کے یہاں سے میرے پاس سوالنامہ آیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دین اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ مذہب کا معنی کیا ہے؟ کیا جو شخص دین اسلام کو قبول

---

[1] أضواء البيان للشنقيطي: 556/7، 557.

[2] أعلام الموقعين لابن القيم: 86/2.

[3] كتاب ابطال التقليد نقلاً عن الرد على من أخلد الى الأرض للسيوطى، ص: 138.

کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے اسے مذاہب اُربعہ مالکی، حنفی شافعی یا حنبلی وغیرہ میں سے کسی نہ کسی مذہب پر رہنا لازم ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہمارے ہاں اس پر بڑا اختلاف ہوا، اس وقت جبکہ جاپان کے کچھ روشن فکر لوگوں نے دین اسلام میں داخل ہونے اور ایمان کے شرف سے مشرف ہونے کا ارادہ ظاہر کیا۔

انہوں نے ٹوکیو میں واقع جمیعۃ المسلمین کے سامنے اپنا مسئلہ پیش کیا، تو ہندوستان کی ایک جماعت نے ان سے کہا کہ انہیں امام ابوحنیفہ کا مذہب اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ آپ امت کے چراغ ہیں۔ ❶

انڈونیشیاء جاوا کے لوگوں نے کہا: انہیں شافعی رہنا ضروری ہے۔ جاپانیوں نے ان کی باتوں کو سن کر بڑا تعجب کیا اور اسلام کو قبول کرنے میں انہیں حیرانی ہوئی نتیجہ یہ ہوا کہ مذاہب کا یہ اختلاف ان کے اسلام لانے کے راستے میں حائل ہوگیا۔

استاذ محترم! ہمیں معلوم ہے کہ آپ کے علم کے ذریعہ ان شاء اللہ اس مرض سے شفاء مل جائے گی۔ آپ سے ہمیں امید ہے کہ آپ اپنے بحر کرم کے فیض سے اس حقیقت کی وضاحت فرمائیں گے! تاکہ ہمارے دل جہالت کی مرض سے شفا پا کر مطمئن ہو جائیں۔ ❷

تو شیخ نے اس کا جواب تمسك بالكتاب والسنة کی تاکید میں تحریر کیا۔ در حقیقت تمسك بالكتاب والسنة میں ہی کامیابی اور کامرانی ہے۔ اس کے علاوہ ضلالت وگمراہی ہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ میزان کتاب وسنت کی روشنی میں

---

❶ یہ موضوع اور من گھڑت روایت ہے۔

❷ هدية السلطان الى مسلمی بلاد اليابان از شیخ محمد سلطان المعصومی، المقدمة.

امت کے مسائل کو حل کیا جائے۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝﴾ (الحدید: 25)

''یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا تا کہ لوگ عدل پر قائم رہیں اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت اور قوت ہے اور لوگوں کے لیے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ جان لے کہ اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد بھی دیکھے کون کرتا ہے۔ بے شک اللہ قوت والا اور زبردست ہے۔''

﴿اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ﴾

(ھود: 88)

''میں تو اپنی طاقت کے مطابق صرف اصلاح کا ارادہ رکھتا ہوں، اور مجھے توفیق دینے والا صرف اللہ ہے۔''

اللہ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے یہاں اور اپنے نیکوکار بندوں کے یہاں شرف قبولیت عطا فرمائے۔آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

مصادر ومراجع

1: القرآن الكريم .
2: صحيح البخارى / محمد بن اسماعيل البخارى .
3: صحيح مسلم / مسلم بن حجاج القشيرى .
4: سنن ابى داؤد / ابو داؤد سليمان بن اشعث .
5: جامع الترمذى / محمد بن عيسى الترمذى .
6: سنن ابن ماجه / محمد بن يزيد بن ماجه .
7: كنز الاعمال / الهندى .
8: المسند / الامام احمد .
9: السنن / الدارمى .
10: السنن الكبرى / بيهقى .
11: كتاب الأم / امام شافعى .
12: المعجم الكبير / طبرانى .
13: معجم اوسط / طبرانى .
14: صحيح ابن حبان / ابن حبان .
15: السنن / دارقطنى .
16: مصنف / عبدالرزاق .
17: مصنف / ابن ابى شيبة .
18: موطا / امام مالك .
19: شرح صحيح مسلم / مولانا غلام رسول حيدرى .
20: فيض البارى / انور شاه كاشميرى .

21: مشكاة المصابيح / خطيب تبريزى .
22: فتح البارى / ابن حجر .
23: نصب الراية / زيلعى .
24: مرعاة المفاتيح / ملا على قارى .
25: مشكل الاثار / طحاوى .
26: شرح السنة / بغوى .
27: سلسلة الاحاديث الصحيحة / البانى .
28: درس ترمذى .
29: مجمع الزوائد / الهيثمى .
30: جمع الجوامع / السيوطى .
31: الجامع لأحكام القرآن / قرطبى .
32: تفسير ابن كثير / الحافظ ابن كثير .
33: تفسير فتح القدير / شوكانى .
34: التفسير الكبير / فخر الرازى .
35: تفسير جامع البيان .
36: تفسير / ابن جرير طبرى .
37: تفسير روح المعانى / للآلوسى .
38: الدر المنثور / السيوطى .
39: تفسير مظهرى / قاضى ثناء الله پانى پتى .
40: جامع بيان العلم و فضله/ ابن عبدالبر .
41: الميزان/ شعرانى .
42: ارشاد الفحول/ شوكانى .
43: غياث اللغات .
44: مسلم الثبوت / البهارى .
45: اعلام الموقعين / ابن القيم .
46: ايقاظ همم اولى الابصار / للفلانى .
47: حجة الله البالغة / شاه ولى الله الدهلوى .

48: تذكرة الحفاظ/ ذهبى .
49: الاحكام فى اصول الاحكام/ آمدى .
50: القول السديد .
51: الارشاد السالك / لابن عبدالهادى .
52: الروضة الندية / شوكانى .
53: استيصال التقليد .
54: مجموعة الفتاوى / شيخ الاسلام ابن تيمية .
55: حقيقة الفقه / يوسف جے پورى .
56: القول المفيد للشوكانى .
57: الاعتصام/ شاطبى .
58: صفة الصلوة / البانى .
59: رد المحتار / ابن عابدين شامى .
60: عقد الجيد / شاه ولى الله .
61: حلية الاولياء/ ابو نعيم اصفهانى .
62: شرح عين العلم .
63: بستان العارفين .
64: كشف الغمة عن جميع الامة .
65: التقرير شرح التحرير / ابن امير الحاج .
66: كتاب الروح / ابن القيم .
67: تلبيس ابليس / ابن الجوزى .
68: معانى الاثار / طحاوى .
69: شرح العقيدة الطحاوية / ابن العز حنفى .
70: فقه اكبر / ابو حنيفه .
71: الهداية / علامه مرغينانى .
72: كنز الدقائق / النسفى .
73: زاد المعاد / ابن القيم .
74: المحلى / ابن حزم .

75: اغاثة الهفان / ابن قیم .
76: فتاوی / قاضی خان .
77: فتاوی الدین الخالص مطبوع و مخطوط / امین اللّٰہ بشاوری .
78: حقانیت مسلك اهل حدیث / ابو معاویه عبدالرحمن منیر .
79: الانصاف / شاه ولی الله الدهلوی .
80: ایضاح الحق الصریح .
81: تنقید سدید .
82: الكلام المفید / از سرفراز خان صفدر .
83: كتاب التوحید / عبدالوهاب .
84: المستدرك / حاكم .
85: تاریخ / یحیی بن معین .
86: صفة صلاة النبیﷺ / البانی .
87: لسان المیزان / ابن حجر .
88: الإنتقاء فی فضائل الائمة الثلاثة الفقهاء .
89: الكامل / ابن عدی .
90: التنكیل لما فی تانیب الكوثری من الاباطیل / معملی .
91: ضفعاء كبیر / عقیلی .
92: امداد الفتاوی / حاجی امداد اللّٰہ .
93: تنویر العینین .
94: تذكرة الرشید / رشید احمد گنگوهی .
95: فواتح الرحموت .
96: مذكرة فی اصول الفقه / علامه شنقیطی .
97: التجیر / ابن الهمام .
98: اطواق الذهب .
99: روضة الندیة / نواب صدیق حسن خان قنوجی .
100: مجموع شرح مهذب / نووی .
101: طبقات الكبری / سبكی .

102: جاء الحق / مفتی احمد یار نعیمی .
103: شرح عقائد / نسفی .
104: الوجیز / دکتور زیدان .
105: تهذیب الکمال / المزی .
106: میزان الاعتدال / ذهبی .
107: تهذیب التهذیب / ابن حجر .
108: لسان العرب / ابن منظور .
109: الجرح و التعدیل / ابن ابی حاتم .
110: تاریخ مدینة دمشق / ابن عساکر .
111: مسائل الامام احمد / ابو داؤد .
112: مناقب امام احمد / ابن الجوزی .
113: شرح الکوکب المنیر / ابن النجار .
114: الافاضات الیوم [ملفوظات حکیم الامت] .
115: اصول کرخی / علامه کرخی .
116: شذرات الذهب / ابن العماد .
117: منهج سلف صالحین / ابن عبیلان (ترجمہ شدہ) حافظ حامد محمود الخضری.
118: آداب الشافعی و مناقبه / ابن ابی حاتم .
119: الرد علی من اخلد الی الارض / سیوطی .
120: النبذة الکافیة فی احکام اصول الدین .
121: الظفر المبین / ابو الحسن .
122: الکنز المدفون و الفلك المشحون / السیوطی .
123: العقیدة النونیة / ابن القیم .
124: الفقیه و المتفقه / خطیب البغدادی .
125: تاریخ الاسلام / ذهبی .
126: تاریخ علماء الاندلس .
127: تذکرة الحفاظ / الذهبی .
128: تفهیمات / شاه ولی اللّٰه دهلوی .

129: الفوز الكبير / شاه ولی الله الدهلوی .
130: انتصار الحق .
131: البناية شرح الهداية / العينی .
132: اصول السرخسی / سرخسی .
133: المبسوط / سرخسی .
134: مجالس حكيم الامت / مفتی شفيع عثمانی .
135: حقيقة الالحاد / امداد الحق شيولی .
136: تقليد كی شرعی حيثيت .
137: تحفة المجيب / مقبل بن هادی .
138: غارة الأشرطة على اهل الجهل و السعسطة / شيخ مقبل ابن هادی .
139: در مختار .
140: انباء الغمر بابناء العمر .
141: مكتوبات ربانی (اردو) .
142: فتاوی عالمگيری .
143: الورد الشذی .
144: بهشتی زيور / حكيم الامت اشرف علی تهانوی .
145: البحر الرائق / ابن نجيم .
146: كتاب الآثار / امام محمد .
147: تاريخ بغداد / خطيب .
148: مجموع رسائل التوجيهات الاسلامية .
149: الارشاد الی سبيل الرشاد / محدث شاهجهانپوری .
150: نور الانوار / ملاجيون .
151: تقلید کی مخالفت کیوں/ شیخ عبداللہ ناصر رحمانی.
152: ملفوظات / احمد رضا خاں بريلوی .
153: حدائق بخشش / احمد رضا خاں بريلوی .
154: الامن و الحلی / احمد رضا خاں بريلوی .
155: فتاوی افريقه / احمد رضا خاں بريلوی .

156: فتاوی رضویه / احمد رضا خاں بریلوی .
157: بهار شریعت / احمد رضا خاں بریلوی .
158: عرفان شریعت / احمد رضا خاں بریلوی .
159: تذکرة الاولیاء / فرید الدین عطاری .
160: مقامات اولیاء / افتخار الحسن شاه .
161: المهند علی المفند / خلیل احمد سهارنپوری .
162: تالیفات رشیدیه مع الفتاوی .
163: امداد المشتاق / حکیم الامت اشرف علی تهانوی .
164: قصص الاکابر / حکیم الامت اشرف علی تهانوی .
165: شمائم امدیه / حکیم الامت اشرف علی تهانوی .
166: اشرف الوانخ / خواجه عزیز الحسن .
167: براهین قاطعه .
168: تذکرة مشائخ چشت / عزیز الرحمٰن .
169: تاریخ مشائخ چشت / محمد زکریا کاندهلوی .
170: تبلیغی جماعت کا نصاب.
171: فضائل اعمال / شیخ الحدیث محمد زکریا .
172: سوانح قاسمی / مناظر احسن گیلانی .
173: حج فقیر بر آستانه پیر / پیر نور محمد .
174: فوائد الفواد / عبدالحی لکهنوی .
175: تحقیق الحق / پیر مهر علی .
176: فوائد السائلین .
177: تفریح الخاطر / عبدالاحد قادری .